

گل لکھنوی و شمع
مادام لکھنوی و شمع
مغفور - شمع
مادام لکھنوی و شمع

گل لکھنوی و شمع
(لکھنوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کر سچ میں کو وہ پہول : کہ سو ر ایک کے دلیں
 مقبول : حمد و ثنا کی ہمیشہ ہمارا کلاستان باغبان
 حقیقی کو سراواری کہ اس طرح بستان جہاں
 رب و رنگ تانہ اور لطافت اور طراوت بی انداز
 اسکی روح : سنو ان سی باہی اور ہولوں کی ہمارے
 وزیر : سو سو کی نفس و نقار میں اسکی نور کا
 تجا کی بجای خاتمہ شک معر کا کیا مقدور اور یہ طاقت
 کہ اسکی حمد و ثنا کی تحریر کی عمدہ سی نگلی اور جو حق
 لکھے گا ہی لکھ سکی : یہ ایک جی سی گانگی بو عیان
 وہی علت ہی بیل کے نفاں کیا : موت و مٹی

موزون و غور و حس می بیند او سیکالام حیاتی درین
اوسکی حکم میں شیرازہ بندی و قضا و قدر رکود و ان میں
جو عکس و عکس کلین لیا و تونی قیس کو منسلک
کتاب عرف و احسان کی اوسکی میری اعلیٰ کلی کلین برسی
توطاعت کی و اوسکی سبر کتنے برادری میں ہی امید
کس جو فہر و اد کا آجا جو نزل محمد بر بدن جانی

(2)

در و د و بر اوسکی کہ جو باعث سازد در زمان کا اور
سبب ایجاد کو و مکان کا و اوسکی سراق کی اسم
کا نفس مہر و شاہ کی پیشانی پر درست پیتا اوسکی مجمع
وہ کان سی جہا ہی ایک کتاب در و اوسکی کتاب
سے بیسی ایک باب مصرعہ خاک جو دل چرب
دیکھا تو بیت ان را افلاک میں اوس مطلع نور و

و مقلع مہر کا سی برہم جو دین ربانی عنایت کا اختیار کا
 اس مرحلہ کا نہیں ہے پایاں تکہ اسوئٹاں ہر دہان
 صبح کا وقت کہ افتاب اسی روشنی سے نورانی است رہا کہ
 ورنہ ہر گز نہ کر صبح چہاں کو روشن کیا اس وقت میں
 جا کہ سنج کج دریا میں غوطہ مار کر دیاں سی موتی ابد ار
 جو ہر کو کو منظور ہوں تو کمال جس طرف کو غور شامل کا
 لگا دہی دیکھا اوہر دیر کے ذریعہ نظائی سو جائے لگو
 اب کسی پرستار کردن اسی تہود میں اور فکر میں
 تھا کہ اجاںک بہرہ خروہ میوی کا تو علم پہونچا کہ ای
 عین دریائی فکر کے جو اہر درختان و دوسرے کے باقی
 حضرت علی کا قدموں پرستار کہ پیچہ او کیلے مدح میں
 کہوں دہشتناک کہ جس کی چہرہ کا عکس ہے ماہ کے
 رخ ہر فضائی الہی اور خورشید کے اینہ میں نکلا و افراد تھا

ہی ساقون اسماعیلی مبداء میں کہوڑا اور ڈرویا
نوشہ دار ونگی اس مکر میں قنطورہ چاہی الہی شہنشاہ
تیری درگاہ میں میری پدم امید ہے کہ دارو کی قیامت
میں جلد اپنی غلامی کی صف میں رکھو باروی سفید
سواہی اسکی کیا عوض کروں کہ بندہ کو بہت باطنی عرض
کرنی ایچہ مولائی جناب میں کمال کستاجی ہے
تاظرین پر دوس بوشع غیب الہی بنگالی بی بہت تاب
تلفیت کا تھی اوس سے اس کا سبب یوں لکھا ہے
کہ طالب العلم کا ایم میں اس حقیر کو ان برداری کا
فوق رعیت نام تھی اور سودہ بھی کاغذ پر لکھ کر دینا تھا
دفعہ شفیق نظر ہے کہ نور سونگ اس سوریہ جال کا رونا
دل اوس شمع جمال پر دار کا مانہ حیران اور ذرا کے
طرح اوس آسمان ملاحت کا تھو سیدر سیدر دان تھا جیو

خوابان

مانند خزان ایا غنائی جسم او در سینه
 و ان طبع و کونتی عیسی از شد ام شکر سید من سید جرم کام

جو رستی میں اجائی گئی ہے وہ نودل کا نگر کرتیں زیر و زبر

خط سبزہ بنیاد کا ہونے پر قرآن مجید میں سبیل کوں

الرحمن في ركني جوق قلم توسخي ابو علي ليدون ليدون

اوجھ ہے کہ ہماری اوسکلی بچ مین دوسے تھی دبے

طرح سے ایسا آئینہ میری کاندھی پر دوڑتا اور کہی میری کودتی

ابتدا جام الیکو تکلم کا سرب سی ہر کر وضع کیا نرم نہ

باتون مجت کا بازار گرم کیا بہہ شوریدہ جان ہی ادھر

خصال اسم مشکوٰۃ، در مری، از ان کا تفسیر دیکھا کہ اس کا معنی ہے

انہی جتنک میں سوؤں تم کوئی کہا: کہہ سہی یہ میری

حاکم مدنی او کے ساتھ لکھ رہا کہ یہ جو اسم گویا

...میں نے اس کو دیکھا تھا ...

لے کر پیدل پر ہوا اور ہم نے سوچا کہ میرا لہا کا ناچہ دہ منظم ہے

فرمانی مؤید و کاغذ ملی

برایکه دوستان عشق بی سیه پیری جویی بی اوس سربله
بخت و سوزش بی منی نگامین بعد اوسن یارا جهند گنواش
اسن ستمه نو اسپر لای که اسن دلج لب قصه کو فدا سنی
عذاره کالبا س پهلار نظم و نثر که ز بود سیه ارا ستمه
مشکل پسند دکنه و الوکی ویدیا لایق کردن اسن
برزه دایم کو که ستمه اکیه نزار اکیه سو جوشن عری نی
اوسن نوجا و دماغ و ددیده کی تن لو ش کا هر ستمه
حرش او که اول اسن واقعه جانکا و سیه ستمه
زده کی نو کس و هوا س کا طار او رگیا چا نا که ادر
مستحات اسن ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه
دوستونی که اکیه مگو نی ستمه ستمه ستمه ستمه
منظور تھی اگر ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه ستمه

مہینہ بہت محال ہے پیرا سکہ چوڑا ناہیکہ فروخت ایسی کو
 فارسی کیا اور ادعا جو کائناتوں رکھتا ہے سب تالیف
 اس کتاب کا یوں کہے کہ اس مستند نہال چند
 لاہوری کو کہ مولد اس محف کا شاہ جہان بلکہ یہ
 اب خورانی کہیے کہ یہ اشرف البلاد کلکتہ کے جو اس وقت
 میں دارالسنن و سنت مجدد سنائی کا ہی لاہور کیا اور یہ
 خاک پاکستان دیو و دیوتوں سے صاحب بہادر کے
 خدمت میں سابق سنی شاہی پاکستانی اور ہندو کی دستک
 سے صاحب خداوندی و جامع زمانہ دستگیر ماندگان
 منع جو وہ عطا جسم فیض و سخا دریا ہے خداوندی و حکمت
 بحر احسان و سخاوت و برابری جان کلکتہ صاحب
 مدظلہ العالی سے خدمت میں رسائی ہوئے ہیں

سہ ماہینہ اسکی بجائی کہ فیروز کو کھڑے ہزار صفوں کا فوجی سامان
 دیکھ کر غم و غصہ کیا یہاں تک کہ اسے کل سوچ بختی نہ رہی
 دی ہی تو پھر غم و غصہ کا کان سنا کہ فیروز نے اس کا حال
 فضا و محل سے بوسہ کیا سمجھ گیا تھا کہ یہی ہم دین داری سے بہرہ
 بخشی اپنے بفضل سے خلوت اخلاق اسے بھی قیامت موزوں اور کیا ہوا
 جو کہ پھر ظاہر ہو کر سر پہ اس کی پہنچا کہ وہ اس پر دل سے ہر ایک سے دھیر
 لیا اور اسے کہان چلا گیا کہ اس کا وہ کسی خوشنود سے کہ اس کا غور
 والی خدا دینے کا نام ہے یہی ہے اسے سب سے بہتر ہے یہی ہے صبا ہر دین
 سلام اس کے کہ اسے نام دین سے بعد کو اس کے کہ درمیان ذلیل حقیر
 حاکم تھا یہ بہادر کا تفصلاً سی اس صغیف کا اوقاف ہے
 اسی کوئی لگی اور الکی کہ یہی امید ہے کہ بہرہ دامن حالت اپنے نام ہے
 ان کے کہ ایک ایک بدن پر مارا زور یا گیا بہرہ ایک اور خدہ اور
 نہر سے ہر اس کو کیا کہ قصہ ناج اللہ اور کجاوی کا فارسی ہے

ہستی کے تمام ناموں سے تاج العبد کو بابت سرخوردی اور ہر
 کار کا تری اور دوسرے جو سودی کاری ہوگا تمام
 عجب ہندو فتنہ سنیابی ہی جو صدی ہوائی صاف افلاطون
 والا سکھ عالی حتمت ظاہر ہے یہ مار سب دینی گور
 جزیل بیمار دہم انبالہ کی بھد میں ہندی میں تالیف کیا اعظم
 اوکا مذہب سنی دہما اب برابک حسن اس جو سکھ دہان
 صبح غرض کہ بیدار بیدار کی کہ تہاں کہ عبارت کا میدان دہا
 فتنہ و فراہی دہان اصلاح کا ظہر ہے عہد کر دین اور دہا
 محمدی کو اسنی نور اس کے معنوں فرما دین
 کئی دین کہ دہا اب کہ شہر و دہا سنی کہ شہر کا ایک دہا
 زین الملوک نام حال اوکا جسے ماہ معر عدل و انصاف اور
 سنی اعظم و سخاوت دہا بی نظیر اوکی عبارت تہا ایک
 علم اور فضل دہا غلام زمان جو افروزی دہاں رسم و دوران
 خداوند

خدا کی قدرت کا نام ہے ایک درمناضاب کے طرح جہاں کی

روشن کنی اور جہاں کی رات کا چاند کے مانند نہ گاندہ 6

ہر کنی دلا ہوا ہے جس میں اس کی جہاں کی دنیا کی دنیا

وہاں کے دیکھ کر جو کچھ کہتا ہے کہ جس میں اس کی دنیا کی دنیا

مصور جس کا صاحب جاوید ہے وہاں کے دیکھ کر جو کچھ کہتا ہے کہ جس میں اس کی دنیا کی دنیا

وہاں کے دیکھ کر جو کچھ کہتا ہے کہ جس میں اس کی دنیا کی دنیا

بہت سے ایک کے لئے ہے جس میں اس کی دنیا کی دنیا

بہت سے ایک کے لئے ہے جس میں اس کی دنیا کی دنیا

بہت سے ایک کے لئے ہے جس میں اس کی دنیا کی دنیا

بہت سے ایک کے لئے ہے جس میں اس کی دنیا کی دنیا

بہت سے ایک کے لئے ہے جس میں اس کی دنیا کی دنیا

بہت سے ایک کے لئے ہے جس میں اس کی دنیا کی دنیا

بہت سے ایک کے لئے ہے جس میں اس کی دنیا کی دنیا

نام او سکا تاج الملک لکھنیا اور کجہ انگلیس گئے گناہ برحق کیا
 کہ اسکی نصیب میں دولت و ثنوی بی اندازہ ہی اور صاحب قیمت
 اب کہ آج تک نہ کوئی ہو ہی نہ ہو گا اس ارہ تو کس ملک جہاں یہ
 جاسی کہ اسکی مطیع اور دیار دار چون ملکیت قہاحت ہی اور
 سانبہ ہی کہ جب جہاں پناہ کی نظر او سپر ہی تو فوراً شاہد کیا
 انگور و میوہ جادی پناہ فی کجہ کو کجہ پناہ و بولہ کجہ او کو
 تو خفت کیا اور وزیر کو پناہ فرمایا کہ ایک محفل میں یہ تفاوت کا محفل
 لہر گاہ سے اسکی ماسیت کہ مکان میں اور کجہ جہاں کجہ
 ارشاد کی و نہ عمل میں لایا بعد چند سال کی وہ نہاں مانع سلطنت
 کمال نازعت سی برور سن مار سہ علم و نہ کجہ سہ سہر و ایک
 روز اسکو شکا دیہ خواہش ہی سوار کجہ نگلیں کیا اور ایک
 شکار کی بھی گویہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ
 نقدی کی لگی تو اسکا کجہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ
 لکھا

سکار کو سو اور سو بی تہی ایک ہنگی بھی گہور اڈالی ہوئی کہ اس
طرف انگلی منٹل مسہوری کافی چوٹ کھینڈی بہت جوہر سا ہزار

سناہ کی نظر جاری دوہین الکنوٹکی بصرہ ت جاتی ہی مارکن

ہلت فی سناہ زاوہ کو دیگر بادشاہ سناہ بنای کا سبب دینا

(۶)

کیا حضرت نے دنیا کا لازم تو یوں تھا جو سب کو دیکھی تو باکی انگلی اور

روشن ہون بہرہ دیا جو ہی کہ بھگت ظہور میں آیا اور میں بہرہ

بہی کہ اسکو مالک محمد سی نکال دوا در اسکی باکی واسطہ

خودت جا رہے تھے مقرر رہو یہ فرما رو میں اولیٰ بابو تھو کو

بہری اور اوسے دے نکال دیا بہرہ ہی ہری حکم میں حضرت ابو علی

حضرت انگلی علی کی بی بی بلائی سب متفق ہو کر عرض کی کہ جو کل کا

دلی اور اوسے دے کہیں نہیں کہ خود وہ دولت اچھی ہون لکے

صورت سے کل لگا دی سدا ہو نو بادشاہ انگلی کو لگا دینا بند

بخاور اندام در او پی افکندی بادی بهمه سنگلاخ است فی این پی
 من میزادی بر دادی که کوکبی کل یکاوی به اگر لادی بودی
 خبر دمی تو او کو بهت انعام و اکرام و بزرگوار کردی
 بادشاه فی ایک مدت عجب او سکی استادی من روز و در معونی
 طبع اینی انکو سفید کیا اور او سکی غم و الم من مانند بوی که
 اینی من کلادیا بر خنده خون طربا لکن کس طرف سی که او کاسه
 نه ملا ایک روز چارون میثونی بادشاه کی خدمت من دست به در
 عرض که اسعاد نمیدی اگر نای که سر سیمایات که خدمت من می اور
 اگر سچی و کون من جان ملک بهی جادی نوده دین دنیا و دین
 بی اسر و اسطر کم امید و در من که عین از حضرت در نای تو کل یکاوی
 تلاش من و کلین باوه ساه فرمایا که یک تو اگی بی من اینی لکن
 کهو میثا کرده و با اب تک جگر به بند کیا جو رحمن انکو بر باد کردی

ہونی دین بہ عورت و شہساز بجا بگا سار ادونانی بہرہ و عکس کیا
 سب چارہ چار بار شاہ فی وزیر و کلو فرمایا کہ اسباب سوخو جو کا
 سولہ کہ فیہ چنانچہ اسونی بموجب حکم کی نقد و جنس و داب
 و حیر و لکڑی سی لیکر چنانکہ جامی ہو چو کہ دیاتہ بادشاہ
 رخصت ہو کر وہ روانہ ہوئی اور وہاں پہنچ کر وہاں
 بادشاہ زادہ منزل بحر میں جاتی تھی اور اتفاقاً کہ ملک کج کو باشت
 سید بدر کر دیاندا اور لڑکی جنکلمن نے جو ہرستانی کی قدم سے
 ناپستی نامی اپنی دوجا ہو اور سے پوچھا کہ کون ہیں اور کہا
 جاتی ہیں اور سنی بادشاہ کا اندھی ہونی کا قصہ اور سب ادنی
 سو کا گل بکا دی کی تہا سس کا واسطہ تاج الملوک سی بہان
 سار اودہ فی دلمس کہا کہ لاؤ تہ تحت کو تو ہی اب ازمانہ مصلحت
 مصلحت تو نہ سید ہی رہیں ہیں یہاں تو کی ساندہ گل بکاویا
 کی حیرت دجو کردن اور اپنے قسمت بکند کو ہنومان کی کوئی برج چانوں

دسھن لڑائی دامن کو مراد کہ پہلو سی ہون تو وہ لڑو
 نہی تھی اسے دسید سے پہلی حک سی باہر نکلیں بدلیں
 نہ انکر لک نہ دراز کا بس کہ کاٹیں ام سعید نہ لگیا اور با
 ادب تمام سلام کیا او کی نظر جو سا ہزارہ برتری تو تھا
 کہ او کی مٹی کا ہاں حک ہو سید کا دوستی کی سائہ بر آبر ہی
 اور جاند سا رخسارہ رفت شہرنگ کے سایہ میں ماہ تمام پہلو
 کی ایامی بوجھا تو کون می اور کہا فیہ یما ی تاج اللہ سے کہ
 سچن درجک تعین دہن سی نکالی کہ چارہ غوب ساو س
 ہون نکو ٹی ٹی اری کہ عجز اری اری نہ یاری کہ نہ طیار کی کالای
 سعید فی او سے یوسف ثانی شیرین زبانی سی مخطوطہ اور
 اندر دھواں اس امی رفاقت رکھا اور روز اسطاف زیادہ کرتا
 کہتے ہیں کہ شہزادی ایک مدت میں شہرہ کے سر پہ چڑھ کر
 سین دیکھن کار عنوان شاہ نہا پہونچی اور شام کی وقت مدیا

لکھنؤ

[illegible]

[illegible]

مجلس انی و بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین

در موقوفه دراز و در حال وقوع سیاحت و در وقت بیست و ششمین

بسته اسکان بهرین و بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین (۱۵)

در بسته بهرین و بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین

در بسته بهرین و بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین

در بسته بهرین و بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین

در بسته بهرین و بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین

در بسته بهرین و بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین

در بسته بهرین و بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین

در بسته بهرین و بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین

در بسته بهرین و بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین

در بسته بهرین و بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین

در بسته بهرین و بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین

در بسته بهرین و بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین از دیوانه بیست و ششمین

بوسه دانی مانند سبزه دانه کوهی درخت در دوزخک بر روی کوه
سازند و سبزه دانه کوهی درخت در دوزخک بر روی کوه
چو دین برین حور فانیان خدمت من آگاه برین اورین
به است کی کسان سوزد و بوی جوانی در دوزخک بر روی کوه
بعد تامل مقام کوه و سبزه دانه کوهی درخت در دوزخک
امان لگی غرض اوست در این دوزخک بر روی کوه
بهودی ازین دوزخک بر روی کوه
مکاران این دوزخک بر روی کوه
ازین دوزخک بر روی کوه
سنا از دوزخک بر روی کوه
بودن ازین دوزخک بر روی کوه
بهین ازین دوزخک بر روی کوه
جدید قبول حق و سبزه دانه کوهی درخت در دوزخک

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

امیر خادای پختہ بہت میں لڑکے اور مرد و خواتین کا نظارہ ہے

خان سردار کرمان

جنتان الملوك نوادہ کی خدمت میں کئی ایک منہ گذار

اور اسنی اینی و حقوری سے کچھ رہیں گے کیا ایک

وہی ہے جو کہ خدایہ میں عرض کیا کہ ایک شخص

فدویکی بنیادیں ہے اس لیے میں تازہ معارف و معارف

بن الرطم تو مرو ز جاو کنی بی واسطه او نی باس بیارونما

امیرتو کیا بہت بہتر سا قرار دے دو زجا ورنہ کیا کہے تو دل

انٹرنیٹ والوں کی پابسی جانتا اور اسے کہتا ہوں

که او ملی است قانون خود را نشت کیاجب برایست میانی

ماہنامہ علمی و ادبی "نہج اللہ" - بحیرہ غلام ابوبکاری

تعلیق در اسرار طالع و یقین میان سائر مذکور و طالع

قدرت کا نام لےنا وہ کہ جس نے عیب سے لےنا ظاہر ہو کر اس کی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

سونہا لوی ہشت چنگی اسیر اور بے دست و پا
 میرا ایک میری دادی تھی وہ دعا الہی سے کہنے پر سنو
 کہ مجھ کو اس عالم فناء میں کیسیلا چھوڑ کر ہٹا دے
 تمام اندام و اعضا مجھ میں باقی رہیں واسطہ اصداد و زمین
 پاؤں سے کہ اگر میری ہمت حال زار کو اطاعتی نظر سے
 تو نہ کی اور اس عین کو غیب و یکے پر رحم فرما دے
 تو میں تمہاری ہو کر ہوں اور کجانی وادی کا بھی نہ ہو کر
 نظر سے اپنے خویہ میں غلام کی سر دے کہ تو کو نہ خستہ
 کرین لہذا آئیے جگہ چربی بلوئے اس سرور ازل
 موم کہ منتہی بگم گیا بوی انجور میرا ہی اس جہان
 بہن رواج کہ بین میری وادیں اور تو میری چرخ
 نامک ای واد چھائی دوسرے میں ایک جگہ تو کہوں اس کی
 جواری لازم ہے واجب بر وقتہاری قدم ہو کے واسطہ
 لکھن

ساون گاندھے کہنے پر جانی کہا میں کیا مضائقہ اگر وہ

دونوں ابی غلام کی ہنسی بام و دست و پائی کا کہ جانا اور

بیت و بلی تا بہت ہے باقی ہوتا خوش و خرم

میر و مرزا ہے کہ در اندھنی ایک دن میں نہ رہے لی اور یہ کہ

باسن لیکہ ہر گھما د اور یہاں ہے دیدار کہ خودی بلکہ

کام میں و کار ہو خوش و خرم رہا جو با صفا میرا روئے

گناہ اچا میری گزشتہ ہے چہ کہ کمی نہی کہ کمی کام نہ کہ کار

ہر نقد و ہر تھوڑی ہر دس اس سے نصرت لا با کر ہائی

ہر روز کہ کہہ چھوڑو و شکت در زینک ہر روز

سناہ ادا جب اس کو اپنے حالان ہمارے معیار ہر

روز میری ادم اور ہر کا نہ کہہ اور اس مذکر میں ہر روز

ڈالکہ ای دای صاحب بہ غلو معلو اور ہر

خود کہ سنائی یہ اس کہ باری کیونکر نہیں ہر

جواب دیا کہ شہزادہ بٹ نازک ہی خبر دے گا کہ کس سے کس کا
 نہ ہو کہ یہ بات طے کرے اور یہ ہو کہ اور کسی سے نہ ہو
 اے حکامان بڑھو میری زحمتیں کا باعث ہوئی سزا دے
 کہ اسے عفو اللہ پہنچا دیا یات ی بڑھیا ہوئی کہ اسے سنی ہو
 اور جو ہو وہ سسر کرے بہہ سکھایا ہی کہ بی گناہ جراح
 الیہ دی ہی اور جو جرح ہی سے پہلے چٹم ہی ہو کہ
 ہو کسی خاطر خواہ نامہ سادہ بڑی تہمتی جراح کو لکھ کر دے
 برسیا دالہ اور ہو لکھا ہو کو اور کسی حسب دواہ اولت پر
 پس جو کوئی اس کے کہیلنے آتا ہی ملی اور جو احاد نہ
 خود پر ہو لکھی عمل میں لاتی ہیں بہہ اونکی مدد سے جیت
 یہ سپارہ دہ لکھی لکھ کر کہ کھلاڑی فی راج تک نہیں نامہ
 اور جو کوئی اس سے یا اسے سنی دے نہ امرت کا اسے نہ
 پر نہایت تاج بلوک بہہ ان سے دریافت کر کے بازار میں گھوڑے
 نہ لکھا

او تیری یا کہ اندر قدم اندر رکھا اور کسی موندہ کا رنگ ہمکار بنا
 و مستحق ال کمالی دورانی و پندرانہ اودہ کہا کہ تو ایک سکی
 شہر مسافر و کلی و سا درستی بی اور حسن اس شہر خود
 کا خواص چون کہیے جسے رجوع نہیں ہونی بہت
 بہت اچھا ہے اودہ و اندر نامہ اور کسی بہت اور
 آب شہر کی مٹی اس میں شہر و کسی رفتار یا افتادہ
 سنہری نزد کو مغرب کا گویا و چہا یا اودہ خود ہی کے
 رو بہا کی کو تین کو تختہ طلوع پر ہر ایک اس راہ فی ایا
 میں سخت اچھی کہ چکر خیر اودہ کہنے سے بہت اچھی
 او تو ایک تانیہ کی اچھی اوس مگر ای پہلی ہو بہت
 ماہ اودہ اچھی نہیں مگر حسن یا اودہ کہنے سے بہت
 نزد منگو اید ستودہ - ہر برج اچھا رکھا اور لا کڑ و ہر
 بازی بد کر یا سا بہت پہلی بازی تو شہر اودہ نے
 ماری

[illegible]

[illegible]

د اوج کرنی دگی نه اناشت ابدت کے کو خوشی دہن سے ملے
حقون کا تہ لیا بہرہ سے کہا کتاب تو قری میں ہرانی
نہیں رہا تھی رات کس شغل سے کہنے کے ہلاک کام
کر کہ پورب جسم کے سنا بڑا ہے جو قوی مکر رہے ہے قید و کٹی
انہوں پر ایک سٹہ کی کھیل اگر نوحہ تو میں لاکہ وہ دہم و دن
میں تو ایک مہر میں ہوں اور جو جاموں سے کھوں اس بات ہو
راضی ہو کمال مارتی ہی سنا ازادگی دہی بازی جیت سے
تس تو نوی ای جوان جنت ایک بار اور میں انہی نصیب کو ازادوں
اگر بہ بازی میری اٹی تو اسے سب جس میں ہوئی میری
نہیں تو شری تو نہ ہی ہو کر رہوں سنا بڑا ہے کا طالع کا ستارہ
اسمان سعادت پر چمک رہا تھا ایک جتن و دہی بازی میں
تب تو سرور قدادہ ہو کر گڑی ہوئی اور مانگو جو کہنے لگی کراہی شک
جنت خدا کی مدد سے اس طالع کی یاد رہے تھی بھی اسے ملے وہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہم سب کو سچی بات دے دے کہ اب مجھ کو تو کیا بغیر میرے بندہ کا ہے
 اسی قسم کے بغیر کیا وہ ملے گا، قید بیکار کا چاہے کس کو
 جو کہ دس سالوں میں اس شخص نے دس سو روپے کا کھوٹا
 حدیث بارہ سال کی تک سب سے زیادہ کی کس میں نام
 تاج اللہ کے قریب ان کے باؤں کا بیٹا ہیں فقیر کا
 میری بار کے اکیس جاتی رہا میں حکیموں نے اور طبیوں
 اتفاق گل بکالی اور اور کچھ دے بغیر مری اور یہ
 روز سے میری چاروں بیویاں جو چند روز سے تھکے
 قید میں ہیں بگل مذکور کا تلاش کو تکلی میں ہی خوف
 اونکی سارے تھکا سو وہ تو تیری طرف سے کہہ ام نہیں گئے
 میں سیکڑوں جلد سی تھک چکا اور غلبہ ہو
 اور میرے کالج میں جا چکے ہیں اگر کل مقصود میری خدمت
 یہاں میں تھا وہ کسی سچی تو جانے کہ میں جان تک ہی کو دکھا

بعد نظر آوے کہ یہی سلام آدھ بہہ کہ انجام خیر الی اس
 تیری دلچسپی دیا یا اور اندازہ خاصہ تیری صحبتیں ادا کردہ کو کیا حال
 کہ اتنے عجب انتہائی غمگین پیدا ہوا دی اور بندہ کی کیا طاقت
 کہ اس کرم قدم صاحب کا بناوی سن بکا و بطور یوگی یاد دلائی
 جتنی یہ سبک باغ میں وہ گل ہوتا ہی ہو تو سچا ریا و ریا
 افسانہ ہی انکھیا و نہانی نہیں دیکھہ کتنا مروتوں دیو و دیوتا
 کتنا ہی واسطہ جلا مروت حضرت مستقر رمتے میں کہ یہ دوتا
 روح کا بہ طاقت نہیں کہ یہی اجازت ادنیٰ دیاں تک ہوش
 اور ان گنت زبان با سبکی لے لے اور میں مقرب میں کہ کوئی
 برقعہ او سپہ پوری سوا اسکی زمین پر سائب چھو لاؤنا
 زمین ہم چو کہد بنی میں کہ کوئی اس راہ سے ہی اسکی پناہ
 عین و اسکی اور زمین کہ بھی جو ہو کا با و شاہ ہزار دن جو ہو
 دن رات خبر داری کہ تھی کہ سب گناہ سے ہی اسکی

64-1

اسی

سے نیند بھی سو تو بہی چہ شے جای پہنچے کہیں سے
دوسرے پہنچ سکی تھیں نہان ہی پہنچا تو اپنے میں سے
میں کہ ان قرآن شریف میں ایسی کچھ نذرانہ بھی ملے
کی طرف اور سعدی فی ہجو فرمایا ہی کوئی زبان نہیں ہی بن امی نہ
سیک تو نہ میں اردھی پہنچا نہ سہرا دہا کہہ لکھی نصف
بہت ہی برحق تعالیٰ اپنی مہربانی سے تحصیل لہ برائے
گلزار کردیا تھا اگر میں کا شوق ثابت قدم ہوں اور میری کجاہ
مصادیق ہی تو اللہ ہندم ادا کدا میں نہ میرا دست نہ لگا
کیا کر سکی ہی دشمن جو دوست میرا نہ پہنچ تو میری تو میری چوٹ
قدیر کا اگر دینے اوم قوت میں دیو سے کمتر میں فہم فراتے ہیں
زیادہ تر میں جتنا کہ حق ہوا کافر مودہ ہی برابر زرگی ہی
ہی معنی ہی ہے اوم کو پہنچا وہ تو فی سہا ہی با
نہا کہ کسے چٹکل میں ایک روز میں کلک ہو اکیا وکتا ہی

جہاں سے کوئی اور نہ

کہ ایک سرور تھی یہی سی جگر امیر ہجرہ میں نہیں رہے ہو
 زکریا کی حالت گزرتی تھی گواہی دیدار تیری اس حال پر
 رجز کر کے اس قید سے محکومات مجھے تو اس جان کے مجھ
 ایک زمانہ میں میں ہی تیری کام اور نگاہ میں سادہ لوح
 دل سپر کہہ دے میرا پر عقل کو اندی اور نہ جوی کہہ نہیں جاسی
 بت کا اقتدار نہ کیا چاہی بلا نابل قطع کا درود نہ ہوں وہ
 نازناں ہوں وہی نہ ہے خلاص ہوں نہ میں خود کو ازنی اور
 کوہ اندیش کہ کہیں سے بگڑے ہیں بعد یہ حال لیا اور وہ نہیں ہم
 نکلا رہی کہ نہ دوسری ہی ایسے نہ جیسے ہوں سے یا بدی تو
 ہر طرح کے کہ ابھی نہیں فی ہنسی امید پر تیرے ہی کی تھی تو فی خلا
 و دوسری ہی کا اور کہہ میں غلیظ کہ نہ تو جی ہی نہ کر نہ سیر بولاک ہزار
 مذہب سے غلیظ کہ نہ تو جی ہی ای جلیزی اگر میری کہنے کا خطا نہ تو جی
 دوسری ہی ایسے اور جی کہ نہ تو جی ہی ای جلیزی اگر میری کہنے کا خطا نہ تو جی
 دوسری ہی ایسے اور جی کہ نہ تو جی ہی ای جلیزی اگر میری کہنے کا خطا نہ تو جی

[illegible]

اوین اسلمو دریاوت که بر جوتی رضی و سوی من
 بر این معنی است ایک کند تیدر تیدر یسا و یسا و یسا و یسا
 ای کو جسا جال لیله ای پس علیک و سینه قنار
 کالای از او بهمانه کالیا شیرینکار ای سید نو کو
 بم ایکبات دوتی تیری با صحتی بان تده پلا
 چون که اسلو کرنا هر صود و ریقه رفد که کوی کر بر
 و بی اسر عا بر عا بوسن بوسن و بوسن اسر عا
 جانی سیدی کسار اسر عا بوسن بوسن بوسن بوسن
 مدی کاکر تارین که تو کسار اسر عا بوسن بوسن
 بات اسر عا کسار اسر عا بوسن بوسن بوسن بوسن
 کرفی این ادبی یکا کمال کو جوتی بکلی جانور و کلمه
 سبب بکلی در بر داف بن بوسن بوسن بوسن بوسن
 کاکر عا بوسن بوسن بوسن بوسن بوسن بوسن

کما او و کما دین هر شیر بر می کمالی ای ای او گید و است
 جمعی می رو کند هو ایک اندر سحر چاکس شینون بهو
 بهر من طاهر ان گید و شیر کندی من نهادن خدا
 در سا خلاص کیا اب قوی فتوادی گید و کما او کما او
 چه ساسه سحری من کما کما اب قوی او بر دهم سحری
 او تر چه که سحری کما کما او کما او سحری سحری
 نو کما او کما او کما او کما او کما او کما او
 ای کما او کما او کما او کما او کما او کما او
 در من کما او کما او کما او کما او کما او کما او
 خوب به سحری کما او کما او کما او کما او کما او
 سحری کما او کما او کما او کما او کما او کما او
 برای نادان وین به سحری کما او کما او کما او
 سحری کما او کما او کما او کما او کما او کما او

روشن تر معلوم بود و امیدوار بود استقامت بی پایان گویا چون چاه کف
چشمه از بخت روحانی بغیرتی نهان بگشاید آب حیات به آدمی که بود
و در هم گام سازد و چون توانی به ملکوت قریب و اندک به قیام گشاید
روی که حق تعالی تو را گویی چون یک قیده به جوار رحمت و کرم
و استقامت و تقید گشاید که بتو که خدا می دهد بی پایان و ابدی و کمال
صفاست قرار و اوج بگویند فکر و خصلت چای تب و استقامت
روی به چه استقامت بری و نفس سیرت از این توانی به روحانی
فقد جانی ملک که برت تنها ماندن و آب ای بی پایان است و کمال
کرده طوف ویرانه گشاید و در آنجا جاد تو گویی به جانی
هم که کند ملک اخراج سی تو ای ساد و با جانی و تو به جانی
می جلد به زمانه بیا ای بی جانی و در آن میرند ای بی تو
بس من تو جانی و ده بی جانی که در آن بی جانی و در آن
و در آن جانی و در آن بی جانی که در آن بی جانی و در آن
بی جانی

دکتر و محوارین ج جابد بنی من سنا تارکین تر احمد و
مسکن بخت نادر و ان الراجکم افقا حد و یو اسانو
جادی بر طرف اذو کما دکی نیاسی م مده کوی
نوی کوی اضا بلکن کادر و ده کوی پی دور کوی ای
کوی نیاسی کوی سوله کوی نیاسی کوی

رسول کی شہین اس امدت تک سارا ذرا دھیرہ باطن بند
 پر چھڑو کی دیکھو مسیح مدای جس کی ہر ایک عضو
 ہوتے جاوے۔ اہل کھول سے خودی اور اس کی جھوٹی
 تہوں سے چھید گئے تھے جن کو سارا ذرا دھیرہ باطن بند
 و محنت اور شہا کر باری اور اس جھنک کو طی کیا اور لاکھوں
 سجدہ سکر الہی کا پچا کر دلی برے رہا جسے یہ ایک دیو بہار
 سمجھتا نظر آیا جانا کہ یہ میرا ہی حب پرو گیا ہے وہ عجیب
 ایک بار گدھ ظالم اپنے قام سے قیامت کو طعنت کر رہا تھا

ہو یا اور بار بار نہ کہ کلوں کے چاروں طرف راقی جادو
 یہ ہے راقی اور قربان ہو کر جسے خالق کے جسے
 ایسا لطیف فقری ہے کہ سیف کے واسطہ پر مچے سہا پہر
 سندزادہ مسیحی طبعی کہ اس ایام جوانی میں قوی
 اپنے بزرگ سے بدائی اور زندہ فی سلطان کے کاندہ
 جو تھی کہ اچھا ہے کہ سہر کو چھو کر وہ اپنے خواہش کے
 کے دیرانہ میں ایسا سندزادہ ہو کہ حد سے بہرہ
 مانعے لگا ہر گاہک و بنگ و برب اور کجا مونہ پر جوتی
 سے چٹنے لگی کہا اسی دیو تو میرا حوالہ کیا ہو چھٹائی سن
 کہ زندگانی اس دنیا فانی کے چھ پر وہاں ہوئی ہی اگر چہ
 جان پہاڑی ہوئی نوین ہر گاہ کو موت کے پہلے نہ دلتا
 اور جسے خواہد کہ وہاں کو فتنہ نہ دے یہ جھکو اس زندگانی کا
 ہے کہ محض ہر ایک جلائی اور ملا توقف کام پر انجام کر

کہ ایک ساعت پہلے نہ گان محمد ابراہیم اور کئی شخص تھے
 کہتے تھے یہ تو ہی زرتشت تھا تو ہی باہنہ ہم نے
 پہنچ رہی تھی کہ وہاں دیکھا کہ وہاں سے آ رہا تھا
 سلطان محمد اسلام کا قسم کیا کہ یہ شخص زبیر لا اگر ای آدم ہو
 میں بھی پرتلہ بندہ خاطر نہ کروں گا اور یہ مولیٰ صبح نہ دیکھا
 اب میں نے اس کے جس مطلب کے واسطے اس کے ساتھ ہی تھکی
 دو گشت کر کے مل گیا۔ غالباً اس کے دو پوتے بڑا بڑا بڑے بڑے
 مبارک اور مبارک دارا احمد کراچی اللہ اور بی بی منی منی باندہ
 اس کے شیر و شیر مرغہ مل گیا اور چاہو سے و تلو سے اور
 میں نے کاشیت میں اونارہ عصر ایک روز دیوٹی میں
 کہا کہ میری اغیار کیا ہی میں لاؤں بیچ اللہ عرض کیا
 کہ اور میں نے خدا کی و شکر و حمد ہے یہ ہے میرا ہاں میں ہے
 میرا اور میرا اور میرا ایک فائدہ یہ تھا کہ جسکی بددعا کی ہو
 لوگ کہاں نہ اور کہی وہ وہ انشیر لادی ہو کہ میں کوئی نہیں تھی

نشاوری سنا بزاوہ الی یا یا اراستہ خور (23)

بے عہد و عوار و تار دیا اور سنو

پہرہ و عوار و موافق غذا اس کی کچھ پی روٹی نکال

اس کی اس طرح چند روز گذری ایک دن سنا بزاوہ کی کشتی

من مریہ او سنا بزاوہ اور سنا بزاوہ بزمین و نڈال کی بات

بھرتی ہے خوب اوند اور کوند پاد اور اوہ سے سو کبی فکر دن

جمع روز و غریبے اور خور سنا بزاوہ سنا بزاوہ ایک اور

کتاب یہی خوب پوٹا دیوینے پوچھا کہ آج سو یہ سنا بزاوہ

اور سنا بزاوہ اور سنا بزاوہ واسطہ فضولی ہر کجا باندی تاج الملک کے

کہا کہ سنا بزاوہ سنا بزاوہ سنا بزاوہ سنا بزاوہ سنا بزاوہ

سنا بزاوہ سنا بزاوہ سنا بزاوہ سنا بزاوہ سنا بزاوہ

سنا بزاوہ سنا بزاوہ سنا بزاوہ سنا بزاوہ سنا بزاوہ

سنا بزاوہ سنا بزاوہ سنا بزاوہ سنا بزاوہ سنا بزاوہ

سنا با سے وہ دی کائنات کا کہانی اوم

کہانی کی میری بلکہ دی نی

نک ایسے طعام کا لذت کی جی اس رہ

اب تذکرہ ہانوں گا اور دیکھتے تیرا ممنون رہوں گا سنا مراد ہی و دوست

رعبت و کلمی نور روز خیمہ قسم کار و بنا و کسارت سنا رکھا کہانی راہ

نہایت محفوظ و ایمان ہے کہ ایک روز خود مجھ کو کہنے لگا اے بیٹا

نور روز اس نور نہر سے جھپٹتا ہے جو سند رکھائی گزرتی ہے ایک

روشن ہے۔ جن سدا ہوا اور زبان سے تیری احسان کا جوا

کہوں تو ہی ہو سکی لیکن ایک تیرا کام کوئی میری بات سے نہیں ملکا

لکھ کر مطلب تو یہی کہ نیا جہان کا پانچ سو سال کا مدد ہے سنائی دے دیکھا

مزاج اکثر جوتہ کے طرف راغب ہوتا ہے وہ دہلی بات رفاہی ہے

اگر تم حضرت سہیل کی سو گندہا زمین اسارا تمہارا رنگی ظاہر کریں

وہ کہ ہیں اس بزرگ قسم سے درتا ہوں خدا جانی تیرا کیا کہی اگر

وہ کہ ہیں

کہ تو نہ مر غازی آخر کار نایا قسم کھائی دو چہما

اگر شاہ کے ہیکل پر سے چھوٹا ولی کا

سن رزمہ جو کھادی پوری ازرق ہوا

ہستی ایک دم سے سرد سیا اور کمر اس سے

اور سر ہوش ہو گیا ایک ساعت کے ہونے میں جو یا کجی بانی

لہذا لگا اور ماتم زد و کئی یہ صورت بن جا رہا ہے ای اوم راوی تعالیٰ

میرے اجل کا سر پہلے میری مات نہ دیا بلکہ میری احیاء کے بلکہ

تیری مات دی ہی پس دنیاوی دیو کی بادشاہ کی ہے بادشاہ

ہزار دیو بلکہ زیادہ اوس کی باب کے غلام ہوئی سو ہر طرف ملک کے

اے سبانی میں میں ایک طرف یہاں خاص حوالہ از میں جو

اوس کشور سے نزدیک میں اوسوں ہی اوس کی شہر کے چار

دیو اور دیو بلکہ ہو گا ہے تو یہ احبات کے کیا طاقت ہے بلکہ مادہ

جزا و نکی اجازت جو ہر جس و در کار او تک لکھ بیان میں ممکن

نہیں ہی کہ پہنچ سکی اور وہ بھی سمار

میں مستحقوں میں رہے نہ وہ

نہیں جو ہو نکام

نہ کہ وہ جس بر محافقت کی پی مقرب

نہی نہ ہو جس حد پر پہنچے وہ کیسے نہ ہو چلاؤں اور جو نہ ہو

نوعین کی کسب و وسوسہ کا جائے طالع اب تو ایک

کام راج بہ اس سے طبع سے کہنا نا کا دیکھ کر بردہ عجب ہے کیا

ظاہر ہوتا ہی اور میری کوسل سکہ نہ ہے کیا میں بڑی بی رحم

دی کیا بس اسناد و توفی تیار دیکھتا ہے جنگبارا فود اسکا

طوف سے ایک اور دیو ہارٹس اس کا اور دو نوٹ ہو

کر کا سہ گئے بہت تاج اللہ کہ دیو کا نظر جاڑی سا بار دہ

جنگ کرنی الحال سلام کہ اس کی سلام کرنی سے دیوئی

صاحب خار سے وہ جہاں ہی پہنچا یہ مقام بھی بے شک ہے

نہ کہ

غیر کسی سے سنا ہو گا کہ دیوانہ آدمی اسے واقعت ہوا اور وہ نوایک
جگہ تک رہتا رہتا کہ اس کی دستانہ بننے کا باعث یہاں کہ دیوانی کہ
دیوانی اس لیے کہ اس نے ادنیٰ مہر پر خلیفہ نہایت ممنون کیا
اور غنہ اخص سے اس کے دل میں ڈالی یہ محلو کے وضع یہ اس
ہم ہی کہ یہ منظر وہیں تجھ کو سوسطہ بلدی ہو ہی اس کی مڑا ہے
یہ کہ کہ یہ صاحب غارتی سے انجام مہمانی کا گئی کہ یہ دیا وہ ہی
اوس سے تو مہرین کو مہرین میں ڈالشی یہ نہایت مسدود ہو جو
ماہی ناچنے لگا آخر کہا لی کہ یہاں سے کہا کہ کہو ہمای سے
راج نکلتے اس آدمی کا کچھ کام بھی نہ رہی اپنے کو یہ حالت ملو
دیا کہ بہت شخص اس سے کام کا وسط تکلیف دینا کہ مہر کی جلا
مکانہ بد اور سعی و زور کا احاطہ سے خارج اگر تو مہر جانے
کی تو شاید کام یہاں ہو مہر اوس سے ہو ہمایاں اسے کوئی بات
ہی جرم اس میں خارج ہو مہر ان کی کہا اس کو ملک کا ولی کا مہر

بہت اندھ بی بہت سستی جو جان بوجھ کا بوجھ تو بہر خطائی یہاں
 صاحب خانہ کیا کہ میں نے حضرت سلمان چٹسم کہانی ہی اگر تو خود را
 اسکوٹ یہ مراد سے ملا دی تو فی الحقیقت میری جان بوجھ کوئی نہ ہو
 اوس دیو کی مہین جمالہ تمام اٹھا ہوا ہر اردیو ہو گا دیو کی ملک
 خاص جو کبھی ارشی اوٹھی ہو سہ واری ہی اوس کا ایک خط اسکوٹ
 کا لکھا خط آنجو ابرو پر محو کو اندھوٹن ایک اب سفود میں
 کہ بدون اوکے کیسے صورت سے رہا ہی نہیں اور ایک مدت سے
 ایک ادم زاد کو بخائی فرزندیکہ ہر دس لکھا ہی میری جانی ہی بعد
 گہر خالی رہتا ہر صورت جانی خوف و خطر ہی اس واسطے نور دید
 نور دید کو تمہاری خدمت میں روانہ کیا ہی چاہیے کہ اسکی حال
 شفقت کا نظر ہو کہ کس طرح سے تصدیق نہ اوتھاوی والسلام
 اور تمام کچھ کا کہہ دیا ہر تاج الملک کا طرف صہید ہر اس کا کہ
 کہ اسکی ساتھ جامن فی موسیٰ و زید کا کہہ ایجا باز نہ ہو
 ہمارے

مدد آئین سسکی اگر تیر بخت کا چوگان مدد کرنی تو نہ یہ اچھے مطلب
 کو پہنچی ہے کہ قلمہ یلہا بن ماتہ پر شاویا اوسین دینے کا کیا ہے
 کیا ملکہ ہے اور ستا کر منزل مقصود میں جا پہنچا اور ہے ہمارا کو
 سلام کر دے اور کو حوالہ کیا کہ کر اوسکو نہایت خوشی سے باغیاں بگڑا
 ماننے کہیں گے کہ سماں کی تہی زانے میری ہنر اور خوشی سے ملکہ وہ ہنر
 تہی من میں ہا قاصد کا طرفہ نہ تو ہر کہ نہ دیکھی گویا ہی غلو سرخ رنگ
 کی کیا ان بھناویا انکو تہی حضرت سہی کی تو پی میں انا خوشی
 جانا کہ اسکی انی ہے ہونی بعد اسکی خطا کا انفاق کہوں اوس کا
 احوال دریافت کر جواب لکھا کہ ای برادر چاں ہر اہر محلو اکدن
 مسنے کی طرف سیر کا اتفاق ہوا تھا و ان ایک بادشاہ کا بیٹے تھا
 خوب صورت و نانی میری نانہ گئی اور گویا بیٹے کا من بظاہر اور مخد
 نام کہ اب وہ چودہ برس کی خود بون رات کا جانہ ہے ابھی ہی کار
 سارنی اور کا جوڑ بس تقریب سے بیچ دیا اللہ کہ بہ بات

خراج

خاطر خواہ میری بہن بڑی شوق ملاقات والسلام اور اوسے دیکھنا کہ
 جوتہ وخصت کیا بعد محمود تاج الملوک کا تہ تیغ ہوا دیا

محمود تاج الملوک کا تہ تیغ ہوا دیا
 اور اس کے بعد محمود تاج الملوک کا تہ تیغ ہوا دیا

انقص تاج الملوک چند مدت محمود کے صحبت میں رہا لیکن کبھی نہ اوس سے مل سکا
 کا دل اوس کی باتوں سے بہلا اور کہی یہ اوس کا دل ہی پاس سلفہ ہو کر شادی
 محمود بن سنا ہوا ہے کہا کہ ای ماہیت اہل شادی اہل یونکہ یہی وضع ہے
 جرات کو گھٹی لگ کر یعنی تھوڑا سا سند نہ سولہن الہی بڑی رہن جو کہ
 کنار نہ کریں اور بوی جسے شمع اوٹھ کر ہی ہوا تاج الملوک بولا کہ میں وضع کر
 نفع انسان میں اس سے کچھ زبان بڑی بر مر جی کہ جسے ہمیں دین چلتا بلکہ
 سیرین ہی تلخ لگتی ہے کیونکہ ایک پر ہم در سس سے اور میں سہمہ کیا ہے کہ
 تک وہ سر سوخت تک دنیا کی لذت تو تارام سچوں کے ہے یہ اعتدال نکران
 محمود بویا وہ کیا ہی جہان کر کہ بکاوی کی دیکھ دیکھ کہ مدت سے خواہش کرتا
 ہوں محمود یہ جواب دیا خاطر جمع رہے کہ وہ اپنے اندر داخل امید نہ رسدے مگر نہ ہر

نہی

(21)
 ملخص سے کہو تو گئی اور ملک بھی دیکھا وہ بی حمودہ رات کو جو بون گزرا
 جب متاب چسپا اور آفتاب نکلا تار دد نو کو خواب گاہ سے باز لای
 ورا تہ ہنسنے دیا تہن را از پر متا کر صفقت اور اسطاف ماوراء البرکلی محو
 فی سرقد او نذر کر عرض کیا ای اما جان میں کچھ عرض کیا جائیے
 ہوں اگر قبول ہو تو کر دن جمال فی سر اور انکھ حوم
 کر کہا کہ بی نکلا کہ کو مجموعہ ہوئی کہ یہ ملک بکا و بیکلی دیکھنے
 کا ارادہ رکھتے ہیں جس طرح کہ تم سے ہو سکی انکو وہاں
 پر بجا دو جمال فی حیدر چند عیلا اور عذر کہنے دیکھا کہ اگر
 کسے طرح اسے پاس کا خیال نہ دین چہورتہ چار ناچار
 قبول کیا اور جو ہوئی بادشاہ کو ہر فرمایا کہ اسے وقت
 یہاں سے بکا و بیکلی باغ تک سے گنگ کہو کہ اسے شاہزادہ کو
 کہ میری حیات کی رسمہ پایہ بی اپنی گردن پر سوار کر کے اس
 باغ میں لجا کر فقہ دار سرمد اسے اسب نہ ہوگی مولا

کون سے تھی اور نہ ہی کہو اور سینے بوجہ حکم کا دینا کیا
 باغین پہنچ کر کھڑے ہوئی اسے اسے چاہا کہ اوڑھ کر لے آئے
 جادوی جوی فی غبور اور اسے پھر کھانا نجان لایا اور
 وہم پر اس باغ میں سیر کو جانی دی تو پھر نہان ہو گیا
 تیس لاک کر تا ہو جو یاد آید اگر کھانا جان پر کھل جائے
 تو بیچ ہی کمال کے ات سے بار بردار کھانا جاری دیا
 تاج الملوک یا کر کیا دیکھتا ہے کہ سو نکلی نہ ہو از غایت کے
 جادو ہوئی میں اصل بدشت فی اور غصہ میں تھی اسے اور
 تنگ ہوئی اور بارود کا جھنڈا سے اسے پاس فوری
 نہیں تھا بے سمجھ ہو رہا جسکو دیکھ کر خدائی نظر ہی تھا
 میں واہ واہ ایسا سہانا باغی کو دیکھنی دلاؤں گی کہو نہا
 سہلی جسم کی سیر سے اسے پورا ملا نظر ہوئی اور سو کو
 سرخی سے گلخ آفتاب کا سر نہا کی کی ماری نہا
 دین

جادی دیکھی انگور کا خوش سیر و زردین میں عقد پروں کا
 رنگ برتائی اور سنبل کا عالم بر ایک زمرہ کی گونزد
 ال د رگو بیج و آب و لای ای الزوکی گلزار سبب کا
 ایک قطرہ سمندر میں ہوئی نو محمد و حسن کلاب
 باس زلف الی جو دما کی بند وانی حد اسماعیلی کان میں
 بڑی تو مرتبی سے باوری اور الزوکی نے نومی الفور و جد
 اگر ناحی ہوئی ماسک کو کسمبہ زمین برار رٹی سحر
 فند قونی ہے و کی عناب و کچن ترادر الزوکی قمار خوا
 یے کہیں ہزار و کسی ابوالکلی شمع کا افنا البروانہ ہوتو
 بجای اور مہتاب اوکلی صفائی برویوارہ ہونور دای طرتر
 بہ لعل درختوں میں موتی کی لہریے درخان میں جھنجھ
 کی سحر میں مستار و علی فورہ اویران کلاب کے جڑ او حوض

دیکھیں

بر زمرہ یکہ ذالین باوچے ہند چنگ کہیں اور دھیں گہرے
 چراغکی اوتھیں ہر پیر میں سٹا ہوا زردہ عید رنگ دے گئے پخت
 بہا لتا قدم بر ماسی جلا جاتا تھا کہ ایک دھلا زردہ عید یافت
 اور اوسکی سامنی زبردست سچ میں اونی ایک ہر من مرصع بازو
 گلہ بے ہر اسوا اوسکی اداو کے نادر افواج ہر جہاں خوش
 کی کٹے دی ہوئی اور میان اوسکی ایک ہوں نہایت نازک
 دلطیف خوشبو کلاہر نظر ایاماح الملوس فی ابنی زین جہاں
 رسی سے دین تارا کہ ہونہو گلہ کا دی بن ہر فوارہ
 اوتار حوض میں پیشا اور گل مقصود کو دس ماسی سے کی کناو
 پرایا پوشاک پنے اور اوسکے شکی میں ہندہ کر ہر محلی سے
 منوچہ ہوا کی بڑھتے ایک قصر کا فی کا ویکہ سامی دیوار وازہ
 اوسکی ہم ہلو اسما کی انہوئی طور ہی بر ایک مکان کنگی

سب سے پہلی اور خاصہ خدمت یہی ہے کہ وہ اللہ کا اسمہ سلو قلمی بالادہ
 کہو یا ہوئی ہو سب کی اندر ہی درگاہ جلال ابدی والوں
 نہایت رستہ اس عجب عقلمند کا بہت جو کہا اس کی سخت
 کی تھی اس کی رستہ فطرت پروردگار سے اس کی نظر راہ کی پر ہی
 اور سب کی کاربونی بہت ہوئی ہے سب ہوئی ہوئی تھی سب
 اور سب کی پہلی اور سب کی کا کسا کہ کہ کیا ایک اور
 رستہ پر ہی نار میں دو ہی تھی وہ سب کی جانب سے سب کی نظر
 ان کی سب سے کنگی کرتی رہا ان میں ہوئی ہوئی
 خفاؤ ملک کا ہو گیا اور اس کا لنگا ہوا ناز سے مانی پر ہاتھ
 کہی ہوئی جو ان کی فیدہ میں بچر سوتی تھی اس کی رنگ رو کے
 جوت سے زمین آسمان نورانی اور اس کی حسن سے ہر یک
 رنگ کو میرے حیرانی رہا ناز کے رستہ سے یا قوت خون میں
 غلطان اور اب جو کہ جادو سے ہلاک ناز و ناتوان پیار کا معلم

اگر اوسکی غمخوار سے کونسی حرف سنی تو شکور بہر
ہوئے کاسنی نہوی سکی اگر زنگی لب پر کئی خف ملکین
شاہ میں نہادی تو اوس افغان کسے شمع شمع

سیر و قد کھنڈار خبر
کہن پرودہ سے گودہ بابرانی
سنگ دند ان سے کر خبر مانا تو زیا کو پرودی
لیا کر ی تو زنجیر کا
تاج الملوک دینتی محمود ہو لیکر ابد ایس
تو اپنی نہیں سمجھا لگی جو رہنوں
دم سرد دل بردار سے پڑ کر نہ پتھان
جیہ اوٹھا رقیاب ہو تو عیار
تیری کیسوی کھام کا
میری

من اسرار میں تشریح بخور و دودھ کی ہو جائے
(35)

مہم دریاں گداز دیا لیکن در نہونی پھر حیرت انگیز جانان
تھوڑا رو بہ اسے دھن نشان کہ یہاں اسے شیکان
دور پہر اٹھوٹھی باہر لگی تیر
بہر شوٹنا ہوا وہن سے

دلدار اس سے ہمہ عوار بی چلی خال سے ہوا
سبزیریاں لی چلی پانہ دنیا میں رگ کوی مہاسی نصیب
اگر الیس اور خانی دامن دیار غمناک تھوڑا
اس سے دوا کیا اور سبک گراہ سے جو ہی پر سوار ہو کر
مستان میں اپنی حمار نظر میں دوتی صورت بنائی ہوئی
خون جلا کہو میں ہری پٹی تھی روکی غاظر کا بچہ کھن گیدن
گینا سیر خوسہ لٹا تھی میں عرس روزنی لٹو مکیلال
مہکت میں ہنام دہم چہرہ ایا اور محو ہنام فی طرہ مشکفام دیکھا

تاج الملوک اجہ الہ گریہ رنگ محالہ کیا اور
محمودہ سے ہم کلام دیم لہذا ہوا جگہ او سے طرح چند روز
عبس و عنرت من کافی

مراد کا درست جواب

لئے ہیں کہ ایک اور

ملم تنہا می سچ او در او یہ بیان کرنے زود کنی
ای مایہ عیسیٰ و سہ املانی اگرچہ اس طرح بیان
طرح کیا جو سہ یا زکریہ صورت کاو کہ روئے
اس باب میں طحا جوی سوسو و پوتای لیکر یک
وطن اور ہم جسم نوں دور زنی اور کہا کہ دو مہر
کا غم بھی گھر تویر دیا جایی کہ اس محلے میں
رہائی دور دشمنوں کی پیچہ سے چوتہ جایی ہی عیسیٰ و کو
جسے کہ ہلکے دور کیا فایہ یی خود ساتھ ارہنہ نمک
افاض

ز که کمال قصص تو نگلی جب که خون در دودن من

بشاید و یا سبب من ز که که مغرب کاغذی

با و بر آید بر این زمین افتاب کاغذی (31)

نفراتی که در کاغذ من لایق کتاب است

سبب بی ادبانه میوه یک طیاره

تو خورشید که در سینه خورشید هر خلعت

میوه که داد ای بابا از او بر بشا (32)

از شرف من و هم دو تو نگلی غنی خاطر که

ای مایه و ای دانا و هر چه نمنا تمهیدی و من

سماهی تارای مانگو نگلی تو تار و نگلی محموده

و حیات و حیات سبب کوی از دهماری و من

نیمه و ای که به بد تمهیدی جدای مانگ هی

ماهی که در تمهیدی به سبب رخصت گویا جانگی

لیکن برسانوں ہم جنو کا شعلہ ذوق میری سیدہ

اوسے طاقت اور ارادہم جلا کر رسم کر دیا لکھ

یہ ہم جنو کی محبت میں جاؤں اور وہی ملا

اس سنگ کو چھادو کہ زنجیر ہو میرا

خمار یا سب سے میاں تھی زنی خلعت

سورہ اسطر بدو اس لہا تا سبی اندو بندو صبح تمام ملک

تیری دیدار کا سرمہ سب دس لکھ روپیا کرنا تیری حق کھا

میں جب جانتے ہوں کہ پرستہ سویا ہوا سارا ادمہ جو کھا

اگر اکی سے اب جانتے تو رگڑاؤ سکی ساندہ نہ بیانی

کچھ نہیں خطا تیری با قصہ حق حال بنا دیکھ کہ برگزین

نہیں لگتا ایک دیو بلا کر کہا کہ چہاں کہیں

یہ اشیاء عام دہان پہنچا دی اور دسیدہ اکی محکومادی

جاکے خلاصی کا موجب ہوئی بعد اسکی نکالنی دو تیاں

او کہند کہ ایستاج الملوك كواحد و سراج بود یا اور کہا کہ

جس وقت ملوک ایسی اپنے تویہ بیان ایک پر گنا اور محکم

آوردند و نمیت ہوتے کہ باتیں وہیں ہونا چاہیے تھا
(۵۰)

جو کہ گویا چرخ غمی و محلو سونب دیں یہاں تا کم و زیادہ کیا

ہم نے کو خرب و نوحان ہا کہنے والی تیرا لکھا ہی وہیں وہ وہ

سماں کے مانند کھلی سائیں وہ دور اماور ہوئے لگا جہان

فرماؤ زار ہوئے اور درج سلامزادہ بولا کہ سہ فرود و سراج

بچ لکھا مہسوائی باغی بہ سہ سہتی ہی او سنی دو نو کو اپنی

یہ وہاں پر شا ایک پیمانہ اوہیں جا اور تار اور رسید مانگی

تاج الملوك لکھا اور تامل کر من لکھ دینا یہاں جون اور لکھ

کہ یہاں کا من یہی سہتی و ڈری اور انکرہ موان کر مٹی

بہر حور و شکر ای بچا لکھ زوی نہ سجدہ منی تہا سرمدیم

ہوئی بلکہ ہر حال میں جمہور سے ملنا دینی اپنے پوچھنے
 کا احوال ملکہ کر دیکھو دیا اور رخصت کیا اور بعد اوس کی پانچ
 کی صحبت دیو ستم یہ کیا کیفیت حال کہ مرید خود ہا
 نکاح کیا کیفیت گنہگاروں کی کہ یہ کیا کیفیت مفسر
 اوس سے یہ بیان کیا کہ یہ وہاں ہو کر خود سے ہوا اور
 بہت اوس کے دلہن کی اور یہی نہ اری کیا سزا ہوا کہ یہ
 وہاں چند روز وقف کیا اور یہی نہ اری کیا سزا ہوا کہ یہ
 ہوا اس واسطے کہ ظلم کی ہو چنے سے ملے سطر کیا
 انکھان میں ردش ہون فرمایا کہ اسباب ظلم کریں
 ذی کستیوں کو لا دین اسلکار دین عوام میں دین
 میں بند خانہ ساز اور علی بن ابی طالب کہ بود سکا ہوا
 لکی حقان کیا حکم ہوتا ہی قلع المدوک صا
 طرف متوجہ ہو کر بولا کہ چند میں یہاں ہو لکی راہی ہوا
 ارن

کہیں لیکن تو قبول نہ کر یوں جب تک وہ تیری مہر کا داغ
 اپنے اپنے سر تو دن پر نہ لگا دین رضی جو میں نے دیا ہے
 اگوں باج الملوک بہت سقا جس کا کہ اکثر اور
 ہم کس سہزادہ کوئی جو روئی ان چاروں کوئی اس
 سے جات دی کہ خاتم میں قریب شکست اور خاتم
 ای سرزمین مودہ ہوئی اب ہمدان و خراج تری ہے من الملو
 بر کز بخور و دانی مگر ایک طور سے کہ وہ اپنی اپنے جو تر بر می
 مہر کا داغ نہ لگا دین سا از اوں فی ای اسکی اور کچھ
 دانی کا موجب نہ لکھا لاچار قبول کیا جو تر دغا کردانی
 جہوئی اور جان سلامت لیکن باج الملوک باجانی وانی
 ایک ایک خلعت اور لاکہ لاکہ دس خرچ دیوایا انہو
 کیکیم اور شہین جان کر جمع ہم ہو بخانی ہر وطن کا
 راوی باج الملوک نہ بھی دیر مجھوہ کو مسہر سحاب اپنی

ملاک طرف تری بکند و سچ حصن فرمایا و در ایستاد و کس را
 خلائی گمانوین بهو بخندیدم کر نامن ای سو قریب خستنی
 راه سچ بهو بختا ہوں
 کہتا ہوں کہتے ہیں کہ تاج الملوک فقیر دکنی پیرسین
 بہا یو کئی سچی جہانات کہ انکار اراہ کا حق دریافت
 کری انقض وہ جہان ادنی ہوی تھی و ملن بہو بختا ہوا
 کو نہ میں الگ اونکی لن ترانی تھی جنونی سیتی لگا اخرہ
 نہ سکا سامنے اگر درید و کہنے لگا و غل فصل کیا با سحرین
 کیا کر پی ہوا بنامو نہ دیکھو گل بکا و بی میری پاس ہے
 اور روزنہن او کو کر سچے کہوں اون و غنا از دین کمالی
 رکھ دیا شاہزادہ کس کہ کر بویا بہلا ہم اسکو از نادین اگر
 تیری بات سچی نہو تر فلو کیا سزا دین تاج الملوک ہوا
 سچ کو انج کیا کھی می نہت بہتر ایک اندھی کو بلا کرد
 ہوا

بیوں انگوروں جو ملا فوراً نابینا ہوتا ہو گیا وہ ہنس نکلا کہ
 ہو گا کہ جبران ہو گئے آخر مسیانی ہو کر بیوں زبردست ہو گئے
 اور ان کو مار کر نکال دیا اور خود مسیحا بن گیا اور طرح طرح
 بعد جنت و زیاہی دیار کا سہا سہا میں ہو گئے اور ایک کوئی
 بہت کہ ہماری ان کی خود حضور میں جلد ہو چادہ اور حکم فی حق
 بجالا یا جب زمین ملک پر خیر رحمت از سب باغبان
 ہو کر یہ رباعی بری ہاں تھا ولا محی ایا قدر جانان کہ درو
 کہو نیو ہو چاہی صاحب دران ہاں ایک علی علی علی علی علی
 کہہ کہ ہوئی ہاں ہاں ای ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی
 کلام کا بادشاہ خود کیے منزل استقبال کی واسطہ ہو گیا
 جب دو چار ہوئی انہوں نے قدم جوئی اور بادشاہ فی ہاں کا
 ماتھا جو ایک کو ایک کو چھاتی سے لگایا اظراف ہر طرف ہاں
 ہر شاہرہ ادنی کل بکاوی نظر ہذا حضرت جوہن انگور

لگایا اور ملا دو بہن تار اسے روشن ہو گئیے تپ کیا الحمد للہ
 دید ظاہری اس پہنار فی نورانی کیا اور دید باطنی پہنار
 بعد دید اسے بعد اوسکی بادشاہ فی جہنم شامہ شروع کیا
 اور سیدین و بندہ ابہادادیا کہ ہر ایک فقیر و غیر عیس کا
 دروازہ ہر س روز گولڈر کسین اور غم دانہ وہ موندین
 خجائہ نسخہ چرکات انہ اس پرانی شراب کو نیسے مالاہین
 یون بہن تار ہی کہ جب بکا و فی فی جاو و ہری انگلیان کہو یس
 اور خواب است سیج ہوئی انگلیا چرای کرتی درست کیا
 ہنوار تار سیج ہنسی لگی سنواری اور ہنسی اور ہنسی
 ہنسی چھینے چھوینے انگلیوں نے محل بکا و ہنسی حوض کا طرف
 چلی ہر ہر قدم ہر وہ کل اندام دینے نفس قدم سے زمین پائین
 باخ ہنسی تہی اور گرد راہ کو جسم میل کے لیے سر دلتی تہی
 جہنم

خدیوہ منجھنکارتی رہتی ہوئی درست دیکھیں یہ ہے کلا آئینہ گھونڈا
 آئینہ لگی اور چہرہ کا عکس دیکھ کر مانتا تھا وہ ہر دو سو کلاب میں تھا
 ناگاہ کل دیکھوئی ہا جگر پر نظر جا پڑی برجنہ غور ماسیہ نگاہ یا لیکن
 کچھ دوسرے کانٹان نظر نہ آیا تب سوچ لی طرح مگر کیا کر یا دیکھنے
 لگی اور عجیب کسموم عیب کلا آئینہ میں آتا ہوئی برا کمرہ جا پڑی
 سب جبرانی زیادہ پر کچھ دو نوں یا توں سب آئینہ میں لگی
 یا ابی یہ کیا خواب دیکھتے ہوئے یا عالم طلسم طیارہ ہوئی اگر
 خواب ہو تا تو یہ علامتیں ظاہر ہوتی ہیں پس صورت فزون
 معلوم ہوتی ہے کہ یہ کام کیسے انسان کما ہی نہیں تو وہ کس طرح
 کیا طاقت کا شکار ہزار دیوی آئینہ میں کھان سحر است
 ہونچی اور کل مقصود کو ہی کہتی مجاوی بہر جس وقت کہ آئینے پر
 برہنگی کا صفت ہو سکوا داتی تو نہ دیکھو دریا میں ڈوب جا
 اور یہ اشعار ہیں ای خور تو ابنا نام مقلد امچوری کا ابنا نام

جگر میں اور کوئی تخت لا بہوی نہ لے سیکے کام نیراسی ہندو
 کو مان بھی مطلب نہ لکھای وہ سپہ ہندو کو سب تک پہنچا دیا
 جو تیری دست گلگون : انکھوں سے لگا کر ہلکے جو ہون : یہاں
 جس پر ہی حد ہر تیر تھی : پر اور کہیں تری رطبتی : اسیر میں
 سرنگ تو لگا کر : دل مفت میں لگیا جو اگر گلو دیر نہیں
 پر نکلتے تیری : ایک دم تو تری لبوں پر مہر : گو سیر ہوا تو رہا
 پر سید کا کچھ فراتو چکھا : جو نقد تھا سو تو لگسا وہاں : ہاں
 صدیق فقط پرار : یہاں : العوض : سو س کرتے ہوئی حوض کا
 کنارہ سے : اوٹکر یا قوت : سکھ میں اپنی الٹی اور پر یو نکو
 بلا کر کہ : اوس بھگتی سزا : ہر ایک کو دینے لگی : یہ
 نہ سمجھی حققت تیر تقدیر : حققت سپہ ہندو کوئی نہ روکی
 تقدیر کی لگی : کچھ تیر نہیں چلتی : پر یو : جسٹھا کر کے
 لگی اگر تم اپنے زندگیاں پاتے تو میری جور تو بخش : حافر کردہ
 بہر سزا

یہ سندر سہ سورمان پٹیل ہنکتے کودون پہاٹتے ہمار
 سرت تلاشوں در ط گیسٹس لیکس دس پٹن ان کا کہ
 فی نشان نہا پچھہ ہی کہ بی نشان کہ نہ لکا کچہ نہا
 نہیں اور وہ بی نشان پکات لک ہے وہ نشان ہادی جو
 امنی نہیں جہ نشان ہادی جو بھی کم نہ کی کوئی جاوے
 کری کم اکو تب رو کو ہادی ہا پکات لک کا دل غلطی تر سے
 بندہ کیا تھا پتیا ہو اب ہی جو یہ تھس کو ہمت نہا
 لکلی جہاں کہن کہ جاتی اوسے کوئی نہیں دیکتا اور ہر ایک
 دیکر کر رہتے جانچتے جاتی ہی غرض اسے طرح گہتی بہتی
 بورد دیس میں جا لکلی گیتے میں جب دیس اٹلوکلی گیتے
 میں وارد ہوئی جس کو چوراہ میں جاتی داتاں اسباب
 عیس کا مہا پانی ہر ایک کا دروازہ خوشنکی نہت بخت دیکتی
 بندہ لکھکر جہاں ہو لی آخر اپنی تہن نہا سو رہا برس کا جہاں

ویدارو سکیل بندگی سے بوجھا کہ اس کی عمر میں چھوٹ
 بڑی کی خوب سے کا کیا سبب اور خاصا و عام کا سبب
 باعث کہ برخلاف امین خلافت حکمت ہی یہ کیا ہی او
 کہا کہ بہا کا بادشاہ قضا الہی سے اندام ہو گیا تھا او کی
 پیش بعد مدت مدید کا بہت سے رخ کھنکھاتا تھا وہی
 اور اوس کی باؤں کی اکلاہن روشن ہوئی تب
 ارشاد کی برس بروز تک اس طرح سنہونی اعلیٰ اپنی
 دروازہ برنوبت و تراویح اور عیش مناسن لکاوئی فی
 بہ فرودہ جاوے محسوس نہ کر لیا المومنین پائی ملک متزل مقصود
 بانی محنت شکاری لگی بہ ملک او سے فتنہ انداز کا ہی اغلب
 کہ وہ بھی ماتہ ادوی اور خلافت مت جاوے بدور یا کہ کنارہ جاوے
 کہری او تار ی بانی من نہاد ہو یا راہ یکا ماند گار فاع ہر فی لگی او یا
 محو ان حسرت من کا بوسا کہ مردانی بہین کر بادشاہ حکم مملکت
 طرز

طرف مشرق ہوئی بازار میں بازار سے آگے آگے چلتے ہی جلی طرف
 آج نیم سیر ہو سارو کس روپ میں ہی دیکھتے ہیں اسے
 تو بڑی مائی مانند حشر دیکھتے اور جس وقت کہ زلف بڑھ دناں تو کد
 دیتے تھامسا میو کی دو کاویج میں لیتے غرض جو کوئی اس کو دیکھتا
 تھا اس کی حالت میں اجاتا تھا یہ تو تمام سیر میں اس کی
 جمال کا غل پر گیارہ رفته رفته باو ساہ کی ہی گوسس گذار ہو جاتا
 حضور سے اس کا دھوا کہ اس جوان رعنا کو ہماری ہاسٹ و
 قصر کو تا حضور اعلیٰ میں اس کے لیکے احقرت فی بوجہا کو کہ ہے
 انا ہوا اور تمہا کہنا نام کو واسطہ ہی ہو ہواں فی ہوض کہا کہ فر
 وطن تو غلام کا چیم ہے اور نام فرخ نوکری کا تھاس میں دیکھا ہو
 اب جہان بہانہ کے تھلاک یہ امید ہے کہ حضور کا ملازمت
 ہاں سیر فرما رہا ہوں تا و عالی دولت میں خاطر جمع سے مقبول
 رہوں زمین الملوک میں کہا ہے حافر ہو اور خواہوں نہ فر

نام سرفراز کیا بد قید که پروا نگي می وی تهنوتی دن اوست
گذری که چادر دن سلاخه زده ایک روز بارگاه سلطانی من ای
باد شاه شفق سی بر ایک کوهستانی اگا که سر لغیر انکمن
چو من پر گریه بر صوفی کا اساره کیا بکاولی غیبه سی
که به کون ای اسم کیا تهم می چانت نه من باد شاه یا شتی من
تب اوسنی هر ایک کامیابی سونکی امتحان کا که غیبه سی گب
مکس که انیا یاسر تا با که غایبی نظار یا بوجا که باوت کا کوئی او
بھی پشما می جو انکی سانه گل بکاولی غیبه سی تها اوسنی که او کوئی
نه من حسد اوس پر ثابت هوا که او کوئی فرزند باور ماه نه من که کستا
نهایت گهر ای ای بی طلع سی لڑنی لگی او بهر اندر دینوی
اری بخت زبون توئی کیا کیا بهر عطفه بهام من که من میر
دولت بهر کوئی ناخن بهر چکو بهر توقع سی بهر او کو کو سی
دیگنی کوئی خوب برسان بهر تو بهر تجربه سی او کو اسان بهر
به لڑنی

میرا سہاوی میرا دل ہے کسی مخلوق سے ہوی بہ کیا حل
 کروں کیا خواب کہ میں اپنے تئیں نہ تھوڑی تھوڑی کی ہی
 یہ تعبیر ہے وہ کون عیار تھا کہ جو اس باغیے گاں لگیا
 نہیں بلکہ جان و دل لگیا نینک ساز کی ہنسک فسون
 سے اوسے میری تائید کے سبب لہو پھوڑا اور غایانہ
 غنچوں کی تیر سے میری سینہ کو توڑا میں نے اوس کی کس قدر
 جت و جویا کیا نہ ت اور شفقت کہی باری بیان اوس
 گلکان ان نہ پایا تک ایک میرا ہی غمخوار کہلا
 نہیں کہ کچھ سید زک میں نہ جانا ہی اوس جو عیاں لگا
 شہکانا نہ لیکس قلک و غانا میرا کیل لگاڑا اور قرعہ نا
 میرا یکا میری سکا دیکھاں جاؤں کیوں اب کس سے
 نہیں کچھ بس روزی ہوں دل و دہ او بہ انقضہ مکاشفہ

ابنی دلمش قهری که البته با شاه کا کوی ادر بتا سوگا که

اون نادار و کوی قیامتیه نوید نه من معلوم نه تا که

در دست او که خفیل اشیه بوی سوید و جانی اندوی صبر کیا

جانی و حاجتیه دلمشون که پرده غیب چه کیا ظاهر و

جانی و حاجتیه دلمشون که پرده غیب چه کیا ظاهر و

چنگاچ الملوک سیه اوان تا عاقبت اندیشون و محل بکاو

جهان لیانتب بیه مجاره دل می و این می و این می و این

رو گی مثل نی که قدر در و پس بر جان در و پس بر جان

کج قهر و ملی غمی بوی بعد چند روز که پنی با بوی سید و این

چنگاچ الملوک سیه اوان تا عاقبت اندیشون و محل بکاو

جهان لیانتب بیه مجاره دل می و این می و این می و این

رو گی مثل نی که قدر در و پس بر جان در و پس بر جان

کج قهر و ملی غمی بوی بعد چند روز که پنی با بوی سید و این

التمی

اہو پنی اور تاج الملوک کو مقصد کی سب سے پہلی کمر
 ہو گئی کہ ایسا ہزارہ میری بٹے کو کیا اور توئی اپنا کیا حال
 بنانا تاج الملوک بولا کہ ایک تو جو یہ سبیل خیریت ہی لیکن کام
 دینی نہایت منظوری اور اسکی تعمیر محبت سے نہیں ہو سکتی
 سو اسطرح انکو نصیب دی جی رہا ہے کہ اپنی جہت سے بنا لیا
 کام ہی کہ ان جلدی کہ تاج الملوک کہ میں جانتا ہوں
 کہ اس جہنگل میں ایک محل اور باغ کہ سو ہو گا وہی قصر
 اور باغ رہا ہو بناؤں تم طرح جانو جلد نوادہ وہ بیانی
 بشاہد کہنے بات ہی ہزارن فی تو اسکی بلع کی عمرت کو نہیں
 دیکھا پہلا میں دیکھی مکاؤ کا نقشہ کہ طرح بتلاؤں بلو ہوا
 تاج الملوک۔ ہوا جسطرح میں کہوں اور سیفرو ہوا وہاں
 وہاں کی سو ہو محل بہ خانگی راستہ اور سیکڑوں عقیق
 میتے کہانی ہزاروں روپیہ سونی اور جواہرات ہر قسم کا

خاطر چھار طرف بھی دیکھیں تو دیکھیں
 جو امرا تہذیب و عہد کا قیودہ لگائی ہوئے ہیں
 طرح بنانی لگا اویسے طرح وہ بھی بنائی تھی پہلی تو دور
 نمبر دیکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں اور وہیں از خالص ہوا
 اور اویسے قطعہ پر چڑھ کر تو کئی مینا ڈالی تھی وہی
 بین ویسی ہی تھی اور اویسے طرح کا باغ جو بہ لگا چڑھ
 نہرین درختوں سمیت اور زمین پر یا قوت کے دو لہ
 عالمیان اپنے سامنے سج من اونکی ایک حوض
 مربع اویسے قطع کا گلاب یہ بنایا ہر ایک مکان میں
 فرش اویسے رنگ کا پچایا حاصل یہی کہ جس جواہر
 سو نار و دیو لائی تھی اوسے ادا کا نام لگ
 بنانی میں خرچ ہوا جو تہا کا خانہ جات کے طیارے میں
 باقی خزانہ میں داخل کیا جب عمارت سب بن چکی اور
 تمام کام

علی الدیوب کی پسندیدی تھی چنانچہ اس کے پاس آتے ہی
 بھر جانتے ہی کہ تیری واسطے میں نے کتنے تھکے ہیں اور تھکایا اور
 دو کہ سہا سہا ہی اسکی دیوؤں کو اور بیوی کے کمال محافل
 برعکس اسکی من میں انی تھی محبت کے اور کتنے شوق کے
 ہلا پرور سن کیا علاؤ کی بکاوی کیا ملک میں انی
 کوئی نہیں گیا بچی ہو جا بسب اس حرکت کا تھی
 دین ہوئی اسکی ہند ہے اسکی نام نہ لیا کہ سویت
 درخت اور تہائی سورہ سب محمود و جانشینی اس انہوں
 اور سن کا دامن رو گاواند وہ یہاں سب الودہ ہو ہر ایک
 رخصت ہوئی تھا اسکی جس مقام میں محمود ہو گیا کہ
 استفادہ فرمایا تھا وہ سب طوفان ہزارہ بڑی شدت
 شیعہ گیا اور انکو حراؤں میں رہنے کو کہا بھی بھی حراؤں
 خواہو گی محافہ زہن جس کا حراؤں سلطان فی مانات کے علاوہ

ہوی گی گی غلام خوش ہونا کہ سونی روپے کا مچھ تو
 نہیں لئے گھوڑ سوار اہتمام کرتی ہوی غرض کہ سطح
 تجمل سے اوس قصر عالی میں دو نو در داخل کیا اور
 عید و عشرت سے اوقات بسر کرنی لگا
 معمار سرکاری سخن کا اسٹا
 کی گریہ و زاریاں سطح رکھتا ہی کہ ایک دن تلج الدین کے اوس
 میں سے سعد نام اوس بیابا میں ایدہ اور میر کرنا پتا
 بتانا گاہ اوسکی نظر کتنے لکڑیوں پر لکڑیوں کی بوجھ دی جاتی
 تھا چاہری اوسے بوجھ نام لکھو اور یہ لکڑیاں لکڑی جاتی ہو
 اور نہونی جواب دیا ہم مسٹر قستان کے لکڑی میں بھی
 ہمارا کب ہی اسے سے ہماری لکڑیاں بالی ملتے ہیں اوسنے کہا
 کچھ غم یہ کہ بی میری اقا کا باو جی خاڑہ میں بھلو درخت
 اوکا نر دیکھ اوسنے بیان ایک شہر نہایت باری

و جسے قسمت ملیگی یہ سب انعام باؤگی او تھوڑے دن میں ہی تمام
 عرصے کام میں اور اسے یہاں تک ملے گی کہ اسے اس کے لئے
 آبادی کا زمانہ نہ دیکھنا سہنا سہا عدنی کہا کہ ایک ایک
 تم اپنی نسل دیکھو اگر میری نسل کا کچھ از ظاہر ہو تو میری نسل میں
 بہرہ نیکان کوئی مانع نہ ہوگا اگر ماری انعام کے لئے ساعد کا
 اگی ہوئی ہو تو اسے دوڑ جا کر سہلی سب بکبار کے اکادم تھی
 لغو دانہ من الشطان الرجیم ای میان تو میں اس میں
 جو ملنے کو چیلدی جو ملے با میں اس انعام اور بہار میں
 بڑی اکرام سے یہاں معاف کر منے سب یہ پایا ساعد کا
 کہا یہ ساعد کا کہیں جو ملی جو ادات یک جماعت تم کو ملے
 کرو اور میری نسل چلی آؤ کہ اس کی کہنے سے کہیں اس میں
 بڑی اگی ساری زمین سونپنی نظر آئی تب اس کی سہیلی
 بہرہ قدم او تھوڑے دن میں چلی آؤ وہ جس میں او تھوڑے دن

تاج اہلوک نے تہوڑا شوراجواہر اور تہوڑی تہوڑی سنسن قیمت
 ہر ایک کو دیکھ کر رخصت کیا اور فرمایا کہ اگر تم اگر کوئی ہو سکتا ہے
 وہ نہ پائے اور دیکھ کر وہ دن فی جواب کچھ انعام پہنچا دیں پڑھا اور انہوں
 اسی دن ملک مندی آباد وطن چور کر پر ایک دیوان اری سے خبر سنی
 پہنچا وہ جا چکا مسطور ہوئی سوچا جو کوئی اوس سے ملے گا تو کہنے کو
 ہرگز وہاں پہنچتا تو میں ہنس رہا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہاں کا
 ہرگز وہاں پہنچتا تو میں ہنس رہا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہاں کا
 اوسے خبر دی کہ اچلی رات پر درگاہ اس طرفہ کا خالی ہوئی
 اور وہاں لگے وزیر کا کچھ کچھ سے جانشانی کہ کہاں جاتی ہیں
 وہ بولا غلام نہیں یوں سنائی کہ ہے غور ندوں کے جنگلیں
 دس لاکھ سونے کی بنیاد کر اوس پر ایک ایسے طرح
 کا رہبر آباد کیا اور یہ قصوبان بھی جواہر کا ایک
 بنایا یہ کہ روی زمین کا بوقول دوسرا نہیں اور وہ
 دیہاتی

دیوایا دوسکی دیکنے سے مجھ پر شہوت غالب ہوئی اور کچھ
 مست تیکہ میں نہ رہ سکا دوسنے ہی دوڑ کر چرائی دیکھا کہ
 آخر مل بیٹھا میں اگر علامت مردی لگاؤں جتنے وقت
 جیسے بات اوٹھاؤں سواری اسکی یہ عقدہ یعنی مجھ پر کھلا
 نہ مردوں کے نشان شہوت میں زیادہ ہیں اب جا اپنے
 راہ پکڑ میں فی اپنے جڑ پھڑ کو مجھے دریا کہا خدا کا قدرت
 جتنی ہی مجھ پر ہے میں سک نہاں لیکن محاش جڑ دیکھا اور
 سے موجود ہوا عقل میں نہیں آتا کوئی دانا دیکھ نہیں پاتا
 شاید توفی جڑی اور فقیر کے کہانی نہیں سنی
 کہتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام میں جڑ کا جوڑا ایک روز راہ
 میں بیٹھا دانا چمکتا تھا ایک فقیر جہ پوس کو دوسرے آتی
 دیکھا مادہ غریب کہا خبر دادرشمن آتا ہی ایسا نہ ہو دیکھا
 سچ گرفتار کر گیا نہ ہوا کہ اس خدا اورت سے کچھ اندیشہ نہیں

جو وہ ایک بھلی سے بہن دے کہ پہلی بار وہ انہیں رستہ نہیں
 باتوں میں ہی کہ فقیر اسو بخالد بعل سے فکا نکال دیا
 پسک مارا اور کا بازو توتہ گیا یہ حال اس ظالم کا انتہا
 سے بہاگ کر گرتا پڑتا سلطان بادشاہ کیا پاس گیا پہلی
 تو جادو دعاوی پر یہ بعض ملک غلامی درویش نے بی نقص میر
 بازو تو دلائی بادشاہ نے فرمایا اس کو حاکم کر دینا چاہئے
 اس سے بی دینی نہ بادشاہ نے بی غصہ سے فرمایا نہ توئی اس کو
 کیون مارا اس نے عرض کیا کہ اگر میں بی اس کو مارا تو کیا ظلم
 کیون کران انکی خوراک ہی پر یہ سنگر جزو دلائے اگرچہ میں سچا رہتا
 سا پرند ہوں پر اس قدر مجھ میں سچوئی کا معنی دوسرے سے
 سنگر کر کا طبع ملتا ہوں اور دشمن سے کڑی کی انکی تیر کا
 طرح بہاگتا ہوں تیری بوفی گہڑی دیکھ کر میں بجا مانا
 وہ پری کہ کھلی حق میں پری نگر دیکھا لیکن اب مجھ پر کھلا کوئرا
 کہنہ طاع

شہیدان ہشامی اور گی گدروہن مکر و غامی اب اسکو ہند
 رکھ کر اور کوئی میری طرحیہ فریب لکھناوی اور میری ہند
 حال میں نہ اجادی چڑھکی بانہن حضرت کو نہایت پسند لکھن
 فقیر کو اجنت ملا مت کر کیا نکال دیا مجھ چند روز کا وہی چڑھ (۱۵)
 کہ میں جگتا تھا کہ سے در و در اس کے سیلچ او سکو مکر کے
 ہنجر و من ہند کیا چڑھ سمجھا کہ ابکی تو جان پر اپنے سوچ کر
 کہنے لگا ہر امر و خد ہنچے سے مجھ کو خدا ان نفع ہوگا اور
 کہانی سے یہی سیریا معلوم رہنا یہی علی مذاقیاس
 بینایدہ ہی بس مجھ کو خج کہ بر ایک دریا بہا ہی اگر مجھ کو
 چھوڑ دی تو کہوں بدہ سنگر فقیر بہت خوش ہو اچھو ہے
 او سکو نکال باون مکر و غم نہ پر ہنچا یا اور کہا تو کہہ چڑھ ابولا
 کہ عالم کہتا ہی کہ خدا جانی تو سبقت و ادنت کا فطراسوی کہتا ہے
 سے نکل جادی سچہ ہی خدا کا قدرت سے تو کچھ و رہنہ

بٹک نزدیکی ہی پر مدعی کا یہی ہے مرکز اختیار کیا ہے
 دوسری بیکہ کو کام اسے اختیار میں نہ رہی اور اس کی واسطہ
 فہم گئی ہوئی میں بی آب چہرہ روی نوادر کہواروں کی اسے
 وہیں اڑا دیا چرا اور کر ایک درخت کی ڈالی پر جابہذا اور
 بولا اسی توڑا الحق ہی کیا تیرا عقل ماری گئے جواں شکار
 اسے مانتے ہے کہو یا میری بیٹ میں ایک ان سوال معلوم
 ہی لگا تو کھی مار کر کہا نا تو وہ ہی باب نہاد و پس میں سیر
 ہند ملنے لگا اور یوں کہنا ہی پر نہ ہند میں اسے نہ دفع
 نہ لڑا لیکن نوادر ملنے تو کہہ کر کہ تیرا دل مانتے
 کیرلی ہی میری باتیں اور سب انزنگریکی نان کہی کیا ضایع
 کروں مثال منہ پر ہی کہ اند بی لگی روٹی اپنی دیدہ کہوی
 ای نادوں وہی تو میں نے مجھے کہا تھا کہ جو چیز اپنے قبضہ سے
 نکل جاوے اور اس کے واسطہ پہلا بھینتا وی اسے دم تو ہوں
 کر

ایاورینہ سبھی کہ میں نے پہلی تھوڑی سی گلا سو گایا کہ کچھ
 تو اوڑ گیا: ورنہ فی ما یوسفین سوا کہ کار سہ لیا
 بات سچا ہے یہی غرض ہے کہ خدا کو سب طرح کی قدرت
 وہ وقت ہی دیکھیں کہ ان کو جانے کہ یہی تحقیقات نامہ
 (44) بارش ہو کیے جناب میں کہہ بڑے و معروض نظر میں
 مجھ لازم ہی پہلی تو برا کہ اپنے انکسوں دیکھ کر ہر آدمی غرض

اچھ کو تو اس فی ورس
 رخصت ہو کر ملک لگا دین بکاراہ لی جب تھوڑی سی
 نہ اہ طعی ہوئی ہر اول بکارا و نہ اگر اس حاکم
 اک گری می ہی کہ متعہ اس کے آسمان تک پہنچنے
 بدن اپنے میں سواری تک ایک اگی بڑی سوئی گئی
 غطرائی اور خڑا و عمارت تک ظاہر ہوئی کہ جس کو

اسٹنس گلن کیا تہادہ ہی ہاں شمس نے وہ اسکا ہاتھ
 اتنے میں تاج اللہ کے جو لوگوں نے اسکی خبر سے فرمایا
 کہ جو وہ لوگوں پر فوارہ ہو رو دریا قوت کے وہ انہیں شاد
 دیسا ہی بوجب حکم کو کوئی حوئی میں لیکے وہ جہنم
 انکے اوٹھا کی دیکتا ہاں گاہٹ سے جو اہل کیا
 چکا جو ہندی لگی جانی ہی بعد ایک ساعت کے تاج الملک
 فی ہی تخت شوکت کو زب ویراں کے لئے
 ادب بجالایا اور دعا و شاد بدوں ۶۷ اربے ایک
 حضرت کے مکان کی بنانی اور ملک ساکلی خبر اس جگہ
 رستم ان کے دوسہ یکہ کتاب میں پہونچی تب اس
 خانہ زاد کو احوال کے تحقیقات کی پہچان تخی معاف
 اگر اسکی دلان خواہش سہلست کے اور اردہ فساد ہو
 ہوا و ہر ہی کچھ درنگ نہیں دلا طریق بند کے کا گلی

و اگر بارگاه نانی کاسج خاص موجی که کرد و تلواری که
 میدان من نهی رینج اور و راجا طایک دلایت که
 در میان این زمین رینج تاج الیونک بدست دلواری
 فی تو آس و دانات طوطی من ایک عبادت گاه بی
 ای حق تعالی کائناتی من شغل و متاعون خوار و سبک
 کی مطلقاً من ملک و عوای و راجا ای کونوال خیر
 کلام
 باخوئے عصمت بود او و جو کلام
 است و در هر فصل بساده سنگ ایک کلام
 دریا من دو بار بار ادا ساه کما خور جا که سنا و من
 کیا بعضونی جانان در کشتون نه سبوت سحرنا
 بکا دی کورین الملک خدمت چون حاضر نبی ربات
 و من کینه لکی الی الله به و منیت مدت عقده بیه
 که کینش و امید یسکرات و من

ہوئی شکل نظری سطرش دل فی
خوش ہوئی جس کہ بہ زورہ افواہ نہیں پڑا
بس باجوہ کو سنا ایک ساعت تو گرا گرا
سر دل گری بعد اسکی نہ پایا کہ نہ
تو ایک نہ ایک دل سلطنت نہ دال کلمو جب ہو گا
جون سے جس کا یہ ان سوت بیدار نہ کر سکے
پہری بوقت پر دی چشمہ

دو شیر ادب بجا کر عرض کیا کہ میں نے دیکھا
دشمن سے لڑنے کی اور یہ دارمدا کہ کجائی خوش
سی برآمد جو جس کا ہوا تو گرا
تہ تیہ پی کی کہ قتلہ عالم اور سس
بڑا دین اور سس بچت کیا اور گریں دالین
دشاہ فی و مایا سوای نہ پڑا

بی جا اور بطور ہونچا لکھی وہ کام کچھ کہ سب
 مری اور انہی نہایت یعنی میری سب سے بڑی اور اخلاص پر
 وند پرست 46 جیسا کہ بڑی اور وہ سے کہ ہوا ایک وہ
 دن بعد تاج الملک کو اس کی اس کی جو چھوٹی اور اس کو با کدوس
 درویش کا طیارہ تھا، سب سے بڑی حضور کا خطاب یہ لو اس کو
 چھوڑ دوین نہرا کہ کو معارف بحث فی دلائل مبتدا و جہان
 وہ اس کا اہل و سبط رہن لائی سنا ہوا وہ سب سے وہان
 قرا ہوا اور ایک بڑا بڑا کہ یہ پریشان وزیر اور شکر
 بحر الیاء عای دین پرست کہ اگر الکی اس سے کہ یاد شد
 مہی ہندو مت پرست صاحب تہجد اور سننے کا جام محبت کا
 حضور معائنہ ہندو قبا اور اوصاف پرست ہندو ہی پرست سے
 ان کو کہ اس کا نام کی اور غرضت کو سرور ہندو قبا عالم
 و حوض سنا ہوا کہ کام کیا اس سے کیا ہوا

کرد و چشمش و عظمای او در دوریای جهان سخاکی با

نی که جوایم کمری طرب می خورم نه با سو حضرت جهان بنای

ای باب چشمه محبتی قنوس بی مبری به

عوض قیام در دنیا بعد اید به خدمت حضرت عالم بهانه

رواق مجلسی که به خاصه یار و یار یکدول طعام پذیرفته در قسم

بفهم که جوهر نگار با موهبتی نکند که او را به به تو بکلی

خواندن ملک و انعمت خازن لایه رود و سر خوان

بعد از این دیار را ده فی و در یک سالت به تو سر

بعد از این که ای رسا و کی و زیر یک همراست و نوی تقیرم درود لیکن

طروف نفوذ لایه به پیوسته لیکن به در معلوم افی به غایت

بهوی در بر و خست و کسبستان کورده به اشتاب

حضور و الامان بهو با آما به و اصل ظاهر که گشته به

ازین دوزخ تاج الملوک است محال که به سر کمال

ازین

اگر بر کوه برافروخته دیو و دین سمیت و آن ایهو نیمی تاج اند
اگر محمود بنیاد و نه که سلام که ایالتی و دوشوکی جلالی است
سپه گلیا و احوال و عاقبت و جمعی تاج الملک و نه

کتاب است درین سب طبع و ظاهر
لیکن کل ضایعات با و نه شاه شهنشاه معر و بوی و وید
فشیعیت و لا و نه بیری و وید و وید و وید و وید و وید
نکته بر سب و تاج و نه وید و وید و وید و وید و وید
معد و وید و وید و وید و وید و وید و وید و وید و وید
بهر و وید و وید و وید و وید و وید و وید و وید و وید
و وید و وید و وید و وید و وید و وید و وید و وید
بر اسس افراط و سب و وید و وید و وید و وید و وید
بهر و وید و وید و وید و وید و وید و وید و وید و وید
دیو و وید و وید و وید و وید و وید و وید و وید و وید

کردی اور اب اپنے ملک کو گئے صبح کے وقت رسماً
 بادشاہ فی موجب اقرار اپنے امیر و نو حام کیا بہاری
 رزق و برقی دین کے بعد اور گئے ہزار ہوں کا ہر اہل
 گوناگون اندر اس وقت کو ہے اور اسے ہوا دینے طرف
 رہیں اور ایک جہان میں اس کے سچا اہل ان طرف
 ایک غوا سوار کا مصلح اور پی بنامہ گی اور ان کا
 سہارا دے دی ہو دی عمارتوں سے سچا ہوا
 سوار دیکھنا اچھا گیارہ ایک بار ان کا ہوا
 ہوا القمچہ سوار اس میت سے طہار ہوئی اور ایک
 مردانہ پس بن نہایت پر دہن ہوئے اور حوام
 پہن کر از دیو کا حکم اندک خواہی میں عقلی چاروں ہندو
 ہی خلعت سناہے ان کے رزق برقی سے
 اپنے تئیں ہر سوار ہی مبارک بیج الملک الملک
 دی

سوئی دلی کس شہر کو سبھ لئی گیا ہوگا کہ ناگاہ زلزلے
 خیموں کی جھک جانے سے متاع و ثمن کی دولتیں برباد ہو گئیں
 میدان پر سے نگاہ بند شہر آبادانکھ جھکی جاتی ہی ہو رہی تھی
 عوض کیا کہ اس کل دید شگفت صورت رانی بہت بین
 کی کارنگ دل گیا ہوتی تھی جگہ سے جگہ سے جھکیا و غلام
 (۵۸) کچھ نہیں دیکھ سکتا مانتی کہ مات نہیں قادر کریم فی ایک
 مجبور کر اسے قدرت دی ہی کہ اس کی صحت نہ نہایت
 جو کچھ دریافت نہایت ہو گئے عقل و قلبی و ادنی مان چکی
 بت گئے سے ملا کہ کار پر تو اپنی بہت دوری کو سبھ اب
 روزگار بدلتا رہے ہو گا سدا یہاں ہی ایسی ہی ملاحظہ کرنا
 ہو سناہ دربر انہیں مافوق نہیں تھی کہ دو کسے ملال نہ ہو گئے
 یا اگر عرض کیا ہماری افاقہ ہم یوں ہی کہ عالم نہاہ سواری
 جگہ سے الٹی رہی وہاں کہ سبب بابت از سر بہ فقیر

خوب غلامانہ بیون اور خود دولت ملک
 پسہ دگرین ادس میں اسے قزاقین جہانچہ بادشاہ جس
 جگہ اگر اور تھی اسباب صفاوت کا اور دی تھیں کباب
 ہو گئے وہ یہ نہا سو مٹی یا مٹاؤں ہنر جوں جوں لگی
 بیٹے جاتی تھی ہونو و اسباب یاد دہانی اور
 عجایب سے چھتر خط ادشہائی تھی تاج الملوک
 ایک مہر میں مٹھیاں لکھو اسطے ایا اور ساری اوزار
 بی الای خراب شاہ سمیت حساسین اس دینے قدر بار
 مان و اٹل ہوا حضرت کو زبرد کا کھانہ غار و ارام سے
 لار شہانہ اور مکان کو پی اور اسنے کویا بہ ان شہانہ سے
 فرسین کچر گئے گلار کا حضور میں توارہ جیتے لہی بادشاہ
 راہ بے عجایب کا دید سے تھجہ ہوئی رہی ہی عمارت اور
 ساخت و طہای طلاق و فوکر با خودی میں اگر کچھ

بجای جان کمال دیگر کردی وانی ہو گا و سحر
جانی روحی مکان ابرو دار شہر سحر نامے مجمع میں
نسبت ہے چہرہ تو بریک و ملکہ تنہا ہی لین
وقت عشق کا بتائی دل تو نہ ہو کیا کیا
جسے ہر ایک طرف اندھ جھڑپنے لگی جس مکان (4)
نظر ہی ہو شکافشہ اور جوان ہو ہوا ہے مکانوں
سار پیدا ستھم ہو کر زمین اپنے لگے بد گوی بڑا جادو
یہ کہیری عمارت کو معلق بیان اور تہا لایا ہے اور
اس جنگل کا عالم طلسم بنایا ہے اندان ایک پر ہے
جو اسکی اتنے خوب نکار کا ہے جس سے تہا ہی لاوینے
اتار دے کہ نظر غور سے دیکھو اندھ جھڑپنے دریافت کر
یہ کیا ماجرا ہے دوسرے متاثر ہو رہے ہیں اہل مکان
پہاں پہناتان میں کچھ اندیشہ بھی ہے غلطی ہو سکتی ہے

سہ پہلے پہلے کہ اب یہ نقل موای بی لہ عمل ہی اور
 از سر من و منہم کہ کام نہیں افریں اسکی حق
 ہی اور دہائی وہی سندر کا دی پرت خوش ہوئی
 کہ جو رہی فی پرت اور ماں اسبابا جاسیے تی کہ اوپے رفت
 افائی راز کری اور ہر وہ در میانہ بد اوٹا سائی لیکن
 جہا مانع ہوئی حیرت قدر و تھکا قدم گاڑی پرت ہی رہی
 دسندہ خوان پرت اور طرح طرح کا لہا سونی روپی
 پرت دیا تعریف او کی حلاوت کی کہ پرت ایسے کہ زبان بند ہو
 جاتی ہی اور ادس خوان کا فوری پرت بعد میں نہیں جاتی
 حضرت اہل خدمت کا حد سلیقہ اور لہا کا ونگی طریقی
 دیکر کہ پرت محفوظ ہی خاصہ فرزندوں اور رضا حق
 خوشی خوشی خوشی جان فرمایا اتنے میں اور باباط
 حاضر ہوئی محبت راگ و رنگ کے کہ پرت ہوئی مطرب ہوئی

جسے صد ابا پر ہی بیکار لگی وہ کہانی ادا ہے گل غم کے سر پہ لگا
 دُور و بی کام ہیں مہوئی مستخوان بہ مجھ کی یاد سے
 اور تاج الملوک احمد لکھنوی لگی اور ساتھ میں مستخوان کو
 ندان سے زیادہ یہ بوجھار اب کا نوزد کتنے میں حرکت
 چاندن چھپ رہی ہے اس رات اور کیا کہ انکی سوا اب کو
 نہ ہو سکیں ایک اور ہی تھا چنانچہ اس کی ابداء بخش
 بدورت سے ہی تا بہانی مجھ پر بارش ہوئی ہی فصل الہی کس
 حالت مانی اور وہ جس حالت میں خدا جانی کہان شکل
 گیت تبتاج ماکو چھ لگا کوئی اس حالت میں اویس
 پہا چٹائی یا ہی بہ سنگرزین اندر کے ماجر اس کی پیش
 کا اور یہ اس طرح کہ یہ ایک امیر کا طرف جواد
 اس میں تھا اس رات کی دسواہی اس کی کوئی اس کی صورت
 واقف نہیں تبت سا نوزد وہ اس کی طرف غیاط ہو اور دیکھو

زہر محبت میں کوئی اور سبکی شکل نہ ملتا ہے یہی ہے
 زہر میں اوسوں پہنچانہ دہ فی سائہ اور ایک افسانہ اور گفتگو
 کار و ضرورت و غرض کر کے بعض کے کہ ہنوز نہیں کسکو اور شافوہ
 صورت و شکل کے مہوار نہیں دیکھتا مگر چہرہ مبارک میں
 اکثر علامتیں باہمی جھاتی ہیں اور ہوا میں کوئی قطع نہیں
 ملتی یہ سب سے اس کلام کے تاج الملوک اور کونلا
 باب کے مہربان برگزیدہ اور کہنے لگا کہ میں دوسری ناسخت اور
 کم مصعب ہوں جو اتنے مدت محنت ایام اور طالع نامام کا
 باعث کہ وہ ان ہر اور اس کے رکھنے سے مرہم رہا مگر
 ہی کہ دیدار مبارک ہے۔ یہ سب کو خدا بخشے اور دینی برہمی
 دیکھا اور قدموں کے چرخ و سیارہ نہ ہوں ہر اسے اور اس کے
 فی ہر گفتگو سننا یا رہی خوشی کی شانزادہ چھاتی ہے لگا ہوا ہے
 وہ کہانہ و مہاجرہ شکر بخالا یا بہرے سے کہنے لگا کہ چھت
 اور قہر

از اقبال که از دستان بی شکست ای همو سلی می ارستی
مقرون قماری از تو یار ای سیج حاصل و انعام بدست تو
کواشتم نورین حسب درگاه دیگه باری اسکون و دو چندان
لا بد از این بود که کج آنکس سره از او میوای سیج شملایه

بوندگی بی پرست از او بود غلام بکند و منکوبه می اگر حکم **5**

تو بار بایست بودی از او قدیم سیج حاصل کن حره فواید
و ازین بهر سزا مراده و دهن محله چاکر و لبر و محو

ساز که خدمت من بی ایامه و دیوری بیکر قریب او می
نمی که خجسته باد شاه سپی بی آیتن جلدی که از دست تو

اگر کند و من

نهین ایمن بواهی دهد از فرشته انا سیج من رنگ جسم تو
منور گردان او سینه کمر و سیج من سیج و کبریا التی

که یکا بدی چون زبان من جلدی است من ای منو چارون
که چارون شاه مراده ایلی بنده از او کرده من بتای ای منو کا

او بی چہ زدن بر دل غم جو جودی نرالی سے تو حضرت ہی ملا
 و ماوین اسس دار کا کہنے سے چارونگی موز کا ونگ اڑ گیا
 شہر مند ہو کر وانی سے کہنے تب بعد تو کو قد بوس
 جو کھن پر زین الملوک کا نام سرگہرنت ایام جدائی کا اور ہر
 دھمورہ کا احوال استغفار و کیا مس اہل زہد فی نہیں ہند ایہ وقت
 بیابان کا احوال یہاں تک ذرا لکھا گیا کہ دہر کا تہ سے اور موت
 جمال کا اور یہاں مجھ کو کالینا گل بکا دی کا لکھ رہا جو جس سے
 اور بکا و لیکہ دینے کا کیفیت خواب کی حالت میں مادر گل مذکور
 جہیز میں یہاں سے نکال دیا تا کہ وہ جو ملی کلبہا باندھن مفصل
 ظاہر کیا اس میں بارہ کو تاج الملوک کا پایا و اس میں یوں کہ میں
 میری تو اہل میں گل بارہ دو سنس کتبہ تو خندید اس
 درون ہر وہ گاؤں غمناک لکھی ہو لایا اب محکوم اور
 کہ اس میں درد و غم لکھا ماری سچا ہی تمہاری تاکہ سہرا
 بھان چرخ

جان بخش پرچون اور اس درو فراتیکه سید

نعماری انکی دستگیر کیا سرت بلطفت بهما گیره شاه

اور تیر سوئی اور قلع مبارک من شریف گیسے اور دو

ویندین تاج الملوک کے مایا پس ای لدرایام گذرے

بہ سلوک کا بہت عذر کیا گئی سپہا دو سہ دراز فرمایا اور

انکو مع ملائیکہ فرودہ دیا اور (52) دھوکے سے لائی

اور انکو تاج الملوک کے مایا پس ای لدرایام گذرے

جب زمین اعلیٰ و اسنے والی سلطنت میں داخل ہوا اور

اسیسی سے رحمت ہو کا محمد (52) ان کے تاج

الہیہ کے تاج (52) اور اسکو فرودہ دیا اور

انکو مع ملائیکہ فرودہ دیا اور (52) دھوکے سے لائی

اور انکو تاج الملوک کے مایا پس ای لدرایام گذرے

اور انکو تاج الملوک کے مایا پس ای لدرایام گذرے

دیکر روحوں سے اور بھی اور ایک دم کیا بیچ تلخ اندول کے گلشنِ سخن
 اور کس پیرِ نکمات میں لگ اری جب کہ تلخ اندول کا دل
 دہیا گیا اندر استیسا بہتہ رو بردار و سلی جاکر اور بے کلامی ہو
 امانت جو کہ دنیا سے ہزاروں گنا گہوٹی کی پوچھا نا اور خط کو ہر
 سرا مضمون ہو سکا کہ تمنا نا و کلام سہوا بند اگر بنام خدا
 کہی وہ مہر از جون چرا ہستار و سپہ رز شش کیا اسماں
 کیسے محسنِ دل ان زمین پر عیان جو مال کسٹیری کو
 چلا تادل آدمی علیٰ غایت پیری ہر دیا پیر اور پیر و شف
 کیا یہ سہوا سکھ طرت تک ایک ایسے پر تو کو پیری
 میں ہوا مجنون کہ کہہ اور سکا کہ یہ
 نہ کہہ

کیا ہوا یہ بھی بے کلامی کا دل
 کیا پیر جو اس کا پروانہ ہو کر چلا ہی بعد ایک ہی مہر ختم

پیام نجاتی ای به خور و شک و هم تیر
 سنگ لکای مری و دله لکمون خندید
 رخ نی ای گلزار کی مثل فمری محو طوقه دار موسی
 من دل دهن عین عشق چه حلی بی و درون او
 درون عشق چه غلطیه سخن سخن ای مشتبه
 که ایک نهوی و دوسری خبر طون در و بگو خیر گمنانی
 مری زده لک
 ی مایم سه رمی ای
 بهشت وصال موندنی

ای ترش نقیب
 چهل بیت روز
 فی غم من که از او من بیوز و لشفه جگر بوحا یا ساویر
 ای غم من که از او من بیوز و لشفه جگر بوحا یا ساویر

علی بی تیری براسی منی لکھی
 زوئی نہ لکھی سو امید من زوئی نہ لکھی
 ای نازنین زوئی چہیں دای رنگہ استانی چہیں تری
 استانی نامہ مضامین اسن باری مہر استانی کو بند
 دہ دور دل مہجور دوا غریب مہجور کی نور
 ہے حسرت پر مواء کا دوا غریب مہجور کی گہ
 پر مہجور دوا غریب مہجور کی گہ
 شہین مہجور مہجور کی گہ
 جلوس کشتی مہجور کی گہ
 او مہجور

۵۴
 بی بی مہجور مہجور کی گہ
 مہجور مہجور کی گہ
 مہجور مہجور کی گہ

سحر آید و دخی که در غنای کمالی است
 کتب زینبی در جهان را گویند که
 فی الحقیقه است این کاره ایک سیدی
 ز و کیست سیدی غنی غنی خوش به جوی
 ایک و دیکه من این کیا کرون
 جذبه برای یکام من شود لیک بانگ
 بیایم به این راه است چه قلم کو
 هسته انداجای که کیست من قلم
 ایک نامم در مدینه اندک
 نمناک که

بیاید و بیاید
 در این عالم
 حوا که است
 در این عالم

سجده ایست روی زمین

کاشانه دانا و دانا بر عجب

نی دانا دارو بر کاشانه

روی برادر

برادر و ستای پسر

سجده ایست روی زمین

دانه لژی روی

کیا یکدیگر

و یک جلد حاضر کرده

بفره نواره کی

عشرت که

بلند است

تیرا

رطوبت و دامن آلود

برونکله و د ابرات پش

احاطه موی و دلی می لری

شده ا طه ارسا با

درمید با اید و اچنی و کما

و نه سونو فی به اچما با سیر کوفت شیرین و اید و اچنی و کما

یکوی اور و ص صیری برو

سیر و اید و اچنی و کما

و سیر و اید و اچنی و کما

نمای جان و جگر پیوستی و اید و اچنی و کما

و اید و اچنی و کما

و اید و اچنی و کما

و اید و اچنی و کما

و اید و اچنی و کما

سید لیا اس شام

جس کو شام کا نام ہے

پر گھنٹے کی بجائی

ہوئی اور اس کا

اور نام عشق کا اور

کہ بہت کہ بوی

اس کی مچھلی پر دیکھ

ننگ ناموس

کہ

اوسکی مای تو تھی

جس میں چل چپ رہا جس میں گنگوٹی مندر شسوی

مست نہا اتنی ماس دراور مشتاقی و دیان بی ہوئی

سمن چھری دھن دھن جو منہ اٹاٹ

سے جتا دیا کہ وہ مسافر ہو چکا ہے

بھی اشارہ سے کہنا کہ املہ سوطہ رہ چکا

نہیں رات کہنے تک نہ بکا وہی چار ناچار اپنی مائی پاس

مٹی زری مددیں بلنگ رحمانی سوگی جس کا دل پیو گیا

کہ

[illegible]

کامیاب اگر هم بودی در دنیای کج

رویتان فی سبیل او - به قلم قلمون نهاده اند

پیرید جرج خرد می می مستی تو با کسی دور
دو شخص هم ملکی بشنا و من سنگ بدست
چون نور انشای تو هستی در دین جدا

غلطی به ستم وفا می کامی او

بهای افاقا جمیل جانور ^{الط} می عوقت چون که بری

چاندک بهای سیم ریغ نهی او سکونت نور طبع بن رانها به اختیار

او تم کوی بودی سید که زوایاگاه در حیرت پیمان

و در تو خوانده هست ایته بوی خنجر کین می جان کجلی اندک عالم

و در می او کی نشی غمیزت کاسه کا عطر کا

ندان تیغ انصاف کو مانند سنگ در دین کین ستم من

اور بکافوی ساکلی رخساره کو طیار خنجر سگ از خوان پناه

مهرزاد

بند و سلی گلد ۱۱ مہر نگاہی کی باب کو لغت کا

ماہیہ سار ایلیع اور تہا اپنے لہا رہا تہا تہا تہا (58)

کو چل گیا او سچے کتے پر مارا تہا سچے پران حرب زبان

سیر و کی پر و تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا

تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا

چنا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا

دینی تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا

تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا

تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا (58)

تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا

تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا

تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا

تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا

کہ ان میں کہانی رنج و غم ہے کہ ہمارے اب
 ٹوٹ جاتی ہائی مین واد باؤں کہاں کہاں
 کون کس سے مرھو ہوئی ہکا بھکا دی سنائی فراق
 ملی فراق مچھی گرتو جانے مار دن سر نہک دیدہ ہے
 مدد من خود غمائی فراق اہل سبیل ای کہ خط کی
 تیری ہوز سے ہر نہک سرخ سحر نکلی ہی صدائی فرق
 برتوں ہاؤں کے مزاج میں دل بدن سودا کو چیت پیا
 جانا کہ عشق ہو سکے دامن کہر بنایا جا رہو فردا
 عوض کیا کہ ہمیں اجنا یہ تیرا یہ ایام فائدہ کچھ نہ پایا وہ
 کس طرح نہیں سمجھتے۔۔۔ ونب نہیں لگتے خرچ و خرچ
 میں سوئی لگی ہزار ہا و ہر فردا ہی اس باجر ہو
 جانا کہ مٹی تیرے جا جاتی نصحتیں مٹھتی نہیں سب
 طلسمات میں قید رہا اور اس میں تن کی کیا

در کوه پرویا و در کوه پرویا و در کوه پرویا

در کوه پرویا و در کوه پرویا و در کوه پرویا

کوه پرویا و در کوه پرویا و در کوه پرویا

کوه پرویا و در کوه پرویا و در کوه پرویا

کوه پرویا و در کوه پرویا و در کوه پرویا

کوه پرویا و در کوه پرویا و در کوه پرویا

کوه پرویا و در کوه پرویا و در کوه پرویا

کوه پرویا و در کوه پرویا و در کوه پرویا

کوه پرویا و در کوه پرویا و در کوه پرویا

کوه پرویا و در کوه پرویا و در کوه پرویا

کوه پرویا و در کوه پرویا و در کوه پرویا

کوه پرویا و در کوه پرویا و در کوه پرویا

کوه پرویا و در کوه پرویا و در کوه پرویا

او میوگی گاهی جویدون سیو به کس کبلا لکوس

بندی بختی بسندس بر گوی واحد ایک ساعت کا اور کله دون
خون من بدو بونی ب نراوه پید تا تا خدایی قدرت کا ویکه
کر نهایت عزیزان هوا ملک و کلا او دنا بیج کی بزا ایک بکر کلا
او سید بر ایک انا که کی تاسده تسایج الملک ویکه انا
سکو و کر جوهر اوس من سیو جیونی جونی برنا عا نور خن و کس کل
بزا بر سبکی است او رگیس سنده اوه بر جیونی جانی بکر
او دنی و کس بکر گویا جانی به القیاس ایس ایس عجب
و غایب چند و رنگ و یکا کسا عرض و من سر زهر چمان
تجان ایک نیای تمام شانظر ایا کس طراج اینج و مای دمان
سیو نیکان ب تنگ هر کور طرف سیو نکر یاره
بناست و ماند تا به خدا کا نام می و با عس و اوه
بعد کین شود که کینه جلد کلا تب و مانا هاد

چند و رنگ

که اینک بیابان در کف من جاؤلد هو اسام که گشت زنگ
در سب کسب درخت بر چتر دشتا بر دشت گیس هو گم را یک منهای
اوار و کشتی طرف سب او سکی کاغذی پیوی بر دشت بر او
دینت باغ و یکسالی نظی طهر سنا احر سس اناب از دوا
ست نمود و هو او سب و دشت کانی و حسن بر دشت او تالا
او سب صورت دینت پیوی سکی هو اسام بر دشت و دشتی
دینت کورم خود سورا دینت یک ساعت او سس از دی دینت
کالا سناپ دینت نمود پی او کلا او سب یک اناب
جملت او اسام نکال او سس در دشتی پیوی که دینت او سکی دینت
سب چار و او سب و دینت سب دینت سب دینت
هو سس دینت و دینت او سب دینت سب دینت
او سس دینت و دینت او سب دینت سب دینت
و دینت دینت او سب که او سکا دینت دینت سب دینت

بدست دلی دلی سے بعد لو کے سب سے پہلے دیکھ گیا اور سب
 پہنچ کر سے ایسا تھا اور ہر گیسٹ ہزاروں کا جھنڈا تھا اسی رات
 مدبر ہوا اسی جو یہ سن کر اس کے دل میں ہلکا سا خوف ہوتا تھا
 عجب ہو گئے یہ دریا کی گہرائی سے ایک بڑا سا ٹونڈا نکلا
 اوشا لایا اور سامنے کھڑا دھڑکتا ہوا پتھر لگا دیا وہی
 اپنے وقت میں پہنچا اور وہ ٹونڈا سب کو روک کر
 اوکل دیا اور اس سے منکر نکالا اس نے بڑا بڑا گہات لگائی
 جیسا تھا اس سے ڈولے اس سے گل حکمت کا ٹونڈا
 منکر اور بڑا لاکھ گل حکمت کر دیا تمام جنگل اندھ ہوا کیان
 سے باندھ سوچیں یہ وہاں آؤں گا اور سب سے پہلے
 ٹک کر گئے اس نے ہزاروں ہر گیسٹ اس سے پہلے
 پہنچا اور اسی کو پہنچا وہاں اس سے پہلے پہنچا اور وہاں
 تو جمع ہر گیسٹ چلا گیا تمام روز تو وہاں رہا تو وہاں رہا تو وہاں رہا

عجب تماشائی بات ہی تو تھی ابھی سے مقابلہ کیا جاسے ہی
 اور جڑیاں غیب سے لڑا جاتے ہی جھین سنگ تائی کہ مٹی کا خون جیسے
 کیا ہر دن اور جس کی بات کا تاجا کوہ قاف کی مور کو ہوا ہی ایک
 رشتہ خال بر او سے کیا مادیون خیر میری معشوقہ مجھ کو دی اور
 تو اپنے لہو کی کہ میرا دل او کی زبان کا شمع ہر روز نہ کھٹک
 جلتی ہی اور او کی سوئے غزل سے دید گاہ میں سی سہا ہوا ہی
 دو گندہ بن لایں نہیں کہ تو روح افزا کو اپنے معشوقہ
 کہی خدا کا ترس کہتا ہوں نہیں تو ابھی اونٹنہ شکر شیریں
 زبان کا تھوڑا دن دیو اچھے سید زبان و رازی و لاف زنی مشہور
 دیکھ کہ دیکھ کہ مانتا افس غریب سے جو جس میں آیا اور
 سو منکا پتھر او تھا کر سنا ہر ایک طرف ہنسکا وہ او سے سب سے
 زور سے اوجھ کر سوار چاتا رہا او سے سراج القلوب کا عصا
 دیکھ کر دن بر بار کہ تارا بدایت او کا جانب او تھا پیر روئے

غرض یہ کہادور ہوا ہی معین الہی بادر تو ملے فی رحم کیا اگر ایک
 پائیدار تامل ہو وہ بھی کر دینا حسب دین یعنی حریف کو چھڑو دینا تامل
 مالک اسلحہ رحما یا کہ چاروں طرف سے ہزاروں دیو کاؤسہ اور میل
 شش ان پہنچی اور سسہ اور کیونکہ پیا تاج الملوک مذہبی اس کے
 جیسے جاسی دے ہے جو لہر دی کہ کہ اوسنی اوان دیو دیکھی لڑائی
 باتکی با تین مار کی جھلائی پتھو اور اوسنی دیوان تین محل کے
 کاسب اور شہر اسماں لڑائی فی ہر سمت گانگہر
 صلح ماننے ہی نہ تھا دن کہیے قتال اوسنے تو لاکھوں پلید ہر تنغ
 اوسیکہ کہتے ہی مل من فرید وہ انسان دیو دوسے اب اللہ
 کہ مخرج حسرت کہنے لگا اگر ہی خاک پر کہ وہ بی شمار زمین ہو
 گئے خون کہ رنہ وار بھی تباہ ایک کا بدلیس ہو کہ نہی کوہ پر
 خون کی الجھو غوض جو بھی پہاگ پھرنی کاب نہہر ملکیت بس نہ
 رہے کی مانند لکھن لکھی اور جلا لکھن لکھی کرتی وہ ہاندہ
 ہوگی

ہو گیا تھا جس کو گزشتہ سبب روح افراڈوڑائی اور سبب
 اپنے زانو پر رکھا گلیک سائیمہ سیمہ اور اپنے ہوی
 وہ سبب کہ رنگ غی کل تھا ہوسن من لای قوی سے
 ہوتا رہا نہ وہ کی اکی مکہ دی اور اسکی جو غری پر ہزار
 افریقہ کے من بعد اونہر ہزارہ فردوس میں کر اہل جہنم
 شہر کے نزدیک پہنچی اندر روح افراڈی تلج الملوک کے
 ایک بل میں کہ اس کا نام ہی روح افراڈی تھا کہ اگر
 اپنے باپ ملاقات کے لئے گئے اور نہ وہ اس کے انی سے نہ گنا
 دوبارہ باپ ماتھا اور انکے من جو من پہر کہ شہر چھی
 سبب روح افراڈی ادیت دیو ستم گار کے اور مروت اور
 ہو اور دی سبب زادہ علیہ انبار کی جو سنی سنون کر سنای
 لیکن یہ سبب کہ کاوی کا عا سنی دی ہی مظہر سہ سنی
 اونہر کہ با من کیا اور سبب زادی کا سکر احسان برتہ

۱۰۰

بجایا اور اس وقت سچ کی ایک سند پائی گئی اور پھر اس کے
 برہان اور پیراؤں کی خدمت کے لیے معائنہ کر کے اپنے دولتی دوستوں
 کے ساتھ ساتھ اور ان کے ساتھ ساتھ اور ان کے ساتھ ساتھ
 اور ان کے ساتھ ساتھ اور ان کے ساتھ ساتھ اور ان کے ساتھ ساتھ
 بیان کرتا ہے کہ غرض کہ وہ فی ایک طرح افزائی ہوئی تھی
 فیروز شاہ کو لکھ کر گانستان ارمین ہی اس کو شہر مکر نہایت
 سادہ اور فرمایا کہ جبر خاتون بیچ افزائی و بکنے کو طر جاو
 اور اس کو اپنی انکساری دیکھ کر وہی بکا و می فی جو مال چاہے
 خبر سے کہلا بھی کہ من ہی ہیں کے ملاقات کے لیے تمہارا
 ساتھ چلو کی جبرید خاتون نے اس بات کو غیبت طار کو
 کہ شاید وہاں کی جانی ہے اس کی دل کا غیبت کہانی اور مکانیہ
 ہفتویہ سیرت رنگ کہ دولت ایندلسیہ جسے پانچویں
 کاٹھ دی اور اسے لکھ کر خیرہ فردوس علی راہ بی مطہر
 فی

فی حبس سنا محمد خاتون معہ بکااتی بی بی و جہانگیرا

لے پہنچا جب اوس کی وہ دو جہاز ہوی تپ تپ رہی اور ان کی جہاز کو

میں کیا اور وہ مومن بہر کس طرحی اوستنی و میں اوستن ارجن

بسم الله الرحمن الرحيم

فیرتف علی شہار صدیقی یا سدا اوس کے بندوں

یہاں کہاندر بہت اوسلے شوق سے غرض دیکھتا اور

بشریت و عمل سیرت سکرانی کی خوفیہ اور سقوت اور چاہی

ہو رہی ہو جب نہ کسی ہندوئی واپس آکر اور نہ کسی مسلمان کو جو یہ معلوم ہو کہ

القصر روح افزا و تریک، اینست که در میان لای مغایر است و در

لا اے احمدیہ خاتون، نکاحی ہے میں نہیں تصدیق کرتا

میدان از سه سلسله است: سلسله اول: ایدم: دود بهر کاغذ اورنگی و دوازده

گفتند که طایفه از سیدان و بزرگان را که در کوریه بودند

دینا دوسرے اور سکواوری ڈھب سے اور کیا عرض حمید خان
 نور انکی بات ہے اور یہ دوسری دن رخصت ہوئی بدوح افزانی
 عرض کیا کہ میں جانتے ہوں کہ چند روز بکاوی ہوئی ہے
 شاید یہاں کی رہی ہے اور سکی اسطرح کا رنگ جسے نور
 اس میں نمایاں ہوا اور تاریکی سوا جہاں حمید خانوں
 کہا اچھا کیا مضائقہ نہ ان ایک مہلہ کا اجازت دی اور آ
 گلستان ارم کی راہ بکری جب دینا اور بکاوی کو اسطرح
 باہر سے اور کرفی لگی طول بہت سا دیا اور تاج الملک کے
 سوز و گداز سے کچھ کینا یا تب تو بکاوی ہم جہمی بکاوی سے
 کہیں ہو گئے اور ماری شرم کی بانی بانی ہوئی پھر غصہ سے پہلا
 کر بوماد اور اوڑھائی یہ سب سے خوش نہیں اتنی اور اسے
 جہیز چار نہیں بیاتی یہ تم امینی سے بھی سناتا ہوا سیر
 من فی جاناکم اوس دیو غم کہ کامل ہی دس غم کہانی

یہاں سے

[illegible]

پیرائے میں مانتا لیکن اوس مکان کی روشنی جس میں نجات اللہ
 رہتا تھا اسی میں لگی اور باغلی ویدک فی لگی اتنے میں امان
 درونائک اوس مریض علموں کا کادو کی کامن ہوئی
 نہت بی جس ہوئی غمزدہ سکی روح نہت سے پوجا بہ کی
 صد ہی اوسینے کہا ایک سکار گورگفتار نالان ہی الا تو ہی کا
 تماشہ دیکھنا دن اولدچی طحیہ اوسے اوار سناؤں
 عوض دیکادی کوئے ویکت ہزادہ کی لگی لارڈ تاج اہلوی
 وچار ہوئی ہی اختیار کا بالہ نہت سے اوسکی جہت گئے اور جس
 جہر و قرار گئے دہ ہر آتش کا جلا ہوا جہر فرسکا دور کراد
 اوسر جسم خوبی سے بی اختیار ابٹ گیا دیکادی فی ہی دا
 تیا کو چوڑا ہنا تہہ اوسلی گردن میں نمایاں کی گئی
 دہ دو نوجلی ہوئی سوزد اقلیدر کہول کہ روئی اوسم
 دفتر اسنے اچھ خوب دہوئی روح افر اہر جہات ویدک
 ہفت

قہر نامہ رنج و غم سے اور کشتی کی ایسی توتہ اس تک دنیا کی
 لذت سے واقف نہیں ہو سکا نہ مرد کا مولد ہی اس تک نہیں ہو سکا
 ہر اس میں محرم مرد کی گلی لگ کر اور اور کشتیوں کی روئی کی آواز
 ہم سے نہیں آتی جو اس کے کشتیوں کی روئی کی گلیوں کی آواز
 نام دہو یا اور ساری کشتیوں کو کلنگ لگا کر یہ کشتیوں کی گلیوں کی
 ایسی توتہ اور توتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی
 ناچو طعنہ سے ہر کشتیوں اور توتی توتی توتی توتی توتی توتی
 ہلاکت نہ لگا سکتا توتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی
 میری حق میں جو توتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی
 اور وہ گل و غنچہ توتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی
 استغاثہ کی ہر کشتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی
 خوب طرح اور توتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی
 یہ توتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی توتی

دن سوچا تاج الملوک پر دستبرد آری برگرد اور ملتے ہی آج
 مائتہ و سب لکھا میرے حالت دیکھو اوسینے ہی جان لکھیا لی میرے
 اوٹھا کرو یہ ہی اس روت ہلائی کہ روح افراتوی ہی بہت تھا
 یہ حرکت کرنا سوائی ہو گا اور جب کہ ہی تہہ اور اور کبریا
 تہوڑی دلوں میں لکھو قبری جانے والے سے بچو ملائی ہوں اور
 جہاں ہوں زمانہ فریق کا اب تہوڑا رہا ہی اور دوری وصال کا
 تڑپ لکھو چائی خاطر جمع رکھو ملاپ کو فرمان برداری کر لو
 کتاب الی میں الحاج خزاہی صمد سکھ تو پرہ عبس ہی کیا
 ظہور میں آتا ہی اور میری سعی و تہہ دکنیا دکنیا ایسا کا دیا
 یہ سنکر جازنا جا رکھتا ہوں ارم میں کینہ اور ملاپ کی
 نہایت میں مشغول ہوں الفصاحت میں کچھ لکھا
 روح افراتوی سے حصہ نہ ہو کر اپنے گہرے تب روح افراتوی
 شہزادہ اور بکا ہا کہ عشق کے تمام دکال کہ فی اپنے مائتہ
 طاہر

حق کو کہتا ہے کہ اگرچہ یہ سب کچھ ہے مگر یہ سب کچھ نہیں ہے
پہلی اور سوچا کہ یہ اگرچہ ہے مگر یہ سب کچھ نہیں ہے
محال ہے کہ اس کو سب کچھ کہہ سکیں یہ سب کچھ نہیں ہے
یہی لازم ہے کہ اس کو سب کچھ کہہ سکیں یہ سب کچھ نہیں ہے
اور مطلب کو سوچا کہ یہ سب کچھ کہہ سکیں یہ سب کچھ نہیں ہے
سب کچھ کہہ سکیں یہ سب کچھ کہہ سکیں یہ سب کچھ نہیں ہے
کہیں پاکستان اور میں نے سب کچھ کہہ سکیں یہ سب کچھ نہیں ہے
میں نے سب کچھ کہہ سکیں یہ سب کچھ کہہ سکیں یہ سب کچھ نہیں ہے
باتیں کہتی تھی مطلب کہ باتیں کہتی تھی اور اس واضح کیجئے
کہی ایہ ہیں اگرچہ غریب ہیں یہ ایہ کی فیض سب کچھ کہہ سکیں
دور ہو گئی پاس میں نے سب کچھ کہہ سکیں یہ سب کچھ نہیں ہے
اور اگر ایک ابد ہو تو سب کچھ کہہ سکیں یہ سب کچھ نہیں ہے
یہی عقل ہے کہ یہ سب کچھ کہہ سکیں یہ سب کچھ نہیں ہے

که او سن و عمر و جنس کو کسی ماه و نعلی پهلوشنا. ^{سین}
خوبی که جو حسن نسیم پیدا کنه بنا حرمه خاتون فی سینه لپای
دلی حسن و ارقونی سما جو کاله او سین ادم بیت دل کلبا
اور وی او سکی سیران سما یای انی پنهین کو مین جان
اور جو حسن کمال و اسطه و نرات یی کر ایتمه من اسلم
ناچاره و نون برزگون کا چلن کیونکر جهوژن اس علامه
خاطر قدم سلسله کو کسطن قوروز ناتانست اجنه گفتو پنهونی
غیر نفوس کسینت کیمای جو من کردن پری کا ادمه کیمو پناه
سودای که من بیا بود جسم ارانی کها سچ کیمتیه یی الطیفه
کو هم صحبت کیمت کا کماله برانای پیه مدی لکیمتیه حضرت
احد کی کمالو یی اگر واقف سوتی تو ایی حیات غافل
برزخ غایتی حسن ای نادان بشیر خلقت یزدان من ادر او
سینعت بی با یافه اشرف و افضل یی ادر ای مرتبون او
دراون

وہ ایک نہایت دریا کا بیج والا ہے

مستحق اس کی دوستی و جامع ی سیکان و خط خداوند

نعمت و رحمت ہی عیان کلام فضلت ان بن علی

دریا کی بی بیان ہی اس قدر برافراستی چھوڑا توں

وہ اصل ہی اور جلد اور جو طبعی وہ محمد دم محمد دم

کہ شریف سمجھا اور اصل کا کری اور محمد دم سے قدر

نعمت و رحمت ہی عیان کلام فضلت ان بن علی

صد کی آگ جو روکی و لسن ہی چھوڑا توں

بدکار بد اطوار کا ذکر نہ کیجو کہ اسے بڑا ہو

اور اسے خاں کہ ماوی ہوں کہ یہ نہ ہو

کے تصویر چھوڑا توں کی ماوی ہوں کہ یہ نہ ہو

بہ تصویر چھوڑا توں کی ماوی ہوں کہ یہ نہ ہو

صفی سالم برآج تک نہیں لہجہ اور اس پر دم کا چہ وقت

و جهان چو دوسه اندون بنایا به تنهیدی یا سمن گل محمود
 کو گل خوبی یک مسالنه ملا ادریس ز بره فلک حسن کج اس
 ماه رخ سعادت می پہلو متشا الغرض ده جان با جاوده فری سوزی
 هر کس می لگی ای پنا او سکو کسان دیند و ن اور کس ندر س
 لاون حسن تنب حسن ارانی که تمام جلد جلد خاطر می بینا
 طیار می کرد من فلک تاریخ دوله بنا کر است سمت پنهان
 اتی چون بسکه بکیر خفت بوی بار از تی خیره فردوس من
 ان پوئی پیر فرمن و عن سنه او دی الی کیا اور وصل کجا
 پرو سلاویا
 باغبان حسن حکم داره کمال میان که مواصله یون
 بیان و تابی که جمیل خاتون بی جو گفتگو حسن
 او سمن بوی تنی فیروز راه سیه غار عرض کیا اور قنوه
 سائر او کی و با ای او سمنی سیر و بی کلمه یکا و یکا س

رویا که این تصویر است ملک کا سلم زاده بی بال و فصل
اسی زنده من ای جوان کہیں نہیں تو کا دم

سودہ بین دیوانی ہو رہی می اور اپنی جان بے طعنت
ایک خاک کی کسیت کی سپری ہو رہی می شہری ہر صبی ہو تو
اسکی ساتھ تیرا بیاہ کر دوں میری یاد نہت میں ہوا

اے اندازِ پاشی صلی گئی اور ہو گا بلکہ پر یوں نہ
حرف می وہ خوشی ہو شے تصویر ہے ہوئی شہزادگی کا
ای اور بادشاہ کی زبانی جتنی حقیقت سستی تھی کہ سنائی

ادس مجھ کو یار فی او کو نگاہ غور سے دیکھا تو اسی
ورق دل کی صورت ملتا ہوا با با بلکہ طوطا میں ہی
نہیں دیکھا تب جہی سبھی کہ یہ کا پر در رہی

نیزنگ سازی بوارج افرا کی می واقعہ وہ جسیع امنی
قول اسکی می انداز مسکرا سمن رو پر یہ کہادیلد

تو میری سکرسیون یہاں سے شخص کی تصویر کی
 جسکی خزان غم سے میرا گل غار سیدہ کلا لایا اور مجھے نومبر
 مرحہ لایا وہ ملاحظہ کی گئی اختیاری خوشحالی اور جہا
 پڑی اور پوچھا یوں یاد میں نہ رہی یہاں سے تصویر لیا
 کی یہی تم اب منسوب ہو خوشحال کرو وہ جو تمہارا مطلب
 تھا سو خدا ہی پورا کہ یہاں یہ کہہ رہا ہوں کہ حضور میں
 اسی اور یوں عرض کہنی کہ حضرت فرزند مایا کی کتاب
 میں ہیں اور انکی سجاد تمندی اسمیں ہی کہ والدین کے
 مرضی کے برخلاف بلکہ کام نکرین اور برعکس انکی خوشحالی
 اپنی خوشی پر غور رکھیں اگر انکی سند پڑی تو پڑی ہو
 غنا میں سمجھی اور وہ جو اسکی واسطہ ایک دینی
 کرین تو اسکو ماہ کنجھان جانی میوز شاہ اسکی گفتگو
 نہایت سادہ اور سادہ طبعی کا حکم کیا تا آخر
 اہا

ایک بار ایک دوکان کو نقش و نگار تازہ سے آویزش دی اور

نیا شیخ و سرس کی کیلے نادر ایک سہی لگا جا طرف نشانی کا

محکمہ قلعہ جایی بمقامی بریونکی حینہ کی حقیقت چار طرف سے آ

چوہر سنسٹا اور اسے ہوی سنسٹا چلنی لگی نورانی چایا جایی لگی

لوگب ضیافتیں کہانی لگی نورانی بریونکی کے منظر اور دی و مہماندی

موقوف ہو چکی رہ گیا خودی وقت تیار کردہ کتبہ اس کا مہتی اور کام پر

معدن کی لکھی تھی تاکام لکھی سے انجام ہوا اور جزیرہ فروس میں مظفر

معدن کی لکھی تھی اسکی وضع سے تاج الملوک کی لکھی تھی و مہمان

معدن کی لکھی تھی اسکی وضع سے تاج الملوک کی لکھی تھی و مہمان

معدن کی لکھی تھی اسکی وضع سے تاج الملوک کی لکھی تھی و مہمان

معدن کی لکھی تھی اسکی وضع سے تاج الملوک کی لکھی تھی و مہمان

بائیں سارے اور اسے کیا اور باب و پاس جو ارمین ہانتا

پہنچے اور سکی جو گڑھی نیک ساعت دیکھ کر سنہ او کیو چر او

چو کی برینهار سنبهانا جوڑا چننایا اور جھکے طاف و سبج مرغ
 نوین و نو تنگی مالی سچی باندی دینهای یکی سهرابی مغنی
 موت و نجات هم چنان سوار است او سکی ایک پهلوان کار
 رو سکی باند یک بری بکله بری بر سوار کبابه او سکی مطر
 شاه کعبه باو سوار است سمیت شهنشاهه کو بیج منی طاف واد
 سر دار دینه باندین سوار و نکی بری اکی زنای سوریان سبجی بیانی
 جبر او جزیره ارم کورد واره سوار است لکادی کو عورتی ار سوار
 کرنی لکین بر ستارونی سیه او سکو بنایا که او سکا حسن
 و دنا کردیدیا کی اس انداز سب بالونمان کسکی که بکله
 ویکنه والی کانی کجی رنی گوندی و چو شیه و بالیزه چوئی اور
 او سکی سبجی ایک میدی بری چوئی کعبی معنوی
 لکاتی او سمن سنبهان و نمایان جلمک ویکه سمن اگر
 ادکی سوار دهنه سنبهان بکافه پهلوان سیم

ویکه

انکس چھوڑی بعد ہر ایک تار اوسکا اسی طرح طبعاً جان
نہیں اس پر نہایت چھوڑی نہایت اسلوب پیروہی شہنشاہی
سچی وہ جو گلشن سے جہاں تیوں بہار اوسنے دیکھا پھر

کر پھر جی نظر اوس پر وہ بولا کہ سنی من وادہ کہ کیا

(۳۱۷)

چاند نکلا پھر اوسنے پہنچے ایک ویسے ہی کہی کہ تار پوری
عباس رنک بدنگی شہنشاہی ڈاکے ایک بہاری ہوا پر

اوسنے پہنچے بالہ ناز و اندازہ موقوف تار کا ایک پاخانہ

بندر پہ تو ایک عالم کو مارا پھر ہی جب مانگ اوسکی مو

تیوں نے پھر پوری شہنشاہی تار کہ کس نے کی کہ نکلا باجگہ

مانی بہ نکلا پھر اوسکا پھر تار ہی نکلا پھر اوسکا پھر

پھر نکلا کہ ہم ہو گیا عقد فریاد پھر اوسکا پھر

دو لڑا نہایت الخ کہ حیرت من وادہ وہ پھر نکلا

موتی کا دیکھا وہ پھر پھر نکلا کہ گویا گیت من چکنا

نامہ ہر ایک کو نقش دیوار آجوتہادی روح دمان تہ محمودیدار
 سو انہی بہت ساوسنے گہنا مناسب جس جگہ تہ دمان
 بہینا چیری لکھری پہ اسکی ایسے شیریں کہ ہسکی ڈیسے ایک
 شیریں کہ کہنے سے بڑا کچھ حسن اوکا ہوئی زیور کو بدلا دے
 سو بہا و لباس وزیور حسن دار کا بیان سار لکھوں ایک
 ہی بار اس قصہ جب ہر ات قریب پہنچی تب فرور شاہی کنیہ
 ارکان دولت استغنا لکی لیجے سچ وہ نہایت تعظیم و تکریم سے لی
 انہی اور جس جگہ مجلس نشاط کی دمان ہر ایک کو بڑی اہمیت
 سے بہنایا اور حسن ان کی ساتھ اسے اسلوب سے جمید خانہ
 پیش کی ساری طریقہ مدہنوں کی بحالی غرض ہمہی ہر یک
 ناصہ اور راگ کہ صحبت ہی بعد اسکی اوسنی گویا کیا
 عقد اوسیں محل بہا کی ساتھ ماند مہیار ک سلامت
 کا اندر باہر غل غریبا پر شربت ہلائی لکی اور ماربان ہستی لگی
 لگی

انہی میں دولت و ستمی واسطہ اندر رہا اور دین کا
 پاس شہابی سند پر بنایا جو جو ٹوٹ گیا کرنی تھی سو کئی
 اور ٹوٹی تھی یاد دوسو تھے حتیٰ کہ منہ بھی گرا دی ہر دور و دین
 کو طوطی خانہ میں پہنچا دیا اور اب ہر ایک کا کنارہ اکٹرا
 عاشق و معشوق ہم ہوں جہاں مستحق نیست
 جو شمع آدی وہاں شمع کو برداشت نہ کی کہیں
 رہ نہ کر پڑی اوس سہو میں صبر کرنی ہوں یہ میں کہاں
 بی بی بی انوشمن مانند جان طوطی جہاں بلیبی ہی
 اینہ کو رہ نہیں سکتی ہی سا گفتگو دیکھا جو شہزادہ
 اوس دم وہاں اوس گلن بی ظار کو بی باغبان ایک
 بدلت میں لیے ہو کہیے عشق فی تک صبر کا رشتہ ہی
 بی چکا جب بسہ اب کامزا سب بخداں کھڑے چکڑا
 عارض گل رنگ بہر میں کیا اوسکی ہی بی خوب طرح چاہیے

اودی ہوئی جہاں تیرا وہ سوختہ گھنٹہ گھنٹہ کا مانتہ جو بائیں
 رخت لہر نہ سکھلائی دیا اودن پہاڑیہ بلکہ ٹھنی اوس
 بھی کچھ زیادہ بات ناگوں مردا کی محس ہوئی بہیم ہانے لگی
 دونوں فرسیدم جب خوب جھک گئے مانی ہوئی پر لک
 اپنا سلسلہ عیسین دوسری کا تکیہ بنایا موندے موندے ملایا
 اور سید سے سجدہ لگا یا غرض اسے میت ارام فرمایا جب
 صبح ہوئی مرغابی ایک بانگ دی سنا بڑا وہ فی اوشہ کر حمام
 راہلی اور چ افرا اوس عسرت گاہ میں ائی بکا دلیر ہو
 دیکھا ہوتے کے جالی اس سے ملی ولی غافل سوئی ہی بال حوش
 ہوئی من مار توئی بڑی بہن ہوئے پر لا کہا نام کو نہیں را کا اجل
 انکا جو نکا سار اپیل کیا کانو فرشتان دانستوئی اور چا ہو
 مانوئی بری بہن یہ عالم دیکھ کر وہ نہ سکی جلد او کو چکایا اور
 مسکرا کر کہا ای بہن اوس رفتو تو مجھی کہنے تھی کہ تو فی دیو

مکاری مدر کشن میں شرح ہونڈیا پڑھی ہی اچ تو تیری اطرا سے
 صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس داتا کو باریک مکتبہ انجمن
 اپنے مطبع کے لئے ہو کر جوڑی مطالعہ کر کے یہی علامہ ہوتی ہے
 اس ان فاعل و علامت مفعول کمالی بیخی دریافت کیا گیا
 وہی یہ سنکر مسکرائی اور یہ کہنے لگے ہوا پہلا تمہاری ہی ہونڈیا
 باقی بیوں ہر اتائی مجھ کو ان کہنا یہ افزا تو ہے معلوم ہوتا ہے
 کہ تمہارا یہی جی ہوا ہر اتائی بہت بہتر میں رضی ہوں سو
 قسے اپنے وصلی دوستی ساقی اگی کہو ہوا سکی قائم دانی
 اور قوت دیکھو کہ کس طرح ہے توڑ جوڑ کا دانی اور کیا
 کیا گل ہوتا تھا تائی جاہل یہی کہ باقم اس طرح ہستی
 ہوتی تھی یہی آخر روح اقرا اپنے باپ سمیت رخت
 ہو کر گئے اور تاج الملوک بی ہو رہا جس اپنے وہن
 اختیار کیا

اور ایک روز تاج الملوک اور بکاو دی بی
 مسورت کریغہ و زسلا، اور تمید خاتون سے رخصت مانگی
 انہونی کہا بہت بہتر اور ہزاروں غلام نم طلعت اور سداہن
 نوٹیاں خوب صورت عنایت کیں اور دان و میز سوانا
 کہ نقد و جس و ہزارہ سفر کا دیا کہ اسکی تفسیر اگر لکھوں تو
 بی کہ ایک کتاب اور طیار ہو جاوے اس واسطہ قلم انداز کیا
 اور کھڑا ہزارہ بڑی سالان شوکت سے سچا اور جاہ و شہرت سے
 بکاو بی سمیت اپنی ملک میں پہونچا دلبر اور محمود کیا
 چاندن جان ای لکات امید سوکھی ہوئی ہر ای ہوئی اور کتا
 اناب اسو افکی حق میں جیسے بیمار کو واسطہ سرخا کا خبر
 بکاو بی کو جو اس حسن چہل سال سنال سے دیکھو غمگین ہوئے
 ای ای ہوئے جاتی رہی مانتوئی عوطہ اور کئی پرزائی جو ہر ملک

و تہنگ اوان کا دیکھ کر یہ بات کہ کہیں یہ اگلیاؤں سے اور فرما
کہ تم خاطر جسم دیکھو کہ یہ طوطا کا اندیشہ نکو و بد میں تمہاری عیبت میں
مطلوع خلل نہ اور نہ ہو بلکہ یہ بدست پر خورشید پر خورشید
مقدم جانو گی چنانچہ میرے سنجیدہ و مشکوک طبع اب سے سچ
سب ملی جلی رہیں اور سوتیا ڈرہ لے لو سو ہی ہٹا ہر ادھی
ہو اوج غنچ و فوٹو کی ساتھ کھٹکی سے رو قات کا شامنا تھا اور
وہ زمانہ عیش و عشرت میں رہتا تھا اور
وہ زمانہ عیش و عشرت میں رہتا تھا اور
اہل ہند کو کتا پوٹس چون فلم ہائی کہ تگر نام ایک شہر اور
میں رہتا ہی وہاں کی باشندہ عیبت چھا کر فی ہن اور اور
عہد روئے نکاراج کرتا ہی وراثت حور علی ساتھ عیش
و عشرت میں رہتا ہی کام اوسکا ہی اور غلہ اوسکی ماچ
رنگ عالم جنات ہی اوسکی تاج میں سدری ہریان ٹوکی

مجلس میں جاتی ہیں اور دُشوار ناچنے کا بی ایک ^{ہیں}
 کھاؤ کر کے راجہ بی فرمایا کہ بکاؤ بی فیروز شاہ کے بی بی سے ہے
 ہماری مجلس میں نہیں آئی اس کا سبب کیا ہے اور کیا
 انی کا مانع تو یہ ہے بی بیوں سے ایک نے عرض کیا کہ وہ ایک
 ان کی نام عشق میں گرفتار ہوئی ہے بلبل سقا اچھا مانہ
 نادر و ظیلو کیا کرتی ہے اور مدام او کی سیدی ای عشق میں
 سرسار مار کرتی ہے اپنے و بیگانہ سے او کو نفرت ہے فقط
 اویس سے صحبت ہے شراب وصال او کی ساتھ جیتے ہی
 اور او کی دم سے جیتے ہی یہ ماجرا سن کر راجہ شعلہ غضب
 پڑ گیا ہے بی بیوں کی طرف اشارہ کیا کہ او کو اس وقت
 حاضر کر دو تخت روان لیکر میں تاج الملوک کے بلبل
 الحسن اور بکاؤ لیکو جگا کر راجہ کے اعتراضی اور غمبناکی
 کا احوال بیان کیا تب چاہنا چار او سے پرسوار ہو اور نگرین
 برآ

گئیے اور گنتے راجہ کے سامنے ادب بجالائی اور فریاد
 کرتی رہی اور اجنبی نگاہ قہر سے اویس دیکھا اور بہت سا
 خیر کا خوف پایا کہ اس کو اک میں ڈال دیا کہ اس کی بوس
 اس میں نرمی اور بہانہ کی صحبت کے قابل ہوئی اور یوں
 دو دن میں اوس نے سترن باغ اٹھائے اور یا سمن سے
 ترانے کو انون نامہ دیا جسے باہر لے آئے تھے وہاں دیباچہ
 بہ کار آئے ہو گئے۔ جل گیا عاصی تو کہا غمی کو اویس
 جسم ترانہ دیکھتے ہی یاد کو گلشن میں مانتے خلیل بعد
 اویس کے بانی کچھ مترنشا ہو کر اوس پر چڑھا فی الغرض اوشی
 اور بہت اسلی پر مجلس میں ناخوشی لگی پہلی شہر کے
 اہل مجلس کے دل کو باماں کیا اور ایک آدھ روتے میں قاتل
 دیکھی جانو نکور وند ڈالا غرض ناچنے کا جو حق نہا سوادا
 کہ یہ مجلس کے مجلس کو مٹا دیا پھر تودہ دہ کی صدا اڑی

مونس سے ملنے لگی اور افریقہ اور بحیرہ کا انداز پر
 سے بند ہوئی تب وہ کادلی ادا بجا لگا کہ اب سے
 رخصت ہوئی اور اس سے پہلے اسے باغ میں سورہی
 تھی کو اپنے معمول ہوا دینی سنگار کیا لوگ بھی اندر تیار
 اپنے اپنے کام و ہندقی میں لگ گئے اچھے صبح مر رات وہ عورت
 حور و نگہ بدین چلی تو لاچار اپنے نہیں آگ میں جلاتی رہ
 راجہ صاحب و راجہ گائی جہد توڑ لے رات باقی رات تک
 ہولرائی اور گھاسیا حوض میں نہ آکر اس میں دریا بہا جوتی
 سچم انیسویں ہوتی اور اپنے جھکوتہ میں آتی وہاں
 اوسنے کیا چلنا سدا کا پھوڑا وہاں لکھن دیر کا سیر
 اپنے کو وہ بہت جلاتی سیراں کو وہ خاکستر بناتی رہ
 عاسق سے لکھن وہ لہرہ یا غرق اوکھا تیار رکھو اور جو چاہے
 اپنے دل میں ٹھہانی وہ ہر رات کدہ میں اپ جاتی گوارش ہو کو
 نالواران

وہاں سوزان آسمان کا تابش پر سوز پڑا جس سے ہر شے سو
جھکی ہوئی تھی اور ہر جاندار کی سب طبیعت بالذات پرست ہوا وہ
ہرگز اس باگ کی خبر نہ تھی ایک رات کا آؤری اور بکاوا تو اسے
معمو طور پر دیکھ رہا تھا کہ اچانک ہی اس کی آنکھوں پر سیاہی پڑی
انکھ پہلے کچھ ہلنگ بر او سیٹھ پڑی پھر طرف سے ہوا کی جھلکی
دھڑکائی اس کی آنکھوں نے تڑپنا شروع کیا وہ تڑپنا شروع کیا
سو تڑپنے میں اٹھتا اور یہاں تک کہ وہ تڑپنے کی وجہ سے ہوا کی
اثر سے اس کی حالت میں سو گیا بعد ازاں کی بکاوا کی آواز
آئی وہ تڑپ کر اڑ گیا اس کی سانس پوری صحت پر تاج الدولہ کے ہونے جو
اوسکو اپنے ساتھ لے کر اڑ گیا وہ لڑنے سے بچ کر اسی کے دم پر پڑا
اور اوس کے راز کو مطلق نہ کہو لا ملکہ اس کی جھلکیاں اور
درست سے رات اس کی آنکھ کی جھلکیاں سے کچھ بکاوا کے مبادا انکھ
انکھ جادوی اور وہ ہمہ جہت کا چہرہ ہی غرض اسی رات کو

بہر اچھو وجود ہوا بکاوی اوٹھ کر بنا دو کوئی لگی سنا ہوا جیسے
 جیسے جا کر اوٹھ گیا یا بکر بڑے رات تینے من وہ ہی اگر سوار ہوئی
 اور پرہیزی اویسے اوتیج الملوک اویسے تابی من شک گیا
 پھر اس قدر بلند ہوا زمین ہاویسے نظر انی پے رہ کیے ندان راہ
 اندر ایک دوازہ ہر جا اوٹھ کر ایک طرف کو کھڑی ہو رہی اور یہ
 ہی الگ ہو رخصاوی قدرت کا تماشہ دیکھنے دیکھا خوش حسن
 طرف بڑی تابی اور ہر پرہیزی جیسے کچھ دیکھا ہی دیتے تابی
 ہر طرف سے اواز سے قسم کھانے و کھلی اور رانگوں کی جو تمام و
 رستہ تابی متصل چلی اتنی تابی حاصل یہ ہی کرتا ہوا ملک
 وہ کچھ دیکھا جو کہی نہ دیکھا تھا اور وہ سنا جو کہی نہ سنا تھا
 یہی کس سارہ گیا اتنے من لٹتے پرہیزان دوڑیں اور بکاوی کو
 اوٹھ اٹھانے من ڈال دیا وہ محل پر رہا کہ وہ محل پر جا رہا
 نوادہ دیکھ رہا سب کو یہ ہوا کہ ہوا اختیار و نوادہ کہی لگا

اور یہ من

اور جس یون کہتا تھا کہ حیف ہی اس وقت میں ہوا نہ کہ مانتا
ہی طاقت بہان بہتا کہ اوشش شمر و کماستہ جلتا اور
ہو مگر کہہ کر کیا اوسے مانتا کہ کہوں کہ یہ بس نہیں نہ قدرت قہر
ہی نہ جالہ داد کی ہی یہ کہہ کر اوسے اور کہیں میں تباہ اور میں
میں سے ایک بڑی فی پانی پر گھر ہوا اسی کہہ کر کانی سے
زندہ ہوئی اور اچھا مجلس میں اسی شہزادہ ہی اسی
بھی لگا ہوا جلا آیا اور اڑ گیا اور ہم تباہی سے بچا
تہا کہ یہ نہ بچا نا کہ یہ کون ہی اور کیوں کہ وہ یہ اتفاق کیا
بکنا و چہ نہ ضعیف تھا سب نا توانی کا اچھی طرح یہ کہہ
تباہ و فنی فنی ناحیہ تھی اور بار بار تھی یہ تباہ
بہ حال و چہ نہ چہ ہوا آخر وہ نہ سکا سا زندہ بکا کا
چہ کہہ کر کہا کہ بڑی دینی ہو تو ایک دولہن میں بکا
کہ اسی کا نام میں جلاک ہوا ہوں اور سب اور سب نعمت

جانا بگنا و چکو و دینوں حوالہ لیا نہ اوس کا بانی تھا اور
 اوس کی دام محبت میں افتار موافق اوس کا عزم اس کی کج
 لگا پر تو کیفیت ناچنے بجا یہ بڑی کہ در و دیوار سے مناد کی
 صد انی لگی را جی ہی یہاں تک کہ وہ خود ہوا اپنے کالی کا نو
 لکھا ہوا رگہ رگہ دیکھو عنایت کیا وہ ناچنے ناچتے جو بھی
 بیٹے چلتے کیا و چکو و حوالہ کیا بعد اوس کی مجلس الگ و تنگ
 بر خاست ہوئی سا بڑا وہ جس طرح کیا تھا اوس طرح اپنے
 بالوں پر ایک کا دلی گلاب کا حوض کا طرف گئی یہ خوب گاہ
 جانو ہا لیکن صبح کا وقت اوشا تو سکراتا اوشا بڑی ہی بوجھا
 غیر عادت سکراتی کا کیا سبب ہی اوس نے کہا کہ رات کو ایک
 عیب یہ عجیب دیکھا ہی اوس واسطہ پر کڑی مجھوسہ امی ہی
 کہنے لگی خدا خوب کر ہی پر میں بھی تو سنوٹ لیا و لیکن یہی تیج
 الملوک بر ایسہ دیکھا ہی کہ او بار اٹکو تو لہستہ اتی ہی اوجھی
 فرشتوں

خبر نہیں کرتا کہ کادی یہ سند ڈری کہ سداوہ یہ پیدا سپر
کہلا ہوا اور انما یہی میری ساتھ گیا ہو وہیں لگ بڑی
کہ جس سارے سے یہ کہنے لگے کہ وہی کہہ دیکھا یا نہیں
بولا کہ کج گزشتہ یہی تری مہمہ نہ کیا ہوں اس طرح
کہ بیان ایک خاتون کو اس سہ سداوہ ہو اور میں نے
لشکا ہوا کہ یہ بس اس کی ہفتہ کی کہ خوابی بات ہو
ہاں اختیار نہیں کہ بہت خواب و خیال ہی کون مفادہ کی
بکا ملی ہوئی تھی میری سرسوں جو دیکھا ہی سب کا سب
کہ عرض ناچ الماوت تہوڑا کہتا ہے چکا ہو رہتا اور وہ سو گند
وہی ہی جو جیتے جاتی افسار انا جو اول سے وہ تو کہہ سنایا
اور وہ ارادہ کا جٹ ہو اٹھ کے تکی سی امکاں کہ نہ کیا
دیانت تو یہی ہے اجنا یا اجڑ گیا اور سن ہو گیا ہو اٹھ
ہو یا ایسا کہ وہ یہ تو فی کیا کیا اسلوسہ تو یہ تو یہ تو

۷۶
عن خوسه الغرض در زبانی لگاؤ و انشنان صاحب لگی اور پینہ

ہوئی کہ سیکسب کو ورجھا ہے لگی اور اجنبی چہ ہے لکھا

اور پینہ میں فرمایا کہ مالک جو مالک جانتے ہی

انجی با لگی محروم ہو گا کہ نادانی اور اب چالا کر

عوض کیا نہ ہا راجہ لی دورا نہ لکھا ہے جو کمالی نہیں

اور کھنڈ کھنڈ دھن دھن ہونے لگا ہے کہ نادانی تو خیر (۷۷)

اور پینہ اور زبانی سمیت ہے کہ سچ کہ اچھہ برہم ہوا اور

سبھراویلی طرف غرض ہے کہ دیکھ کر بولا ہی اور مزاد تو ہے

اسکو چاہتا ہی اور یہ بھی چاہتے ہی بہت اچھا تھا اسکا

فراچکہ تولدت اوٹھا تو چاہتا ہی کہ بکا دی ایسے پر کیوں

گھنٹ و نصف یہ ایسے لکھا دی اور اپنی بھلاں گرم کری ہو

ہو چاہو لگا دیکھ اور نہ ہو نہ چھو لکھا ہی استاء کیا

رود ہمارے کما ہوں جا رہے بلکہ یہی مالکین

بارہ برس تک تیرا بچہ کا دہرہ پوہا ہی گایا حرف جو میں اور
 سسک لگی موندے لکلاؤ نہیں وہ سہا میں اور سہا نہیں شادی ہو کر
 اوس پہ ہو گئے سہا سہا ازل سے ہی تیرے لئے تھی
 وغنی ہوئی ہی تو ام ٹنگ اور اسی ہی تیرا بچہ
 خزان ری ہی نگہ رہ رہ رہی باج سہا ہی نگہ ہو خاک
 پر بستہ تباہی نگہ سہا ہی سہا ہی نگہوں سے ہزار
 داغ دیکھی تیرا کچھ چوڑا تیرا عیش ہوئی تیرا زہن اب اور
 سکا علیہ ہوئی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی
 اور بیک ویا پر تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی
 اور تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی
 کہتے ہیں کہ بکا دلی نوراجہ اندکی سہا ہے یہ تیرا بچہ
 دماغ غایب ہو گئی اور سہا دماغ ہر ماہیکہ اعتبار سے
 لوشیا لکات اور سکھ پر بندنی اور تیرا ہی تیرا ہی

میں جاڑا تھیں روزگ تو سپہ نہ رہا چوتھی دن جو کہ گئی
فوجا رہا وہاں سے جا رہی تھیں طرف سے رو یا جا جا رہی
نہ غیر ایک درخت سے بوجھ لگا ایک دن

اوسے طع ایک روز وہ کتاب ہر جا پہنچا جا طرف
اوسکی سب سے بہت لیا وہ بوجھ سے ہو گئی
سین اور مودہ اور وہ یہی ہے کہ اوسکی سار اوسکی ایک
مساحت تو وہاں دم لیا بعد اوسکی لگا ایک سار اور وہ

کی نئی پڑھا اور چھوٹے اجنبی لکھو میں سو کیا ناگاہ لیا یہاں
(78) کہ اوسکے احوال سے وہ افسانہ تھا وہ یہی وہاں ان کے

اور اوسے تالاب میں نہاد ہو کر اپنا مال سو کیا لکھ
انہیں سے یہ لکھ رہا تھا وہ ہر جا پہنچا یہی سار

یہی نام لکھا سکا یہی ہی ہی نام لکھا لکھیں

یہی لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

خونبار ہو جا تمہیں بڑھینے لوم یی کہ بھگوانی بھائی او بکا دل

اسکا حال نہاد دیکر کہ کہ وہ پیر یا بولاجی بھگوانی بھگوانی

دیکھا کہ گھنای کہ سگھریف بین ایک

نیکی کا دہر پتھر کا ہو گیا یی کہ

بھگوانی اور جد پیر آئی بھگوانی

بی اور کتے دوری او نہونی جواب بری

خوف بر اومی اگر ساری بھر جلی تب ہی بھگوانی

تاج الملک بہ بند مایوس ہو اور زندگی سے بات اوہا

تنگین ماری دکا اور پتھر دے سر پوڑنی لگا بیرون او کی

حال پر رحم کیا اپنی بھگوانی کہ اس وقت رجسٹر

وہاں تک بھو چایا جیسے الی او کی بھگوانی

سو ہو گاندان او سی بی اور

بھگوانی ایک بھگوانی

تو کی دیکھتا ہی را کہ کہ اس کے ساتھ ساتھ زمین پر آبادی اور
عالمی ہوس کا سودا ہی رہتی ہو وہ بھی سب جو ہوتو
جہاں اور ملی ایسے قدموزوں کہ دیکھنے والی ادنی
نظارہ سے محظوظ ہو جائے یہ سید کرتی کرتی بازار کی طرح
جگہ گدار میں ایسے ہیں جو حار و سرد و خشک و چھلکے
کہ تو نام کو نہ ہے شہر اور ان کی بوجہ زمین دیر میں بے لگاؤ
کہ راجہ پور میں جو اس ملک کا دنیائی اوسیکہ نہادو
لگا چاری ہوں محتاج الملک نے بوجہ مال اس شہر میں
کیے تھا کہ وہی مندر میں جتنے کہ مشہور معروف ہی برعین نے
ساد ہی پر یہ کہا کہ تھوڑی دنوں سے وہیں کے طرف دنیا کا
کنارہ کیا ۔ نہایت تہ پید ہوئی دیکھو یہ اس کا دروازہ
نہیں کہلنا کوئی نہا جاتا کہ زمین کیسی ہی جہلہ
یہ بات سن کر جو اس میں ہوا اور اس کا دربار کی انار

معشہ پیکار دوازہ ہریشہ راہہ انت گرا اوکسی اسے
 لیواری یکایک کھل گئے تاج الملوہ اندر کبار نکادی
 ادی صورت بہرہ اور ادی بصورت
 لگائی بانو پستائی پستی کورنگہ کرت سے بوسہ
 کیونکہ ریا اوسے تمام اجر الہیہ رب ہی رات دو دو ہاتھ
 نمن مستعمل ہو رہی جب سحر اس لگی کا حلی نہ ملانہ
 سب کبار استو جانیانے اگر اختاب نکل آئے گا تو میری
 طرح تو بھی ہو جاوے گا بعد اسی ایک موتی اپنے کان کا کھانچا
 لگا دے گا دیکھو یا رب بوجھل سے پھلر اسیاوت درست اور
 چند ہی اوقات کاٹ تاج الملوہ اوسے لیدر شہر من
 ابا اوکے ہزار روپہ کو پھلر ایک حویلی جگہ بی اسباب
 ضروری اسبابا لکے خدمتگار نو لہی جوت رات ہوتی
 بکا دی کیا پاس چانا او ونگو مکا غنہ ناما آسے طرح
 لکھو

خدمت گذار گیتی اسمی بعضی سخاوت مناسبتی که سازد

ششاد و بیستی او سبک و سبکی که درانی الی الیک

و نهین یکسانه سبکی که درانی الی الیک

سوره و با سبکی که درانی الی الیک

به شخص اربابان سبکی که درانی الی الیک

هوئی من خدای سبکی که درانی الی الیک

امتن به سبکی که درانی الی الیک

سبکی که درانی الی الیک

فادک و ان سبکی که درانی الی الیک

بسته و سبکی که درانی الی الیک

عورت سبکی که درانی الی الیک

موند و سبکی که درانی الی الیک

که سبکی که درانی الی الیک

که سبکی که درانی الی الیک

اوسکی جی حب قد رشک کلامی سید غیب ایسا ہی مضمون
وزیر انکھ میں اوسکی تلمیح ملدی ہے اور جلال
شنگ ناموسی پہلی کہو دیوی اویس

لیکھی لا قصہ کہنا ہ ایک رہ رہ کر اب یہی قاتل لہو
مسلمان و دوسری اوسکی گورنفرین ہن ایک کا نام
چینل ادرود سرکا نرنا غرض میں ان بھائی پیر
و اخلاص و بی و کیجے ہن سونا سہنا کر سہرا سزات
ایک ہی جگہ اور اپنی اپنی پہلے ہر ایک مختاری جیسے
کری اویس سی ہو گیا اوسمین دخل نہ ہن لیکن
امتلک کوئی ادب کا منظور نظر ہو اہو اور اونی اکہ
کوئی نہیں شہر استہزادہ یہ سند حکما ہر زما اتعالم
مردودہ آدہ بیابان عشق اوسر جو سہاوت کی محل
حاکم تلمیح لائی اوسکی اگر خیار کو بدل و لکھتے تیا

اور دیوانی

[illegible]

سوار جنگ و دیکھ کر یہ حارث اتنی تیر تیرا ہی اگر فرستے ہی تو
 تیری دام سے جانیں نکٹا دیکھ تو ایسا ہی جان
 نہیں کہ ہل سکی اور یا قدم ہی جل نہ سکے
 کتنے اڑیے احوال تھکتا ہے واسطے ہی وہ عجیب ایک
 سوخی وطن زری ہے ای اورانی ہی سنو بیگم کو ٹیکا
 شکار بند پڑ گئیے لگی اتنی جاننا کہ یہ شہر معتد بنا
 ہی غاصتو گو سولی دینار و ای یہاں کی ہریر و مع عذر
 کو ہی ایک بار زلف کا اور ایسے ہالتے ہیں اور ایک
 نگاہ ناز سے خال ہر گرا دیتے ہیں بس تو کس چرا
 اور دلیری ہے امید ہر اور ہر تابی اور بادشاہوں کی محال
 ہر دید بازی کرتا ہی مگر اتنے کاہر کالای جو سمع و سنا
 خون دیکھو گیندانا ہی اور سنگد لگی علی جو نہ مانتا ہی ماری
 کہو کہ ہے تابی اور کہا نکار منہ والا ہی اسے حسب و نسب
 اور وطن

اور وطن سے محی اکاہ لفظ الملک اوسکی باتو لیسے

تا کہ کیا کہ کسکو بھی بھی یی ای جمک جائے نہ سے

بائیں دست بنائیں وطن تو میرا مطلع خوب لیسے

دوسرے ترخی اور ناد میرا باوٹا ہو کی سے کا افسر

تو سچی ای ہی اویسے جا کر کہ کہ میرا دھرت زو کی طرف

خیاں نکریا اور میرے سودا ہی بہ بہ لڑا ہوا مان نہ ہیا

دوسرے سے چاہتے تیرا دینا ہوا تا کہ وہ سپر کہ جو خزان ہو

وہ ہستنا جان گئے کہ وطن اوسکا رشتہ تان ہی اور نام تاج

الملوک حالی نسب ہی غرض کلام احوال دریاخت جزاوت

ایمان کیا ہے تو سبزا وہ رنگ ہے کہ کالیہ اسل سلتا

اور اوسکی زیر جھکی ہو کھٹنا چہر اوت اوسکی فرات سے جو ہو

رات کی خانہ کا مانند گشت الہی اور اوسکی دور دھم سے دلی وطن

کھنکھی اور اوسکی وہ دھم سے چند روز تو یہ رہا چار ما افسر

کہل گیا وہاں تک کہ باپ بھی مٹی سے بنا تھا اور اجنی
 کا لڑ بڑی ہوٹا یا بچہ کا ریلوے اور شہر کا وہ باپ بھی کہ
 لڑکی کی نسبت کا معام اوکو دھونی اور اوسکی ہر طرح سے
 لہیا لہوی انصاف دینے جا کر جہیز میں کا پیغام پہنچا
 کہ دیا اور اوسر گل اندام کیا جس کا بیان کیا اوسنی تمام
 کہاں سنکر یہ جواب دیا میری طرف سے بجا سلام نیاز اور
 خدمت میں عرض کریں کہ جو کوئی قبایلی سا بیادرتاج سے
 پیش آیا ہو اور بچہ مسخو کا اور خرقہ فقیری کا اختیار کریں
 اور وہی ہنگام سے کنارہ گیری اوسکی بابائی کا خیل
 کرنا فی الحقیقت بابائی نفوس بنانا اور ہوا کو گرہ میں پائنا
 یہ کہنا اور اوسکو رخصت کیا دلائی تاج و تاج و تاج کے انکار کرنی
 کی کیفیت راجہ سے اگر عرض کیا جہیز میں اوسکی اغلا کرنی
 سے متفق ہوا اور وزیر کی مسرت سے دوسرے عرض کرنا کہ
 ویر

غریب بی خافان کج اگر بنا و پناه ایستایطیع در جای نو گنایری
بیت بی آب و یکنه میان اسکو کس کلمات بر در تار تار
از کین و کینا مراد قلم بون افروز ده حکما و حدیث است که
بود که سبزه زده و یکو چوبی قیمت لگا اگر گنایری برای او
کام او کی باشد بی یون نکالنه نقد حاج الملو کفر ج
بی احتیاج هوئی جانان بجه نکاد بیست مائلی رستم و نه
کامی این را من در کینا بود اید ایا جراج کو بدو ایا او را نکود
اورده انکال کز خم بر ورم لگو ایا جب اجبا بود بازار زمین او
بیکی جوهری و یکو چوبان ہوئی وزیر کو جابر خبری که یک شخص
ارپا جوهر بیخته لای که بمن ساری عمر نهان و یکما او سوای
با و یکما گوی وادی کی قیمت بی بی وادی سلک تانی است
بی وزیر نه کنی جوان او یک سائمه ردی او دو سائمه
غریب کو ناخنی بکودار من کاد ایا و یکما او بی بی شخص

فی الفور ہوسے چوری علی علت من نصبت لگا کر قید کیا اور دو
 راجہ کو یہ فہرہ دیا کہ جو اب رہنہ دو دم خود کو روڑ گیا تھا اس
 قید سے من فی اویس بہر بکر اب یقین ہے جو اس سے
 کہوں گا اسو قبول کریگا انقصہ حب ساہراہ کور اہم حیرت من
 فی بندہ جان من نہایت تنگ کیا کہ جزاوت سے سلامتی
 قبول کری لیکن اور قید کا سستیان ہرگز خاطر من
 نہ تھا مگر بکا ویکی فراق سے بہر آب دروز سوار رہتا تھا
 و بود مسامہ کو روڑ و بود اس سرما ڈکرتا لیکن دنا نکی و انوش
 فی راجہ کا خدمت من عرض کیا کہ وہ گرفتار مانند مع نسل
 است و ن خالک پوشتای اگر اویس جلد از ان کیجے کا تو چہ
 دہشتن تر نہ تر نہ کر چایگا راجہ فی تیر کہ جواب نہ دیا لیکن
 بیتہ کو کہد ہی کہ چار دینے جہ الہی شمع کا پرتو اس پر دین
 شاید مجھ پر ہر داند و در پیکل حاوی امد متاع غرور او سکا
 حال جاری

وہی جاوی چیز ازلت یہ بات مسئلہ بہایت مسلما ہوئی جدا
تینوں اور اس کے کیا افدہ سن مادر زائد کو زیب و زینت و
کوہیا پر نرغہ اور چیدہ ہی بن نہیں کر رہے ہیں مگر یہی کیا مانتے
اوس مادر و کیا ساقی ہوئی غرض تینوں سے آزاد ہوئی یا
ابہوئی گئیے زندہ افسانہ و مسلک زلفانہ و مان جا
یوسف ثانی جو دیکھیں برای شکوہ لائی تھی جو جو رکھا
فی الفور اوس کے الگ ادا کو وہ کیا تباہی دیا ان سے کہ
عفتہ دہ تہی برگ کل سے خوشتر بہر ایسے اعدا
دیکھا ہی کہ چاندی چاند کیا جن سے لچائی رخ گل رنگ کا
وہ در دیکھا یا چمکے جس کے سورج کو جلایا سو دیکھا یا
عطر سے باسوں اپنے شکنی مہکے سر منگی منکھن یا
پہر اٹھو مکی و سیاہ کسا و دبا دہم عیوض خبر نہ دوزخ
سیر فام ارکھا سب رخ پر اوسکی اگر کہ اسکا اپنی فراہ

وہ گلروہوی کا کہا انا رسو مخفی: احاطت اتنی ہی تسلیم
 دہیائی حضرت ہذا کی نظر میں اور غنیمت کیسے ہر
 نہ ہر ایسا لفظ کہ ہر جزا و سبکی نظر و غنیمت کہیں انقصہ نہ
 چیز اوست ہی دیکھا کہ جسم جادو اربعہ اربوبہ کہ نہ ہو سکا تب
 بیضاقت ہو کر سائز کی ایگی گزری اور تریبی لگی بیان کہ
 ہر اوہ کیا دیکھو یہی کہ ہر صدمہ ہو جائی اختیار اوہ نہ کہ ہر اوہ
 اور اوہ کو ہوش میں کہ آج آبلہ سادی ہی قبول کیا
 کیونکہ وہ اسکی خاطر داری اور رضا مندی کی سطح
 رہا ہی نہ لکھی نہ ملانی فی العورینہ خوشخبری راہ کو ہو جائی
 کہ چیز اوست گل مروی ہے ہر ہوی نہ کہ میں ایگی جہش
 فی وہم سائز کو بند جائز ہے لکھو اگر حمام کر دیا اور
 خلوت سائز صحت فرمایا کہ ایک مکان ہوا جس میں
 دیا اور نیک ساعت دیکھ کر اپنے خانہ ایگی رسم کی موقوف
 اولی

مفتی کواکس احمد علی شاہ

[illegible]

یہ دامنِ فدا میرا جسم کا

میں تھا کہ پہر سہیلی بالوید رہت مانتا ہے
عجب دامنِ مستور میں گر گئی تھی میری غمِ بول
کیسے بولیں جو جہانی نگاہی پہ سنبھلی کہ مروت غم کی
شب دور و دور سوزِ دل و دل پہ جلی اور عاشقِ بڑا رنگِ دلدار
جہاں تھی وہ ماقامت میں ہو کر تھی وہ جہاں تھی نامِ جہاں
اگر کہ پڑی وہ بزمِ شہرِ جہاں تھی میری سہیل
نہ ہو کہ جو کہ گئی تھی باغِ مشکِ سیرِ رخسارِ گلزار
سینے ادا سینے جو لگا بد بسا کا سینے ڈر پادہ غرض اپنے
مناں پہیر چوں تھیں سمجھاں بڑی ہے لگا کر غمِ یوں دین
قال اگر کہ میں ہوں کہ کششِ ظہر پہ تاثیر اب بدوین
خیال ایسے دامنِ شہاں ویرِ بجان اگر کہ ہوں میں شہاں
درا تیرا ہوں ولی بندہ جانِ تبارِ بلا شبہ ہوں مالک

سایه

نوع صفت بیرون

سایه است که جلوه می کند در این عالم

سایه است که بی تو نیست و از کجاست

کوی بی تو بیانی نیست و از کجاست

باز در این عالم بی تو نیست و از کجاست

باز در این عالم بی تو نیست و از کجاست

جگه من بی تو نیست و از کجاست

باز در این عالم بی تو نیست و از کجاست

باز در این عالم بی تو نیست و از کجاست

باز در این عالم بی تو نیست و از کجاست

باز در این عالم بی تو نیست و از کجاست

باز در این عالم بی تو نیست و از کجاست

باز در این عالم بی تو نیست و از کجاست

کام پروردگار

دیکه... او ستم...

نیز...

فقط...

یه...

له...

کار...

نمی...

فصل...

لوتای...

محبت...

عمیس...

رئی...

کون

کلمی

سنا سو سینے اس طو قاجب کلام

جہاں دم بسودید پر یک روئی لگا

جو پڑی روئی لگا ہری لئی جو دیکھا اور

روئی لئی اختیار یہ جا

اور اسی لئی

ایک ادما

سرور کلمی

جہاں گورہ رہا فقط سینی

خفا ہونی وانی

بلش عتوں

سنا سو سینے اس طو قاجب کلام

جہاں دم بسودید پر یک روئی لگا

جو پڑی روئی لگا ہری لئی جو دیکھا اور

روئی لئی اختیار یہ جا

اور اسی لئی

اور ہر سید ناز ناز تھا اور ان پر کس شاندار و شرف

سچ مندرت نمود و تاج الملک نے ماجر اقمید

سنا دیار کے افسانہ زار زبان کیا ورا و سوا ایدہ و یمن

یہاں کہ ورت بتیڑا کہو دیا اس کے لئے نمودار ہوئی تاج الملک

کہ آیا اور جتر او سے بنگلہ بر سر در و ہذا افسانہ پر اب

بکارتی پاس جاتا اور ونگو ورت

من کا

جہیز تہا ورت

موجود اس تجارت یا میری و لکھ کر

نقد اور اسکی زمین محاکمہ حلالی نہیں

و لار ام کہ کہیں میں اور تفاوت ہو رہ چم

الغہ ایک دن جتر او فی سلاوی دالکے بہت

باب سے کیا اور اسکی بی اوت

راہی گئے جاسے جس سے خدا چاہی لگائی رہا جاسکو

بنی عامر سے کہا ان دو بیٹوں کو کہہ دو

— 10 —

دینی پند و اندرز در احوال ہوا و رہی

مجلس شورای اسلامی

۱۱. سید سید علی بن ابی طالب

10

مستدرکات

برکاتہ بن ڈال۔ سب سے پہلے

جو دین گیتا تو اور مسکاف ان شیبا (۴)

تہذیب نشد و بین غلام بر نوشتن آنگاه بر پیر ہوا

اسی کی موتوں کا رویہ

سی پناہ محمدیہ پورہ

امس اس پر ہر کام کی اپنی اماندائیں ہر ایک کا پیڑی چھوڑ

سچے بچے والے ہونے کی سی مہی

ایسا نوشتہ گئیے ہیں اور میرا

کیونکہ مسوئدوں سے ملکہ ہے

ای جان تیرا بوج آید

نہیں یہ ایک جادو کی بات ہے۔

۱۳۳۳

— 10 —

ابو حمزہ - عمر فاروق رضی اللہ عنہما

ہوڑوئی کا ہی حاصل کم نہ دیکھنا ہے

جہانی و قریبی عزیزان کی طرف سے حاصل

بیانی بنیاد و اصول و عمیق امیدوار

وہ مویا کی ہڈی سے نکلتا ہے

و بحضرت خیر و برادر ابراهیم علی بن علی

المؤمنين بالله واليوم الآخر

کتابخانه و اسناد ملی ایران

وہ جو ان کے لئے ہے

.....

540

مجلس

بہترین دوست میں ملو گے

یا ان کی سبھی چیزیں

یہ وہ بانجھ تھی خدائی و

سوئی اور نومہ گنبد ایک لڑکیاں یا بکر جب کہ سنی کہ

میں چراغ ہزار ہا تہا اوکس سے محروم

ہوا ہزار ہا دھوم برائے کہ ایک لڑکیاں

تا بیک ایک لڑکیاں ایسے نہ ہوا

حسکی تقریر بخیر کہ یہ ہے نہ

ایسے کہ اسکی مہربانیاں

جانہ دی

۱۹۱۵

بادشاہی جوتن

مطابق اسے معلوم

دہنہ اسکی مانا

بدرخصت کہا اور

۱۹۱۵

برو کر اگر ناجیب وہ سنا نہ پرست
سب سناو کی پیغام ک عدائی لگی نہیں وہ اس سناو
سجے کہ پناہ دہانی سکی پرورس ک دار طاعت کہ پناہ
نہیں جانے والی اور کس کی مہلوری
جان پر اسے سبکہ نہ جواب دیا اور پناہ پائی کہنا کہ سنا
دقت دور
ہمیں پسند کر لیں اور سنی سناو
ہمیں پسند کر لیں اور سنی سناو
الحمد للہ
ہمیں پسند کر لیں اور سنی سناو
ہمیں پسند کر لیں اور سنی سناو
ہمیں پسند کر لیں اور سنی سناو
ہمیں پسند کر لیں اور سنی سناو
ہمیں پسند کر لیں اور سنی سناو
ہمیں پسند کر لیں اور سنی سناو

مسند رکھی تھی کہ سنو یا میرا نام بکاؤنی ؟
 مون تم اس سے کیا اندیشہ کرو سب طرح سے خارج
 رکھو کہ گناہ نگاہ کا جگہ اور سر پہی اور دیکھی بھاؤ امکا
 ان سنا ۔ افسری سنو ان کیو لہلہ بھجورہ
 ہیالہ وقت بکری کسان بجا رہے ہو یا مشاطہ
 اگر سب ماجرا حضور میں عرض
 مئی جو شکا پہوں گیا اور
 ان کے
 آخر ہوی
 اور سمجھ ہی ہی
 قلم سے کہ معیہ تختہ
 ہوا کہ مناجات بن
 میں دینے دانوں تمہارے کہ تمہارا

ہوئی ۔ بعد ازیں بادشاہ نے ہزار گھوڑوں اور سواروں کا
گھڑا کر کے اپنے مالدار اسکو لکھانے سے منع فرمایا
اور سخت ہوشی اور سخت پر سوار ہوشی برپا میں فی الفور اسکو
لوٹنا کہ روٹی اور جس جگہ تاج املاک اور ہندو
وہیل و چند لوہے پٹھانوں اور ترین لکھا واپس سبکو
وہیں تھوڑا ہے کہیں اندر جائیے اور یہ سب چیزیں
کامات کے ہونے سے منع کیا کہ گلی لکھ لکھ وہ اسکی
دیہی پھر لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
وہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
نہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
کرمی ہو وہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
نہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
نہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
نہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

اس وقت بکاوانی فی ہر جو کو اس وقت سے کہ ایک ٹاپ ہو
 نقل کرتی ہیں کہ چنانچہ اس سگدیہ کے پیر پونے علی
 نومی اسیر میں وہ سوم بڑ گینے لوگ بڑ بڑا ہوا گئے ہیں
 کہ کہ راجہ مضطرب بہ کر مٹی یا محل میں وہ رہا دیا ویکٹ
 می اس کے ساتھ ساتھ اس وقت کی لے اوٹ کر چند قدم اٹھ کر
 اور اپنے مسند پر لے کر بیٹھا یہ اسناد اور بکاوانی کا احوال
 محفل کے سنایا وہ پہلی تو بہت سا کراہا پھر نہایت خوش
 ہوا اور چتر اوت کا نام نہ کر بکاوانی کی ہاتھ میں دیا اور کہا
 کہ یہ میری ایک موتی ہستی ہی میری برستار کی واسطہ ہوتا
 ہوں توقع کہ اس پر نظر مبرا کی رکھو اور اس ہی موتی کی جان
 کہ کہ حضرت ہو گیا تاج الملوک تخت پر سوار ہوا بکاوانی
 اور چتر اوت دھندلے میں شین نزل اور چتر اوت سے
 بعد اس کی پرہیز تخت کوئی اور میں باقی تاج انداز
 علی

مملکتی پادشاهی بر کعبه و یادگار دلی او چهره اوت جوین اندرین
و درین زمین الملوک کویر کا پشته بهرام نام و کنگار
بین و در هر کا علقه او سیکو تنها غنایید و درایا و درایا
حال اگر این نام و در این بنایا ملاح الملوک سزاوس مرتبت
سید نورانی پیر و در این دلی و در این هوادند و در این
و در این سزا و در این سزا و در این سزا و در این سزا
سید پیر این سزا و در این سزا و در این سزا و در این سزا
و در این سزا و در این سزا و در این سزا و در این سزا
مصور نگارستان عشق اس قصه کا تصویر صفی کا غنایون
بجایا که تاج الملوک سزا و در سزا و در سزا و در سزا
کو فرده این سزا و در این سزا و در این سزا و در این سزا
افسرده تنها تازه هوا چنانچه فیروز شاه فی موجد مملو
دری جا و در این سزا و در این سزا و در این سزا و در این سزا

و حسن از امجد و اعز ابروی غمناک سیاه و دل و زبان
 زبانه و خاص محل کوه دیکر بری کرد و فواید گریه جلد
 او این دهن و زبان ملک نگارین ادراد سیاه گرد و لوح
 این گزیت آفتاب و ابروی بی هوئی کوه و شکی جلد
 باری تاج المور و ابروی دیکر دیدار سیاه سیاهی
 هوئی ادراد بر ایک کوه سیاه و الم یک کوه و دهن
 تن و روز یک حسن و ابروی دهرات هو ایلیا و ابروی
 بر ایک ساد و خورم و حضرت هو کر این این ملک و ابرو
 ملک و کادی فی روح اعز و کوه و ابروی او سیاه و
 حفظ زندگانی او و ابروی او ایام جلد و سیاهی
 بسند و سیاه و ابروی عقیق و الا این خوارگاه مقرر
 بکر و سیاه و ابروی عقیق و الا این خوارگاه مقرر
 گفتگوی بعد و سیاهی خوارگاه و ابروی او سیاه و ابروی او

نقل کی کہ ریح افزائی جوئی سونی میں گھر یک بار اتفاقاً چار دی
نبی ہو سکی ہو ان میں ایک کو پہلے دروازے کے ساتھ ہی
اس وقت جتنی یا سیر کرتا ہوا ہوا وہ جا نکالا جوں نگاہ
اوسپر جا پڑی پہلی تو سمجھی کہ کالا ایتنا مچ موہ رہا ہے
چوٹا جانا ہی پر مغز ہو گیا تو معلوم کیا کہ کسی جوئی
محل چمکتی تھیں نہ چار کشتیاں بیکار ہوئی ہوا دروازے
اوسکی جوئی تھیں ہی لیکن وہیں اوسکا نام رات پہنچتا
کہتا تھا اور وہ کچھ کچھ روبرو ہی کھینچا ہوا تھا
کھینچا فی مکان میں کون سوتا ہی اوسنے کہا وہ ریح
افزائی خواب گاہ ہی سنتی ہی اوسکی عورت کا ہوا
پہر ایک سیر میں چلا ہوا اور اوسکی زنجیر لٹک رہی
تھی لگا جتنا بچہ دوسرے یادوں اور رات جا وقت گزرتا
ماڑ کر اوس مکان میں جا اترتا دیکھتا تھا

کہانی کہ وہ رنک حور ایک سو فی یکا ہلنگ پر ت ناز سے
 ہی یہ کہنے لگی وہ ایک لکھنوی تھی بلکہ بھونکے ہوئے
 تو کہو اوس سر ایکا فرا جگہ نہ تھانے اوس کا جسم ہاں
 نہ سکا پستو تھی مانتہ اوس پر ہی پید سے ہم اغوش ہو کر
 چسپان بیٹے لگا دو ہوا اٹلہ اوس کی لہلہ گئے دیکھا ہوا
 ہی اگر ہستائے حق و سکا اوس کی شیشہ دلا ہی جو اوج کا
 تہا نیکن اتنے چالاک کی وسیا کی اوس کی طبع و رنگ ہوا
 نہ ہی بہت سا چٹلائی اخرو دھن طماچ مار کر اوس کی
 کہہ دی من سے چچی کر پڑا اور زار زار روتا ہوا اپنے گھر
 گیا صبح ہوتی ہی زوج اقدانی بکا دی سے رخصت ہوئی اوس
 پر چند مدت و سحاحت کا کہ چند روز اور ہی ارہ لکھنوی
 اقدانی نہ مانا اوس واسطہ کہ اگر رات یکا بات ظاہر ہوا
 تو بکا دی چچی شیشہ من دیو تھی اور بہت چسپان کی اخرو
 تھی

بھرتی اور جویرہ فردوس کو کیے لیکر بہرام کے پاس پہنچے
 جہاں سے ایک جگہ چینی اور دھوکو لیکر وہاں سے سوئی ہوئی
 لذت اوقات سلیم خانہ کی مانند چینی چھٹی ہوئی سب سے
 بے عیب سب سے بہتر یہ ہوں یہ وہ جہاں تھی اور اپنے کمر
 محو میں مل جل کر سو رہا تھا کہتے ہیں کہ بہرام راجہ لکھنؤ
 کی فراق سے یہاں تک لٹ گیا تھا کہ اسے لکھنؤ (۱۵)
 حدود کیے لکھنؤ اس بات سے کہ اسے لکھنؤ کی اور یہاں سے کہ
 اطلاع نہ تھی چنانچہ وہ بہرام کو بھیج کر لکھنؤ کی کہ وہ بہرام
 اس خیال خام سے درگزر اور اپنے دل سے یہ نہ نہ
 فاسد دور کیونکہ غیر جنس کا سحر محبت سوائے فراقی لکھ
 نمرضہن ریتا خاکاں ملی ایسے دوسرے جس سے ہمہ خرابی
 رہا لکھنؤ چیکوری اور اچھی ناحیہ ایک بی پرواہ کی سانس
 اتنی وہ دور سستی تو تاج لکھنؤ کے بات پر بخار نہاد رہی

یہ القابول کیا کہ بعد ازیں طبیعت اور سیرانی و ان ادوی اور کس
 کیا مناسبی لطیف اور کسبف ہمارے پہلی کوئی صورت
 لیکن یہاں چکا سنا کرنا کچھ حور بہت تیار کر یہ بہت ہی تیار
 نصرت کرتی ہو ماحق ممتنع نہیں جانیگی نہ کسی سے سیاہی
 جب سمن روہی فی دنیا کا کسبف کا کاشا بہر ام یا جگر
 میں چھٹائی دے تا اس کے منایت و شواری کہا ای خود خوا
 فراموش اس سمن مہم میں جسے قریب سے تیار اور کچھ مدد نہ ہو
 سکتے لیکن اگر کسی قوم میں جزیرہ فرو سہا ہے تو ہو یادوں
 پہرالی قریبی قسمت ہی وہ اسباب پر ہی راضی ہو اور کچھ
 تمام تب سمن روہی فی دنیا کو زانیگی کہہ ہی اور جتنا کہ گستا
 صیانت تیار ہوتا ہے ام اور دتا ہو ہو ایک زندگی ہو چکا
 کی مانند بنکر اور چلا بہر اس کا کاشا بہر جزیرہ فرو سہا
 لیکن اور اسے موند ہوئی جھکی کہ من کر نام اور کاشا نام

تھا اور وہی مسافر افغانی تھی اور تھی وہ مسافر
 افغانی سے نہایت خوش ہوئی اور بوجھ لگی کہ یہ جو
 فرنگی تمہاری ساتھ کون ہے اس نے کہا کہ یہ میری بیوی
 ہیں اس کا جی اس سے زندہ ہے سید کو بہت حلقہ
 اس واسطے میں تمہاری اس لائی ہوں کہ اسے جو
 طرح سیر کروادو اسے کہاہے اور اسے زور دیا
 بہر سمن و دروازہ خدمت ہو کر بکاشی کا سہاٹی اہل
 بھونے لگا کہ میں رہا اور سکودنیا کی نعمتوں کے لئے اور شفقت
 و مہربانی سے دنیا کو ایک نہیں لہجائی جائیگا تاکہ دنیا
 بکاشی کا وقت کہلاتی ہے اسے مسافر کا اسباب دیکھو
 افغانی خدمت میں جا حاضر ہوئی اس طرح چند روز گزری
 آیدور بھونے کہیں گئے تھی بہرہ میں جو کہ خانی ہایا اوکی
 مسافر کا اسباب میں سے ایک لگا لگا ہوا سیٹ پر

رشتہ لکھا اور چنانچہ نکاح ہوا۔ یہاں پر روشن چہرہ لکھنے پر
 شکوہ آئینہ چمکائی تیری عکس کچھ گیاروی آئینہ سنا دیکھو
 آئینہ کو تیری آگے یا ادب میں آگے کیج باز آؤی آئینہ غیرت
 پہ پہننے کی کریم سے چوری کر دیا کین دیکھا تو فی جان پہ
 سنوئی آئینہ ہنس کر آؤ تیری ہوی کس اور طور سے
 رقص کرنے لگی اور خود ہی آئینہ آئینہ ایک دم نہ ہوتا تیری
 حضور پرکاشی تیری عکس سے ہی روی آئینہ آئینہ نہ ہو
 آئینہ آؤت نہ مقام اور سنگار دیاں لیکر روح افزائی پاسا
 جا حاضر ہوی لکھی جوتی آگے آئینہ جو اسکی ماتہ میں دبا دوا
 بن سہذا دیلی اور غلام کی پست پر جا بڑی آؤتے کو دیکھا
 اور دل ہی دل میں دیکھو پڑا معلوم کیا رہتے رہا کی کا
 سوای پیام نہ کوئی نہیں لیکن رسالت کو کی طرح دریا
 پہنچے نا اسکی اشیا فقہان جو جلاوی اور وغدی میں دل پہ

منطقیہ یونان بخاطر ہونے والی غلط فہمی جو پھر عیسائیوں نے
 اور وہ جسے جدید اہم عقلی سائنس کے نام سے یاد کیا ہے اور جسے
 بہت جلد ہی کتب خانوں میں جو اب منظرِ عقول کے سامنے ہے وہ
 اس کا جواب لکھنے کی کھلی دیوی گناہ اس وقت معاف فرمائیے کہ
 کہ اسے پورا دس پہلی تا چھٹی صدی عیسوی تک نہایت متاثر و متروک
 تھی اور پہلی گہرائی صورت و نگاہ کے نام سے پوچھا بوجھ تھا
 یہاں تک کہ وہ اپنے بنیادی سوال روح و فکر کا اداسی و
 بیان کیا اور کہا کہ اس کی جواب میں سواری کے نام سے
 دو جہتیں یعنی اس علمِ مطلق کی حکمت و کائنات کی دوام
 اور نشا و دی اور غم سے وابستہ تمام ہمارے فی سئلہ کیا
 سوال کا یہ جواب ہرگز نہیں ملے گا اور جس عاقل
 ہونے پر معذرت کی جائے گا طمانہ لگے ہیں دو ہی اس غم و
 پر ناخوشی سے یہ دو تلخ محرم کی جس کا مطلوب محبوب ہی

ہو رہا ایک ایسا مطلوب سچائی نقل منقول کہ مجھ کو یہ ہے
 جس نے پوچھا کدھافت بعد از خانیہ دار اسد پر اس سچا
 حق کہ کاتھاد سچے جواب دیا لیکن کا القوم نے اسی کا جواب
 دیا صبح کو روح افزائی حضور جاوید پر کیا سننے آدھ کو ہر دم
 کیا یقین ہو رہا ہے پھر، لیکن سچ کو ہم جواب کہنے دیا ہی
 اوس نے جبکہ کہا کہ تیری ہی خیال میں گذر اتنا لیکن میرا
 فی ہر روزہ مانتا ہے بغیر مجھ کو کہہ کہ سچ ہی اپنی رشتہ
 بہر گہ آس سر زین کا سیر کو لائی ہی میری کہ چھوڑ گئی ہے اس نے
 بہر جواب مجھ کو کہہ لائی تیرے روح افزائی کہا تو اس کو ہماری اپنا
 کہہ نہ لائی کہ تو سنا ہے اس کو ایک ذرا ہم ہی دیکھیں اس نے
 کہا بہت اجناد اس کی میری وہ لی سعادۃ جہان پر مایہ دوت
 بنا اور لائی اپنے ہمراہ لیکے یہ افراد بستی ہی پہچان گئے کہ ہر دم
 لیکن اعجاز کہا اور کہ منور نہ ہوئی وہ سچ کہ اس نے مجھ کو نہ سچا

شاید ایسے کیا جائے کہ جس کی دیکھائی اور میرا لکھا ہوا ملا جو نہ ملتا
 قصہ کو تھام جب تھکے جو پوچھو یا سنا دی فی ایسے مانگا ہوا
 جلد سے اور تباہی کی طرح ہے اور ہے دیکھا یا وہ غم جو یہ بخیر
 کہیں ہلکا نہیں مری اور بھونے میں گئی کہ گھبراہٹ کی تپت کو
 اب تک ایسے بار و بار تپت نہیں دانتی اچھا کہ تپت ایسے ہیں جو
 جاؤں اسکی ساتھ نہیں ہو دین گے اور ہے غم کی کیا تپت ہے
 غم سے یہ اور اسکی یہ اس قدر لذتی ہے کہ یہ کہہ دے تو اپنے کہائی
 اور پر ام راجہ امور عالم کی انتظام دینے والوں سے عجب
 ظلماتی سے چہرہ روز کو چھپایا اور چادر مہتاب کا فرشتہ
 سطح زمین پر چھپایا روح افزا پر یونکی محل سے سج اور تپت کو
 سواہر ای پر ام کو لکھا دینے اور سنا سو تپت ہے اچھوکی
 طبع سے سچ کا کمال کہو یہی ہے تہا را نام کی ای سنے کہا کو
 تپت نام تو مجھ سے کہ کا جھوٹ گیا سو لائی تیری نام کہ مجھ پر

(۹۸)

نہیں ماری فی ہوجا کہ میان کس واسطہ ای ہوجواب دیا
 چہ وہ نہ کہانی کا سبب شمع پر مجھو نہ نہ ہو ای اوکس سچا
 تو جہاں جاوے روح افزا ہر دم کی مٹھی مٹھی باتوں نے دھن تو بہت
 محظوظ ہوئی لیکن ظاہر میں ترس و کر بولی ای مگر مائی علیا
 تیری باتوں سے میں بچھا نا کہ تو رندی نہیں بلکہ مردی ہے
 شکل نکال کر تو یہاں دو امد ہوا اور میری خاموس کو برباد
 دیکھ تو اس دلیر کی کیسے سزا دیتی ہوں اس دہشت
 بدلاؤ لے لیتے ہوں وہ ناکرہ کار میں دھو شے رنج و حلاوت
 وقف نہ تھا نار و نیاز نہ پید او سپر کھٹی نہ تھی علاوہ اس کی طمانچہ
 طہمہ اگی او شہابی جکا تبادہ مار کی باتیں سچی سمجھا یقین ہوا
 کہ اب مار کہ او نکا اور نکا - او نکا ماری ڈر کی تیر تہا کھی ہے
 اور اس برت کو پڑ کر ہوش ہو گیا کو قتل پہ سا کی اگی ہوا
 پہونہ دور زندگانی کرنا تب تو پڑو ستم گئے کہ مبادا اس کی

اس کے جان پر جاوے اور جانے اور من میرا نام لکھا جاوے ہذا
 اختیار ہووے اور اسکا سرور انور رکھ کر یہ تمام کام کیا
 ہاں سبکداری کی کہ اسکو ہر شے میں لایا انقضیہ ہر مہر
 جو ائمہ کہوئی تو اسنامہ تہ برنگ گل دیکھا اور عجوبہ کاران
 بدیل ماری خوشی کے پھول گیا اور گلای محلی باطن پہ لکھا پرتو
 بی کشتی اپنے ہوشہ کہ رنگ گل مٹی اوسکی مہر سے کہ غیرت علی (۹۹)
 باغ میں تہا ملائی اور تہا فرہ اور ای از بکھود گل سرین میں
 استیاق میں بہر می ہوئی تھی اپنی تین روک نہ سکی نہ پایا
 کہ از غریبیم کالی کو پھول بنایا اور اپس میں نے نیلے طے سے
 بطف او تہا پہنود و از اکا جی لگا ایک ساعت ہی اوس
 سے جد لہنا و سوار ہوا پرید ارادہ دیا کہ اسکے جان عزیز کیا
 طرح سے وہم پر دست منو کی نظریہ پہنپائی کہسی خواہد علم
 بقور او پہلی گلی من باندہ دیا اور فری بنا کر ایک سو پہنچے ہوا

و کہا دین بدوہ سرد کل اندام اسکو اپنے رویہ و لنگا دینے کو
 بجزوہ سے نکال کر بہ ادویہ بنائی اور صبح کو ننگہ سہاگہ
 انواع و اقسام کے کھینچن اور ثنائی جہد مدت تو اس طرح
 گذر گئے اور یہ بات چیمپاری آخر عملی اور ملک بن ظاہر
 ہوئی نہ کہ وہ پتہ کی پوچھ سس یہاں ہی جس ایک پہنچی
 ایک دن نور کا ترشہ اوسے سسکی لہائی جب روح اولیٰ کا
 اور ملک کی دیکھا کہ اوسکی زلف منکین کا طور بدوہ طوہری
 سب زخمی اسکا رنگ اور پی پی فسر بن رخاوی کے
 رنگت کا کہی یہ دیکھی اور رنگ بن خواب کا کیفیت ملک سے
 ہوا کی چوکی کا حالت اور طرح یہاں ہی اور انگلیا کی صورت
 کو یہ ادویہ نظر آئی تب یہ سہاگہ سس کا باقوت کسکی
 اہا سس سے مقرر کردہ کیا درجہ کا نسیم کا بلا شہ سس
 غنچہ کو لگا دوڑ کر غصہ سے ایک تہہ ہفتہ مع مار پی اور کین

لگی ادی علامہ افغانی تخلص نام دہویا یہ کیا غنیمت کیا تو نے
 کونو رشتہ میرے کہ سچا کہہ لگائی غصہ اور سچ لاج نہ ای
 جسے تیری ازیت پر چھوڑ دیا فی مخرج ووب وقری وکرا
 کار نامہ بکھ گیا تو فی بالیکانام خواب کیا سچ بتا یہ کیا چار
 نہیں تو تیرا گلا گونٹ ڈالو لگی روح افزا قادی دلی تیر
 لگی یوں کہنے لگی لما جان تمہاری نسو جو اور بیا چل
 قدموں کی قسم ہے جو میں نے کسی مرد کو دوسے ہی دیکھا
 تو انکے ہوائی لگی ادی جو جھوٹ کہتے ہوں یہ تیری ہست
 اور صاف ہند سن تم کیسے ماسو کہ بیٹی کو غیب لگاتی ہو
 اور لوگوں کی کہنے پر جاتی ہو غرض ادنی سخت سخت قسمی
 کہا میں اور بہو تیری باتیں نہ کہیں پر او سچے ہرگز نہ مانا
 اور اور نکلیا بلکہ در پی ہوئی کہ جس جو رہا اس میں کہ میں
 سب سے لگائی ہی اوسے بلکہ اپانی اور سزا کو نہ ہو بجای

ہزاروں اجاسو سباج اور عساکر و فوجیں سے اس مملکت
 ڈھونڈی گالی اور ملکیتیں جو میری خاص ملکین میں تھیں اور کسی نو جوان
 نہیں نہ وہ وہاں دور کا دینا ان اور نزدیک کو جان سمجھو اور
 کہ میں نہیں اپنے ہی اگر خلوص پیر تو کیا جانی کہ کیا ہو گا
 کی اگر ہر القدر حسن انی مجبور ہو کر روح افزائی خواہوں
 کو بہت سے بکایا اور منظر ہر ایک کی تفتیش سی واریا تہ
 خواہی کہ ہوا اور کام کل رخت ہا نزدیک اور کسی اگر تفتیش
 لگی اس وقت سے ایک ہند بکونہ میں کہلا اور تھوڑی سی
 نہ و تاکہ نہ ار اندویدہ باطن پینا سے اور کسی مونس کا دل
 کو دیدہ دل جامی جسم ظاہر میں جاری دیدہ کہہ سکتے ہیں
 لیکن ان دنوں ہم صاحب زادوی اس قدر سے
 منعوار رہتے ہیں اور کسی کو ایک ہند بکونہ میں کہلا نہیں
 کہتے ہیں ظاہر میں تو یہ ہر نہ تہ کیاقت نہیں کہنا
 ملو

تھانہ اکابر بنیاد میں بس وینا قیاس ساری اور نہیں سکتا
 تھانہ کے زمانہ میں اور فی جہت چنانچہ اس کی تہ کو سماعتی قصہ
 کوتاہی میں ازانی بدوچ اور ان کی تہ کو گاہ میں جاری ہو کہ
 اوٹار لیا اور از اوٹار لیا کالی بدوچ اور از اس کو ساری تھانہ
 میں دیکھ کر کلیم پورہ کی مونیہ تھانہ کے کالی بول نہ سنی بظاہر (۱۵)
 روح اس کی کا قصہ ان میں بہت کثرت لگا کر حجت تھانہ
 تھانہ اور قصہ قدر کے تھانہ سے نہ چھوٹا سچائی کہ ایسی اس میں
 بہت ناچاری بدوچ کے اسے حال تھانہ میں جتنا ناگواری رہا
 نہ لگی تھانہ میں سکتا نہ ان اس تہ کو کہ وہ پر جانی اور جی
 ہو مقرر سارہ کی رو بہرہ اور کما پنجہ الکر کہ دیاسا نہ تھانہ
 اوٹار لیا تمام ہال ویر تھانہ اور کما پنجہ الکر کہ دیاسا نہ تھانہ
 تھانہ از از تھانہ میں اوٹار لیا تھانہ میں اوٹار لیا تھانہ میں
 تھانہ میں تھانہ میں تھانہ میں تھانہ میں تھانہ میں تھانہ میں

عامہ میں سخت اور کہنے لگا ای ہزارت ہا کا تو وصف سلطنت

سینے نہ ڈا اور اپنے جسم میں کچھ نہ سوچا سوچ کہ کھانا کھانے میں

بجلی کون ملا یا اور بادشاہوں کی محفوں میں کسینے پہونچا یا اب

اوسر ملے اور بی پردائی کا مڑہ تو بخ ملک آئے کہ بادشاہ کا اور

اسکی سزا میں اپنے جانب جاوی کا ہر ام بولا عا سرتو کا

جانب بشتیاں ہی اور او میں سرادیا تکلیف بالا اطلاق

آئی علی کہ روئے وہ نہیں کہ کوئی آپ سے پانوں میں ڈالی اور با تیار

نماں رفتا موی حسنی زندگیا سے ماتمہ دم ویا اور سعی موت کا

کیا خطری اور جانلی کیا پرواہ مگر حسرت دید ازیا پر میری جان

ربہنگی اور انکھوں سے سیل خون گور میں ہی پسکی سے موت

سج ہر کہ نہیں ڈرتا نہ غم ہی مجھی گلہ خونی وید سے محروم ہی

وہ جایگا ہر مظاہرہ سعد غضب اب پردہ کا ہو گونے

فرمایا کہ اس بات میں کہ پرکالی کو جلد لہر سے دور بھی اگر گ میں ڈال

اور

اور جل کر خاک خمیہ کرد افغان تاج الملوک اور کاوی کلستان
 ارم سیر کو اتنی ہی حسن مقام ہے کہ جزیرہ دوسرے
 راجا ایوان پہنچی چین آیا اس وقت کہ جلوس اور الوی ہو گئے
 چلین اور ایک دن وہ کی پہاڑی ہی سیر کر رہے تھے
 جزیرہ فردوسی طرف پہنچی اور وہ ان انگلی تان لکڑی کا
 انبار لگاتے اور پرہم اس میں پتھر باندھ جا رہے تھے ان ہی
 چوٹی ہی جو نہیں بکاوی یا یونگونی بہت پہنچے اور ان
 پہنچی ہوئی اسے نظر پڑی سخت اپنا قریب لیکھ بوجھ لگتی
 یہ کیا ماجرا اور کیا روایتی کوی کہہ دیتا کہ یہ وہی
 کو چلاتی ہیں سنتے ہی اس بات کی جلد بحث ہے اور لگی کیا دیکھتی
 ہی کہ پرہم ہی فی الفور بکاوی اور وہی اری اسے اسے ادب و ادب
 اور اسے ان کو بکاوی اور اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے
 سیر جلا دنگی بلکہ اونکی لہریا کہ خاکن مل دنگی لوگ ب

در گنجینه قندیں الگ بہاؤ اور بہرام کو نکال سہزادہ بکھو الہا
 وہ اسکو عمرانی ایکہلے حسن اوڑھی بہت ناچ الملوک اور کو
 وہیں جنور اب مظفر شاہ اور حب اور ایک پاس ای جملہ
 سلام کیا انہونی سر اور کا جہا کی لکایا خیر و عافیت بوجھی
 اور انی یکہ حقیقت دریافت کوبلی رہ میراجی فی اختیاری انہی اور
 حج کیا یکہ کوچی جاتی تھا سوای کسی خیریت ہی لیکن وہاں
 عجب ناچ اور کھیل اور میری سہ یکا دزدین اور کو لوگ تلہ باجا
 انی اگر میری الی سن ابد کم کا توقف ہوتا تو وہ جلد کہہ جاتا
 اور ملے آپ اور دنیا سے کہو جاتا اگر جو مناسب کام اور بی خصوص
 ایسے جو انکافی الواقع تقصیر اس سے ایسے ہوئی ایک سطح
 کما عاف اور یہ سزا یا اب فایہ نہیں رکھتا ہو کہ ہونا تھا
 سو ہو چکا من فی مرض کیا کہ اب فی ایسے مار ایک کلند
 خانہ کا تو نہ منہ کا اب تو سو جانئے ہن تب ہزار جانی کی اس سے
 ہرگز نہ

بہتر ہے کہ اسکی تقصیر معاف کیجیے اور روح افزا کو اسکی سائنہ شاہ
 کی نگرانی میں رہنا بہت طراوت قابل ہی ہے کہ قوم سے ہزاروں فریاد
 بادشاہ میں ناتارست ہوتا رہی ہے کیا منہ ایفہ خوش الحواب
 جو طریقہ میں تو مجھ کو کیوں تاج الملوک سے بہا ہستی اوتھی
 میں کیا فرق ہی جیسے میں ویسے وہ ہی اور ہوتا ہے
 کاروں میں سے ہر روز منظر شاہ فی اب باتیں سن کر سر پہی کو
 کہا بہت ہنر مند ہے وہ دن ہے روح افزا کی ماحول کی دیکھا کہ
 وہ انوکھو منس ڈبٹا بی سر ہنسا موٹہ ہنار بنائی اوتھی
 کہتو اٹی لیے بڑی ہی سکر کہنے لگی واہ ری کہ یہی ان گنگ
 دگایا شاہ مانگے تھے اور ڈری تیری دیدہ سے اب اوتھی
 کہی ہو کیوں یکہ ہلا رہی ہی اور شہرت سے اب ہمارے
 اب میں ہلوں کہو ہر جہاں یہ باہر نکل میں تیری چاہتے کو
 ہلا رہی ہوں اب کوئی دھن ڈال کہو لکھ لکھو اور یہی ہے

۱۵۳

کیجو روح افزا اپنی بانی سے مسکرا کر اڑھائی اور پندرہ سال تک
 بہت گئے۔ اتنے رات تو بکا دی وہ تیری اچھ کو روح افزا کی
 تیں منظور شاہ اور حسن اور حسن کے تفسیر معاف کر دی
 پر اور سکومائیں ہٹا کر تاج الملک کو اور پر ام سمیت جزیرہ
 اور میں پانچویں اور باجر کیوس و عن اپنے بابا کی گوس
 کیا یہ اون سے یہ درخواست کی کہ جس دھرم سے وہ تاج الملک
 کو لیکر بیاتے ہیں وہی (وہی طرح سے) وہی کو بیاتے ہیں اور
 کوئی رسومات فروغ نہ کرو جتنا کہ انہوں نے دیے مہانداری
 و طیار کی اور رہا ہو کہ اور ادھی تیار سے یہ ام کو خلعت سنانہ
 ہٹا یا جو اور ہٹا دیا اور موتیوں کا سبہ اس پر بند کیا پڑی
 فردوس جزیرہ فردوس گور و انہوں نے وہی طیار کا کٹیو
 اور جہاز کی بنا و کالہ کھنہ ان کا سام کا سبہ اور
 پریو اسناد و بیان کیا کری اور تو کم کدہ سکی غرض
 ۱۱

و در سمیت شفا یکه طوفان کوکان فی سہای اگر ری
 اور بلکہ نہایت و ناموسان یہیے مجلس شفا طمان عہد مایا
 اور نہائی سوار بونگو اسے وضع کچھ حسن کی علقہ مندی
 جہان اور و اگر پڑی مان سنگت سے مجلس عائی بہر راستہ
 گیتے تک تواند بام نال راگ کیا صحبت ہی از بلای انواع
 واقفام یکا چو ناکاکی بہر بنے خاندان سا جان کے موثر اداس
 بری پیکر کا گاہ اوس رنگ قمر کے ساتھ سندھو یا بعد از
 و بان بشہ کی نور سے گوریتہ در سہم کدر سطر محملہ بہ خواہا اور
 دیکھائی پڑی پڑی بندہ کی سے طبع بہرام یکا ساتھ حق اور خوشی
 جو کرتی ہوئی اسطوت سے خون جھکڑی بہر کچھ سے محو دنیا
 اور بعد از اس کا خیریت شربت ہدیاء بعد از کی مطلق گاہ
 اور حسن را الی روحی ناز کو بہت سادان جہیز نقد و جنس ہونڈی
 و غلام و یک بہر تحمل تمام خدمت لیکر رایت اوس رونق سے فرود گاہ

اوتاج الملوک لے ہوئی ساؤ خدم چویدار میں داخل ہو گئے
 دن و رات بی چلی رہی ہر دکانی و بیچ و بکست فروغ نور اور
 ہر ام کو اس طرح طریق سے ایک ملک و گارین کو روانہ ہوئی کہ
 سوار میں جا پہنچی تھرام کا ماہیاب کو ملو اگر کام فقہ کہ سنایا
 اور دونوں کا دیدار پس روپ سے دیکھا یا وہ ہوا رہتی کو دیکھ
 کہ بہت خوش ہوا ہوا دکانی و تاج الملوک کے جان و دل سے اس
 مند ہوئی بعد ویریز محل سے نسا طے دوستان طیار کی
 بادشاہ جا کر لی آیا اور جیتی چوٹی تھی امیری اکو بدایا جس
 قدر سہار میں اچھی اہل ظرف تھی اور اس کے طلب کیا
 غرض کہنے بتلک نان و روٹ کی صحبت رکھی اور حوا
 مہمانداری بخوبی کیا بادشاہ زاد و نکلی چھپ سید و
 کشتیان جو اہرات اور پوسا کی پڑھیں اور سخی
 بھیوالین انعام و اکرام دونوں کو بہت سا دیا فقہ و حسن
 الملوک

انگشت با شاد و در سبکی حشر اعلیٰ قلعه مبارک و بی سرف
 لیکے سب بهمان رفعت و می پر یکاوی به حشر و کلا
 بسج که حشر می مری با غم و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا
 بی اونی و صیدین بی مری فی الغز و کلا و کلا و کلا
 دولت سب که بی نهایت است و کلا و کلا و کلا و کلا
 افروز و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا
 سب و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا
 مراد و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا
 نوید فکر و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا
 کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا
 زبان و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا
 دی و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا
 گز اختیار و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا و کلا

شوم و شادان حوال شاه جهان منی باد سلام: دینی کار و کشتی
 تبار و حکومت او کی حکایت یک ترجمه بسیار در خلاف شاه
 جهان نامه و کلمات پدید می آید و شناسایی آنست که شاه
 اشتقاقی نبوتی است که مفضل اسکا و دریافت گزیده بوده اصل
 است و به آخر او او در شاه جهان نامیه جهان ده (حوال می
 ده) و در این مقام تمام شد بنام یاد دهم ما و به این مقام
 روزه طبعی خط عام غلام انبیاء مقام هر دو ابواب تحریک است

خدا انبیاء را این بر سر او نویسنده گویند و خواننده
 حق تمام کارمند نظام شد

